# حادثۂ کنڑ کی گونج مسجدِ نبویؐ میں

## شیخ جمیل الرحمٰنؒ کو ظلم و عدوان اور بغض و حسد کی بنا پر قتل کیا گیا

مسجد نبویؐ کے امام شیخ علی حذیفی حفظ اللہ کا خطبہ جمعۃ المبارک

آپ نے حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

مسلمانو! کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھام لو تباہیوں اور مظالم سے محفوظ رہو گے۔

اہل اسلام! آج کل افغانستان میں مسلمانوں کے درمیان جو جنگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ اور ہتھیار مسلمانوں کے سینوں کو چاک کر رہے ہیں۔ انہیں ان کے گھروں سے نکالا اور امن و امان سے رہنے والے شہریوں کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے۔ ان کے اموال کو لوٹا جا رہا ہے۔ جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے رئیس شیخ جمیل الرحمان کو ظلم و عدوان اور بغض و حسد کی بناء پر قتل کر دیا گیا ہے۔ اور اکثر مجاہدین کو شہید کیا جا رہا ہے۔ تو اس کا سبب یہ ہے کہ کچھ لیڈروں نے افغان عوام کو صوبہ کنڑ میں اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے ساتھ لڑائی کے لئے آمادہ کیا ہے۔ ان افغان مزاحمتی لیڈروں کی دلیل ہے کہ صوبہ کنڑ والے افغانستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا افغانستان متحد تھا جسے وہ تقسیم کرنا چاہتے ہیں؟ کیا اہالیان کنڑ نے یہ علاقہ کسی ایسے امیر سے چھینا ہے جس پر افغانی مسلمانوں کا اتفاق تھا؟

کیا اختلاف کے وقت کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا فرض نہیں ہے؟ اور کیا مسلمان علماء اس صلاحیت سے محروم ہیں کہ وہ آپس کے اختلافی مسائل کو حل کر سکیں اور حق کا اعلان کر سکیں۔

اے اہل اسلام! افغانستان میں اس فتنہ کی آگ کو بجھانا اور مسلمانوں کے خون کو بچانا چاہئے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہؐ پر متحد ہوں تاکہ وہ طاغوت کا مقابلہ کر سکیں۔ جو شخص کتاب و سنت کی طرف رجوع نہیں کرتا، اسلامی فیصلہ کے سامنے سرنگوں نہیں کرتا، مسلمانوں کے حقوق اور حرمات کو پامال کرتا ہے۔ توحید خالص کو ناپسند اور شرک و بدعات کے خلاف جنگ نہیں کرتا تو وہ جان لے کہ باطل کو کوئی امان نہیں اور نہ ہی معصیت میں اطاعت ہے۔ امان تو افغان بچوں، بیوہ عورتوں، معذوروں، کمزوروں اور ان لوگوں کو ہے جو کتاب و سنت اور توحید خالص کیلئے وقف ہیں۔

افغانستان کے علماء اور ذمہ دار اصحاب کو مسلمانوں کے بارے میں خدا سے ڈرنا چاہئے۔ حدیث میں آتا ہے "ساری کی ساری دنیا کا زوال اللہ کے ہاں مسلمان کے قتل ناحق سے حقیر تر ہے۔" دوسری حدیث میں ہے "کہ اپنے بھائی کی امداد کرو چاہے ظالم ہو یا مظلوم، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو کروں گے مگر ظالم کی مدد کیسے کریں؟" فرمایا "اسے ظلم سے روک کر۔"

**اللھم صل و سلم علی سید الاولین و امام المرسلین نبینا محمد و علی اھلہ و صحبہ اجمعین**

# اندرونی اور بیرونی دباؤ کے باوجود شیخ نے صوبہ کنڑ میں شریعت کی بالادستی قائم کی

## امیر جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ شیخ سمیع اللہ سے جملہ <المجاہد> کا انٹرویو

شیخ جمیل الرحمٰنؒ کی شہادت کے بعد جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ کی امارت کا منصب سنبھالنے کے بعد مجلّہ "المجاہد" کے نمائندے نے شیخ سمیع سے انٹرویو کیا۔ جس میں دعوت و جہاد اور کنڑ کے واقعات کی روشنی میں تفصیلی اظہار خیال کیا گیا ہے۔ قارئین کی معلومات اور استفادہ کے لئے بہ شکریہ مجلّہ "المجاہد" ـــــ مجلّہ "دعوت" میں شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

### شیخ سمیع کا مختصر تعارف

فضیلۃ الشیخ جناب سمیع اللہ بن نجیب اللہ کا تعلق بستی لاونج پور ضلع رودات صوبہ ننگرہار سے ہے۔ آپ کی عمر پچپن برس ہے۔ آپ کا شمار ایسے ممتاز علماء کرام میں ہوتا ہے جو عقیدہ سلف صالحین کے داعی ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم افغانستان میں حاصل کی وہیں قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر دارالعلوم راولپنڈی میں ممتاز اساتذہ سے کسب فیض کیا۔ آپ کے اساتذہ میں سے شیخ عبدالمنان اور شیخ عبدالرحمان کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ نے انہیں سے براہ راست کتاب و سنت سے راہنمائی لینے کا درس لیا۔ فراغت کے بعد آپ افغانستان کے مختلف علاقوں میں مسند تدریس پر فائز رہے اور توحید کی دعوت کو عام کیا۔ جب آپ نے دوسرے علماء کے ساتھ پاکستان میں ہجرت کی تو وہاں بھی دعوت کا کام جاری رہا جامعہ اثریہ اور جامعہ الدعوۃ الی القرآن والسنہ میں تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر جماعۃ الدعوۃ میں شرکت کی۔

شیخ سمیع اللہ جماعت الدعوۃ کے اہم ورکر اور اس کے موئدین میں سے تھے۔ آپ مجلس شوریٰ کے رکن تھے اور کئی ایک مناصب پر فائز رہے۔ شیخ جمیل الرحمانؒ کی شہادت کے بعد آپ جماعت کے امیر بنے۔ ہم اللہ رب العزت سے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کو سلف کا بہترین جانشین بنائے اور اپنے پسندیدہ اعمال کی بجا آوری کی توفیق ارزانی فرمائے!

**من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ**

**المجاہد:** جماعت نے کون سے اہم کام سرانجام دیئے ہیں؟

**سمیع اللہ:** ہماری جماعت، دیگر جماعتوں سے اس لئے امتیازی اہمیت کی حامل ہے کہ وہ "سلف صالحین" کے منہج پر کتاب و سنت کی دعوت دیتی ہے۔ توحید، تصحیح عقائد، عبادت اور جہاد فی سبیل اللہ کی علمبردار ہے۔ ہم ہسپتالوں کی تعمیر جیسے اہم کاموں کا ذکر نہیں کرنا چاہتے۔ ان سے اہم تر کام جو ہم نے کیا ہے وہ کثیر تعداد میں مدارس کا قیام ہے۔ جن کی تعداد تقریباً تین صد ہے۔ امارت اسلامی کنڑ کے تحت اسلامی شریعت کا نفاذ وہ کارنامہ ہے۔ جس کی مثال افغانستان کے دیگر آزاد خطوں میں کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

المجاہد: آپ اپنے مدارس میں اہل اسلام کے کس مکتبہ فکر اور مذہب کے مطابق عقیدہ کی تعلیم دیتے ہیں؟

شیخ سمیع اللہ: سبحان اللہ، کیا کسی مسلمان کیلئے صحابہؓ کرام اور آئمہ اربعہؒ کے عقیدہ سے انحراف جائز ہو سکتا ہے؟ ہم توحید ربوبیت، توحید الوہیت، توحید اسماء و صفات وغیرہ جن کا عقیدہ سلفیہ کی کتب میں مفصل ذکر ہے، کی تعلیم دیتے ہیں۔

المجاہد: آپ کون سے فقہی مذہب پر اعتماد کرتے ہیں؟

## بعض لوگوں نے قاتل کی اس حد تک برین واشنگ کی کہ وہ آمادۂ قتل ہوگیا

شیخ سمیع اللہ: ان لوگوں کے مذہب پر جن کا ہم نے ابھی ذکر کیا اور وہ یہ کہ: "جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے"۔ لیکن ہم جہلاء پر علماء کی تقلید کو حرام نہیں کرتے اور نہ کسی معین شخص کی تقلید کو واجب قرار دیتے ہیں۔

المجاہد: کیا شیخ جمیل الرحمٰنؒ کے قتل کی تحقیق کسی حتمی نتیجے تک پہنچی ہے جس کی روشنی میں قتل کے پیچھے کارفرما قوت کو متعین کیا جا سکے؟

شیخ سمیع اللہ: ابھی تحقیق جاری ہے۔

المجاہد: آپ کے خیال میں اس جرم کے پیچھے کون ہو سکتا ہے؟

شیخ سمیع اللہ: تحقیقات اور دستاویزات سے (جن میں قاتل کے ہاتھ کی تحریر بھی ہے) یہ بات سامنے آتی ہے کہ شیخ جمیل الرحمٰن کے قتل کے دو سبب ہو سکتے ہیں۔ ایک بالواسطہ اور دوسرا بلاواسطہ۔

جہاں تک بالواسطہ سبب کا تعلق ہے تو ہر وہ شخص اس قتل کا سبب ہے جو دعوت سلفیہ پر ناحق اعتراض اور تنقید کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شیخ جمیل الرحمٰن پر بھی بلادلیل الزام تراشی کرتا ہے۔ یہ ایسی بات تھی جس نے ایک خبیث، جاہل اور بد باطن شخص کو اس قتل پر ابھارا۔

باقی رہا بلاواسطہ سبب تو وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں نے قاتل کی برین واشنگ کی جس میں انتہائی درجہ کے مکر و فریب سے اس طرح کام لیا گیا کہ وہ آمادہ قتل ہو گیا۔ چنانچہ جب کٹڑ کا حادثہ ہوا تو انہوں نے اپنے جرائم کو مکمل کرتے ہوئے اس شخص کو یکبار اور براہ راست اس میدان میں دھکیل دیا۔

المجاہد: تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ حادثہ کٹڑ اور شیخ جمیل الرحمان کے قتل کے درمیان گہرا تعلق ہے؟

شیخ سمیع اللہ: اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا مسلمان بھی اس تعلق کا ادراک کر سکتا ہے، دور دراز علاقوں میں رہنے کے باوجود سب جماعتوں کا مل کر حملہ آور ہونا، سرحدی قبائل کے جرائم پیشہ افراد اور ڈاکوؤں کا اسلامی ریاست کے خلاف متحد ہونا اور عین اس وقت شیخ جمیل الرحمان کا قتل، ان سب چیزوں کے ربط کا ادراک ایک عقل مند انسان بخوبی کر سکتا ہے۔ اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ ایک سازش کا نتیجہ ہے جو راتوں رات توحید پرستوں کے خلاف تیار کی گئی اور عجیب بات تو یہ ہے کہ آج تک جو افغان

## کیا کسی مسلمان کے لیے صحابہ کرامؓ اور آئمہ اربعہؒ کے عقیدے سے انحراف جائز ہو سکتا ہے؟

مجاہدین کسی ایک بات پر متفق نہ ہو سکے حتیٰ کہ سوشلسٹوں کے خلاف بھی متحد نہ ہو سکے وہ جماعۃ الدعوۃ کے خلاف اس سازشی کردار کے لئے کیسے متحد ہو گئے! انا للہ و انا الیہ راجعون۔

المجاہد: اس سازش کا حقیقی مقصد کیا تھا؟

شیخ سمیع اللہ : اس سازش کے متعدد مقاصد ہو سکتے ہیں۔ مثلاً سلفی دعوت کو مٹانے کا ارادہ' وہ سلفی دعوت' جس نے ایسی کامیابی اور ایسا ثبات و استقرار حاصل کیا جو افغانستان میں کسی بھی گروہ کو حاصل نہ ہو سکا۔ اسلامی تحفظات اور شرعی احکام کے نفاذ نے افغانستان وغیرہ میں لوگوں کو اس عظیم دعوت کی

## شیخ صاحب کہا کرتے تھے :

## "باہمی اختلاف کی وجہ سے مسلمانوں کا خون نہیں بہنا چاہئے"

طرف متوجہ کیا۔ افغان عوام دوسرے صوبوں سے امن و امان کی جستجو اور استقرار کی تلاش میں کنڑ کی طرف ہجرت کرنے لگے۔ ان پر یہ راز آشکارا ہونے لگا کہ یہ دعوت' عقائد و عبادات کی اصلاح کی دعوت ہے۔ دوسرے گروہوں نے اس بات کو اپنے حق میں خطرناک سمجھا اور پھر جو کچھ کیا وہ آپ کے سامنے ہے وہاں ایک اور خفی مقصد بھی ہے اور وہ ہے افغانستان سے دلچسپی رکھنے والے ممالک کا باہمی سابقہ و مقابلہ اور علاقہ میں سیاسی حل کے سلسلہ میں ہونے والی کانفرنسوں سے قبل ان کے لئے مضبوط مراکز کا وجود تاکہ وہ ان کے ذریعہ دوسرے ممالک پر دباؤ ڈال سکیں۔ امارات شرعیہ تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے سامنے جھکنے والی نہ تھی لہٰذا یہ ایسے ممالک اور ان کے زیر اثر تنظیموں کیلئے راستے کا پتھر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ صوبہ کنڑ کے معصوم بوڑھے' عورتیں اور بچے ان کے خبیث کھیل کا نشانہ بنے اسی طرح قومیں اپنے غداروں کی سازشوں اور مفادات کا نشانہ اور شکار بنتی رہتی ہیں۔

المجاہد : کیا آپ کو اس کا پہلے علم نہ تھا؟

شیخ سمیع اللہ : ہمیں اس کا بخوبی علم تھا'

المجاہد : اس قدر قوت کے باوجود سقوط کنڑ کیوں کر ہوا؟

شیخ سمیع اللہ : ہمارا جو نقصان ہوا وہ ہماری ہی کوتاہیوں کا نتیجہ ہے ہمیں اس کا اعتراف بھی ہے اور اقرار بھی۔ ہم سے اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے بارے اور خود اپنے بارے میں بے شمار کوتاہیاں ہوئی ہوں گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہیں کہ وہ اس نقصان کو ہمارے گناہوں کی معافی کا سبب بنائے۔ لیکن شیخ جمیل الرحمان اس بات کے خواہشمند تھے کہ مسلمانوں کا خون باہمی اختلافات کی وجہ سے نہیں بہنا چاہیے۔ وہ مجاہدین کو ایک وصیت یہ بھی کیا کرتے تھے کہ' مقتول بن جاؤ قاتل نہ بنو' آپ ہمیشہ انہیں صبر کرنے اور زیادتی کے بدلے زیادتی نہ کرنے کی تلقین فرماتے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسروں نے کئی بار شرعی امارت کے اہلکاروں پر زیادتیاں کیں' کئی افراد کو قتل کیا مگر شیخ ہمیشہ انہیں زیادتی کا جواب دینے سے روکتے تاکہ مسلمانوں کا خون محفوظ رہے۔ ان توجیہات کا معرکہ کنڑ میں کافی اثر دیکھنے میں آیا۔ شرعی امارت کے اکثر پیروکاروں نے اپنے بھائیوں سے لڑائی کو ناپسند کیا حالانکہ وہ زیادتی کے مرتکب ہو رہے تھے۔

المجاہد : جناب شیخ! کیا آپ لوگوں نے ابتداً زیادتی نہیں کی کہ آپ نے لوگوں کو ان کے مراکز سے نکال کر ان کا کنٹرول خود سنبھال لیا؟

شیخ سمیع اللہ : امارت کنڑ میں اہل حل و عقد کی مجلس تشکیل دینے' شیخ جمیل الرحمان کو اس کا امیر منتخب کر لینے اور وہاں قیام امن کے بعد امارت اسلامی' مجرموں' ڈاکوؤں اور منشیات کے تاجروں اور کاشتکاروں کا جب بھی محاصرہ کرنے کا ارادہ کرتی تو وہ ان گروہوں کے ہاں پناہ گزین ہو جاتے۔ اس طرح ان کو گرفت میں لانا اور احتساب کرنا امارت کیلئے مشکل ہو جاتا' کیوں کہ یہ گروہ ان کا دفاع کرتے اور معاملہ سنگین تر ہو جاتا' پھر جب معاملہ حد سے بڑھ گیا اور حزب اسلامی سے مطالبہ کیا کہ وہ قاتل ان کے حوالے کر دے حزب اسلامی نے انکار کیا ادھر شیخ جمیل الرحمان کا اصرار تھا کہ قاتل ان کے حوالے کئے جائیں۔ اصلاح پسند احباب نے پوری کوشش کی مگر وہ حزب اسلامی کو ایسا کرنے پر آمادہ نہ کر سکے۔ اس پر شیخ جمیل الرحمٰن نے انہیں

کہا- کہ وہ امارت اسلامی کی اطاعت کریں یا اس سے نکل جائیں تاکہ امارت اسلامی مجرموں اور نافرمانوں کی پناہ گاہ نہ بن سکے- اس پر بعض لوگوں نے اظہار اطاعت کیا اور باقی ماندہ بغیر تکلیف کے وہاں سے چلے گئے اس طرح مشکل حل ہو گئی' ڈاکوؤں کا خاتمہ کر دیا گیا' حشیش کی فصلیں جلا دی گئیں' حشیش اور سگریٹ کی دکانیں بند کر دی گئیں مساجد میں نماز باجماعت کا اہتمام ہوا اور اس دوران دکانیں بند کر دی جاتیں- اس طرح امارت اسلامی حریت اور امن و استقرار کی قابل رشک مثال بن گئی- لوگوں نے دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دینا شروع کر دیا- امارت اسلامی امن کا گہوارہ بن گئی لوگ دوسرے علاقوں سے ہجرت کر کے یہاں آنے لگے بعض عربوں نے کئی اقتصادی منصوبے شروع کر دیئے- یہی ایسی صورت حال تھی جس سے ان لوگوں کے دل جل اٹھے جن کے ہاں دین پر پارٹی مقدم ہے- اور وضعی قوانین شرعی قوانین سے مضبوط تر ہیں اور جن کے ہاں بعض لوگوں کو ادلہ شرعیہ پر فوقیت حاصل ہے-

**المجاہد:** آپ کے نزدیک اب جماعت کا مستقبل کیسا ہے؟

**شیخ سمیع اللہ:** اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم شیخ جمیل الرحمان کی وفات سے ایک مہربان باپ' پیارے بھائی اور خیر خواہ راہنما سے محروم ہو گئے ہیں- لیکن ہماری دعوت دوسرے لوگوں کی دعوت کی طرح نہیں اور نہ ہماری جماعت میں ان کی طرح تعصب ہی ہے- ہمارے ہاں حق اشخاص پر اور دلائل قائدین پر مقدم ہیں- ہمارے ہاں کتاب و سنت کے علاوہ کوئی قانون و دستور نہیں ہے اور یہی ہمارے لئے کافی ہے- ہمیں اسلامی گروہ کے علاوہ کسی گروہ کی اور رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی مقتدر راہنما کی ضرورت نہیں جہاں تک ہمارے مخالفین کا تعلق ہے تو ان کی تنظیمیں اشخاص اور گروہی تعصبات پر اعتماد کرتی ہیں مگر ہم یہ سوچتے ہیں کہ اگر شیخ کی شخصیت ہم میں موجود نہیں تو سلف صالحین کا مذہب تو ہمارے پاس موجود ہے-

**المجاہد:** آپ کے نزدیک عمومی طور پر افغانستان میں جہاد کا مستقبل کیسا ہے؟

**شیخ سمیع اللہ:** میرے خیال کی کوئی وقعت نہیں اگر وہ کتاب و سنت کی روشنی میں نہ ہو- میں سیاسی پیشگوئیوں اور پیشگی توقعات کا قائل نہیں- کتاب و سنت کا فیصلہ یہی ہے کہ اگر ہم اللہ رب العزت اور اس کے احکام کی تصدیق کریں گے تو وہ ضرور ہماری مدد کرے گا اور اگر ہم اس کی مخالفت کریں گے تو ذلیل ہوں گے- اس کے علاوہ کچھ نہیں-

**وصلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ و صحبہ و سلم**

## تردید

روزنامہ نوائے وقت' راولپنڈی مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۹۶ء کی اشاعت میں' امیر جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ شیخ سمیع اللہ کی طرف منسوب ایک بیان شائع ہوا ہے- جماعۃ الدعوۃ کی پریس ریلیز کے مطابق شیخ صاحب نے اس قسم کا کوئی بیان جاری نہیں کیا- اور اس بیان سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے-

شعبہ نشر و اشاعت: جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ-

## اظہار تشکر

جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ ان جملہ احباب کی تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے شیخ جمیل الرحمان مرحوم کی شہادت پر خود تشریف لا کر یا فون یا تار کے ذریعہ اس المناک واقعہ پر تعزیت کا اظہار کیا- جماعت اللہ رب العزت سے دعاگو ہے کہ وہ جملہ مسلمانوں کو ہر طرح کے مصائب اور اختلاف کی ہلاکتوں سے محفوظ رکھے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور انہیں شہداء اور صالحین کی صف میں شامل فرمائے اور مجرم اور اس کے سرپرستوں سے عادلانہ سلوک فرمائے!

**واللہ ولانا نعم المولی و نعم النصیر**

# وقت گواہی دیگا۔ کہ

## مخالفین نے اِمارتِ اسلامی کیخلاف سازش کرکے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارا ہے:

کاظم ع

### کارکنوں کے نام حاجی ولی اللہ صاحب کا پیغام

جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے قیام سے لے کر جماعت کے بانی شیخ جمیل الرحمٰن شہید کی شہادت تک اگر جماعت کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے تو اتنی مختصر مدت میں جماعت نے وہ کامیابیاں حاصل کی ہیں کہ انسان دنگ رہ جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی اس کی راہ میں جدوجہد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے راہ آسان بنا دیتا ہے..... لنھدینھم سبلنا۔ شیخ رحمہ اللہ نے تحصیل علم کے بعد عقیدہ توحید کی تعلیم سے افغانستان میں معاشرے کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا۔ اور امت مسلمہ کے نام سے علماء کی ایک تنظیم قائم کی تھی۔ اس تنظیم کی برکت اور جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ جب افغانستان میں الحاد کے خلاف تحریک شروع ہوئی تو افغانستان میں سب سے پہلے کنڑ کے عوام نے جہاد کا آغاز کیا اور افغانستان کے آزاد خطوں میں سب سے پہلے کنڑ ہی کو الحاد کے پنجوں سے آزادی کا شرف حاصل ہوا۔ افغانستان میں مسلح جہاد کا آغاز شیخ رحمہ اللہ نے ہی کیا تھا افغانستان کے عوام شاہد ہیں کہ وہ جہاد افغانستان کے روح رواں تھے۔ انہوں نے مسلسل کئی سال تک کوہستانوں میں مجاہدین کی قیادت کی۔ اور جہاد کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے دوران جہاد توپوں کی گھن گرج اور ہوائی جہازوں کی بمباری میں بھی، کوہساروں پر فراغت کے وقت درس قرآن سے مجاہدین کا تزکیہ کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ شیخ افغان مجاہدین کے درمیان اتحاد کے سب سے بڑے داعی اور حامی تھے۔ ان کی کاوشوں سے کئی دفعہ اتحاد بنے مگر خود غرض عناصر کی وجہ سے وہ اتحاد پائیدار ثابت نہ ہوئے۔ جب شیخ رحمہ اللہ اتحاد کی کامیابی سے مایوس ہوئے تو انہوں نے دوبارہ دعوت کی ضرورت محسوس کی اور جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے نام سے جماعت تشکیل دے کر باقاعدہ دعوت کا سلسلہ شروع کیا۔

میرے جماعت الدعوۃ کے بھائیو! مہاجرو! مجاہدو! میں مانتا ہوں کہ شیخ شہید کی شہادت کے غم سے جماعت الدعوۃ کا ہر کارکن اور مجاہد غم سے نڈھال ہے۔ مخالفین دل آزار باتوں اور اشاروں سے آپ کے حوصلوں کا امتحان لے رہے ہیں۔ دشمن سمجھتا ہے کہ شیخ کو اپنے مکروہ عزائم کا نشانہ بنا کر وہ توحید کے لشکر کو منتشر کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے.....

میرے محترم بھائیو! خدا کی قسم! امارت اسلامی کے مخالفین نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے مستقبل کے حالات سے واضح ہو جائے گا کہ امارت اسلامی کنڑ کو مٹانے کی سازشوں میں انہوں نے خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارا ہے وہ آپ کو لاکھ مورد الزام ٹھہرائیں۔ مگر اس الزام سے کسی صورت بھی بری الذمہ نہیں ہو سکتے "کہ انہوں نے خدا کی آزاد زمین پر، خدا کی حاکمیت کے نظام کو تہس نہس کیا ہے۔" وہ لاکھ حیلے بہانے تراشیں مگر ابھی تک اپنی جارحیت کا جواز پیش نہیں کر سکے اور نہ ہی اسلامی شریعت کے آگے اپنا مقدمہ پیش کر سکتے ہیں۔

مستقبل کے حالات سے خود ان پر اور ساری دنیا پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی کہ کٹر میں مجاہدین کے متحدہ شرعی ادارے "امارت اسلامی" کو مٹانے کی کوشش میں مخالفین نے اپنی دوسری دفاعی لائن کو کمزور بنا دیا تھا۔ اسی وجہ سے مسئلہ افغانستان کے حل میں موثر طاقت ہونے کے باوجود غیر موثر عناصر ان سے سیاست کی بازی جیت گئے۔

بے شک دشمن اپنی اس کافرانہ حرکت پر شاداں و فرحاں ہو گا کہ شیخ جمیل الرحمٰن کو شہید کر کے انہوں نے قافلہ توحید کی بڑھتے ہوئے قدموں کو روکا۔ مگر یہ ان کی بھول ہے۔ شیخ نے قرآن و سنت سے عظمت پائی تھی اور اپنی جماعت کو قرآن و سنت کے لازوال اصولوں پر استوار کیا ہے۔ تحریک توحید دبنے والی چیز نہیں اس کی فطرت پھلنے پھولنے والی ہے

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا
.....ولوکرہ المشرکون۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنی کامیابیوں کے اس مرحلے میں شیخ کی شہادت سے آپ لوگ ایک روحانی خلا محسوس کر رہے ہیں۔ آپ ذہنی لحاظ سے اس حادثہ کے لئے تیار نہ تھے۔ اس وجہ سے جماعت کا ہر کارکن غم سے نڈھال معلوم ہو رہا ہے اور دشمن بھی آپ کی اس ذہنی کیفیت کو محسوس کر کے نفسیاتی حربوں سے آپ کے عزم اور حوصلہ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

میرے بھائیو! مسلمان کبھی مغموم نہیں ہوتا اور نہ مصائب سے گھبراتا ہے اور ہمیشہ اس قرآنی بشارت کو مدنظر رکھتا ہے کہ واللہ ولی المومنین۔ مومن کی تقدیر میں نہ ظلمت ہے نہ تنہائی۔ خدا کی رحمت میں ڈھانپے ہوئے موحدین کبھی ناامید نہیں ہوتے انہیں ہروقت قرآن حکیم کا یہ ارشاد مدنظر رکھنا چاہئے:

**لا تقنطو امن رحمتہ اللہ**

ناامیدی ان کے لئے ہے جو شیخ رحمہ اللہ کے وجود کو اپنے کافرانہ عزائم کی راہ میں بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے۔ تاریکی ان کا مقدر ہے' جو اسلامی شریعت کے نور سے خوف محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پھٹکار ان کے گلے کا ہار ہو گی جو مومنوں کو ستاتے ہیں اور ان کو ایذائیں پہنچانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ جب تک دنیا میں قرآن و سنت کی روشنی موجود ہے۔ مومنوں کو نہ کسی فرعون کی فرعونیت مرعوب کر سکتی ہے۔ نہ شیطان کی شیطانیت اور نہ طمع و لالچ کی پگڈنڈیاں اسے بے راہرو کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا جن کا مقصود ہو' وہ دکھوں اور مصائب سے نہیں گھبراتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب برداشت کرنے سے ان کا ایمان اور زیادہ ہوتا ہے۔ اگر آپ میرے نقطہ نظر سے اپنی کامیابیوں کا جائزہ لیں تو مجھے یقین ہے کہ آپ اس مشن کو آگے لیجانے کے لئے یوں بے قرار ہو جائیں گے کہ آپ کو نہ دن کے چین اور نہ رات کی نیند کی ضرورت محسوس ہو گی۔ بلکہ آپ کی کوشش ہو گی کہ زندگی کا لمحہ لمحہ اس مقدس مشن کو آگے بڑھانے میں صرف ہو جائے۔

آپ خود شاہد ہیں کہ شیخ نے جب اپنی جماعت کے قیام کا اعلان کیا تو جماعت الدعوۃ کے مجاہدین اور مہاجرین طلباء' متقی' شہداء اور بیواؤں پر بین الاقوامی امداد کی فیاضیاں یکدم خشک ہو گئیں۔ اب بھی بہت سے ماہرین اور اسباب کے بندے اس بات کو ناقابل یقین خیال کرتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ نے بین الاقوامی امداد کے بغیر کس طرح عامتہ المسلمین کے چندوں اور عطیات سے اتنے شاندار پروگراموں کا آغاز کیا تھا۔

انسانی ہمدردی کے وہ ادارے جو اپنے اپنے ممالک کے عزائم کی تکمیل کے لئے مہاجرین کے کیمپوں اور اندرون افغانستان سرگرداں رہتے ہیں وہ ادارے ایک مثال بھی پیش نہیں کر سکتے کہ انہوں نے اندرون کٹر مہاجرین کی امداد اور بحالی کے لئے امارت اسلامی کے ساتھ تعاون کیا ہو۔

سارے افغان احزاب کے مجاہدین کو بین الاقوامی ذخائر سے بے دریغ اسلحہ دیا جاتا تھا۔۔۔ مگر جماعت الدعوۃ کے مجاہدین قبائلی مارکیٹوں سے اسلحہ خرید کر دشمن سے جہاد کیا کرتے تھے۔ افغان احزاب کے سربراہوں میں کبھی کسی بات پر اتفاق رائے

پیدا نہیں ہوا ہے۔ مگر جماعت الدعوۃ کے خلاف ہر فورم پر انہوں نے بغض و عناد دکھانے میں مکمل یک جہتی کا ثبوت دیا ہے۔ حتیٰ کہ حقائق جاننے کے باوجود بھی بعض بہی خواہ' افغان احزاب کے سربراہوں کی ناراضگی کا خطرہ مول لینے کی وجہ سے جماعت کے ساتھ کھل کر ہمدردی کرنے سے کتراتے تھے۔ مخالفین نے جماعۃ الدعوۃ کے درس قرآن کے مراکز اور مساجد شہید کیں۔ ملکی اختلاف کو ابھار کر طرح طرح کے الزامات لگائے۔ کسی نے "وہابی" کہا۔ کسی نے "قادیانی" کسی نے کفر کے فتوے لگائے راہ توحید میں مومنوں کو جن آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے ان سب مصائب سے ان کو واسطہ پڑا۔ مگر اس "جانکاہ" سفر میں اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ اب قرآن و سنت کی لگن سینے میں لئے دشمن کے حسد سے بے نیاز رضائے الٰہی کے طالب رہے۔

آج جماعت الدعوۃ کے قائم کردہ مدارس میں تیس ہزار طلباء و طالبات قرآن و سنت کی تعلیم سے تزکیہ حاصل کر رہے ہیں۔ لاکھوں شہداء کی بیوائیں اور یتیمی جماعت الدعوۃ کی زیر کفالت ہیں۔ ان ذمہ داریوں کے باوجود جماعۃ الدعوۃ نے افغانستان کی کئی صوبہ جات میں کیمونسٹوں کے خلاف معظم محاذ بھی کھلوائے تھے۔ خصوصاً کنڑ میں الحاد کے خلاف جماعت الدعوۃ کے مجاہدین کے کارنامے اسلامی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ افغان احزاب سمیت سارے عالم اسلام کی اسلامی تحریکوں پر جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کو یہ اعزاز اور برتری حاصل ہے کہ آزاد خطہ کنڑ میں امارت اسلامی قائم کر کے اسلامی نظام کا عملی نمونہ پیش کیا اور جماعت الدعوۃ کے اس کارنامے کو تاریخ اسلام میں ہمیشہ زریں حروف سے لکھا جائے گا۔ امارت اسلامی کا قیام اور آزاد خطہ میں شرعی نظام کا نفاذ شیخ رحمہ اللہ کا ایسا کارنامہ سمجھا جائے گا کہ ایک مورخ کے لئے اسلامی تاریخ میں ان کے مقام کا تعین کرنا نہایت دشوار ہو گا۔ ماضی کی کس صدی کے مشاہیر اسلام کی صفوں میں ان کو جگہ دے کر وہ تاریخ کا حق ادا کر سکے گا۔

ماضی قریب کے عالم اسلام میں کنڑ ہی وہ مقدس خطہ ہے جہاں اللہ کی حدود نافذ ہوئیں اور مسلمانوں نے اسلامی نظام کے فیوض و برکات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے اور تاریخ میں پہلی بار اس خطہ کو اسلامی شریعت کی برکت سے مثالی امن نصیب ہوا تھا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا صحیح ماحول اور فضا قائم ہوئی تھی۔

یہ قرآنی تعلیمات کی روشنی۔ شیخ شہید کی قیادت اور جماعت الدعوۃ کے موحدین' کارکنوں' مجاہدین علماء اور طلباء کی جدوجہد کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری روئے زمین پر کنڑ کے آزاد خطہ کو اسلامی شریعت کے نفاذ کا شرف بخشا۔

کنڑ کے آزاد خطہ میں اسلامی شریعت نافذ کر کے آپ نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ ایک یہی کامیابی افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کا پیش خیمہ ثابت ہو گی۔

افغانستان کے اقتدار پر قبضہ جمانے کے لئے کوئی لاکھ چور دروازے سے آئے یا امریکہ اور روس اس کے اقتدار کی ڈولی کو کندھا دینے' کابل کے گل خانہ میں اتر آئیں یا کوئی جمہوریت کی آڑ میں مسلمانوں کے دین و ایمان کا سوداگر بن کر ان کے ضمیر کو ڈالروں سے خریدے مگر ان کے لئے اس وقت تک افغان مسلمانوں پر حکومت کرنا نصیب نہ ہو گا۔ جب تک انہوں نے افغانستان میں مکمل اسلامی نظام نافذ کرنے کی ضمانت نہ دی کوئی بھی برسراقتدار آئے ہم واشگاف الفاظ میں ان پر ابھی سے یہ واضح کر دیتے ہیں—— کہ افغانستان میں مکمل اسلامی نظام کے بغیر افغان مسلمان مطمئن نہیں ہو سکتے۔ غیر مسلم' اسلامی جہاد افغانستان کے اثرات مٹانے کے درپے ہیں۔ وہ افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کو اپنے کافرانہ منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔ وہ افغانستان کا اقتدار ایسے لوگوں کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ جن کو نہ اسلام سے محبت ہو اور نہ کفر سے نفرت' بلکہ وہ نفس اور اغراض کے بندے ہوں۔ عالم اسلام کے اندر نفس کے ان بندوں نے ہمیشہ ہی مسلمانوں کی وحدت کو نقصان پہنچایا ہے اور اس قسم کے عناصر کے اقتدار میں رہنے سے مسلمان حقیقی اسلام کی روح سے ناآشنا ہوتے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے افغانستان کے مسلمانوں پر خاص فضل و کرم کیا ہے کہ

آپ کو آزاد خطہ کنڑ میں اسلامی شریعت نافذ کرنے کی توفیق دی۔

آج کوئی اسلام کے خلاف لاکھ جتن کرے مگر امارت اسلامی کے فیوض و برکات کی وجہ سے وہ افغانستان کے مسلمانوں کی نظر سے اسلامی ریاست کا نقشہ اوجھل نہیں کر سکتے۔ کنڑ کی چوٹیوں سے اسلامی شریعت کی جو روشنی طلوع ہوئی ہے اس سے رہنمائی پا کر افغان مجاہدین اسلام دشمن عناصر کے سارے عزائم خاک میں ملا دیں گے۔

اسلام کے خلاف غیر مسلم ممالک کی سازشوں اور اپنوں کے اقتدار کی حرص سے' آج افغان مجاہدین اور افغانستان کے مسلمان اپنی جدوجہد کے نہایت نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں اور یہ مرحلہ' نہایت آزمائش کا مرحلہ ہے ہر افغان پارٹی کے کردار کا پتہ ان کوششوں اور راہ عمل سے کیا جائے گا۔ جو اقتدار حاصل کرنے کے لئے وہ متعین کرتی ہے۔ ہم دیکھیں گے کہ غیر مسلم ممالک کے کندھوں پر سوار ہو کر کون برسر اقتدار آنا چاہتا ہے یا کون اقتدار کے لئے خون ریزی کی راہ منتخب کر کے افغانستان قوتوں کو پامال کرتا ہے۔

اب تک مسئلہ افغانستان کے بارے میں افغان احزاب کے درمیان متفقہ موقف اختیار نہ کرنے سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ اقتدار پر قبضہ جمانے کے لئے انہیں نہ اسلامی اصولوں کی پروا ہے اور نہ خون بہانے سے دریغ۔ جو اقتدار تک پہنچنے کے لئے اسلام کے ارفع و اعلیٰ اصولوں کو مدنظر نہ رکھ سکے' وہ اقتدار پر قابض ہو کر بھی اسلام کے معیار پر پورے نہیں اتر سکتے۔ غیر اسلامی وسائل و ذرائع اختیار کر کے اسلام جیسے مقدس نظام حیات کی خدمت نہیں کی جا سکتی اور نہ ایسی قیادت مسلمانوں کے دلوں میں جگہ بنا سکتی ہے۔ اسلامی اصولوں پر عمل کر کے جو کوئی اقتدار تک پہنچتا ہے۔ اس کی قیادت ہی مسلمانوں کی آرزو اور مطلوب اسلام ہوتی ہے۔

میرے جماعت الدعوۃ کے موحدین بھائیو! آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ نے کنڑ میں امارت اسلامی قائم کر کے اپنے قول و عمل سے یہ سچ کر دکھایا ہے۔ آپ نے سارے مسلمانوں کے مطالبہ پر اسلامی شورائی نظام قائم کیا کنڑ کی حدود میں اسلامی شریعت کو نافذ کیا اور عملاً امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مصداق معاشرہ قائم کیا آپ راہ حق کے مجاہد ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات آپ کی کارکردگی پر شاہد ہیں۔ سارے عالم اسلام کے علمائے حق آپ کے موقف کے حامی اور موید ہیں کہ آزاد خطوں میں شرعی ادارے کا قیام صحیح شرعی اقدام تھا اور افغانستان کے سارے آزاد خطوں میں شرعی اداروں کا قیام آزاد خطوں کے مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی زندگی کا جو لمحہ بھی اسلامی شریعت کے بغیر گزرتا ہے وہ جاہلیت کی زندگی کا تصور ہوتا ہے۔

لوگ آپ کے مخالف ہو سکتے ہیں۔ جماعت کے ایک کارکن کے ذاتی کردار کو ہدف تنقید بنایا جا سکتا ہے اور ہر ایک کو تنقید کرنے کا حق حاصل ہے۔ مگر آپ نے موقعہ اور وقت پاتے ہی امارت اسلامی قائم کر کے جو مذہبی فریضہ ادا کیا ہے اس شرعی اقدام کی افادیت سے صرف وہ لوگ انکار کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں اسلامی شریعت کی قدر نہیں۔

آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ عالم اسلام کے جید علماء نے کنڑ میں امارت اسلامی کی ہیئت حاکمہ برقرار رکھنے کی حمایت کی ہے اور اس کو برقرار رکھنا مسلمانوں کا فریضہ بتایا گیا ہے۔ آپ نے امارت اسلامی کے جو مقاصد متعین کئے تھے وہ عین منشائے اسلام ہے۔ اس لئے آگے بڑھو۔ اس نازک مرحلہ میں اپنے افغان بھائیوں کی اسلامی رہنمائی کا فریضہ انجام دو۔ یہ خیر خواہی اور ہمدردی کا وقت ہے مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں صحیح قرآنی موقف پیش کریں تاکہ حصول اقتدار کے لئے افغان مجاہدین غیر اسلامی وسائل و ذرائع کے شکار نہ ہوں۔ اگر غیر اسلامی انقلابی پارٹیوں کی طرح اسلام کے مجاہدین نے بھی اقتدار پر قبضہ جمانے کے لئے غیر اسلامی حربے استعمال کرنے شروع کئے تو یہ ایک نئی مصیبت ہو گی جس سے افغان عوام کے مصائب کے دن اور طویل ہو جائیں گے اور اندرون افغانستان خانہ جنگی کا ایسا طویل سلسلہ شروع ہو جائے گا جس کے اثرات نہ صرف افغان مسلمانوں بلکہ سارے عالم اسلام کے لئے مضر ثابت ہو سکتے ہیں۔

جماعت الدعوۃ کے مجاہدو، کارکنو، علماء کرام، طالب علمو، آؤ!

○ افغانستان کے افق پر منڈلانے والے خطرات اور تباہی کا احساس کر کے کیمپوں، محاذوں اور اندرون افغانستان پھیل کر لوگوں کو قرآن و سنت کے اصولوں پر عمل کرنے کی دعوت دیں۔ تاکہ ان کے اذھان، اسلام کی روشنی سے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر اسلامی اخوت پیدا کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔

○ افغان عوام کو غیر مسلموں کی سازشوں سے آگاہ کریں۔

○ اقتدار پرستوں کے مکر و فریب سے مسلمانوں کو بچائیں۔

○ اس نازک مرحلہ جہاد میں اسلامی اخوت اور اتحاد کے سفیر بن کر سارے افغانستان کے مجاہدین کی طاقت کو نبیان مرصوص بنائیں۔

○ آپ کا کام نہایت کٹھن ہے۔ آپ راہ حق کے مجاہد، قرآن و سنت کے داعی، یتیموں بیواؤں کے کفیل اور مخلص سماجی کارکن ہیں۔ آپ کے کوئی سیاسی عزائم نہیں اب محض رضائے الٰہی کے طالب ہیں آپ کو کسی سے پرخاش ہے نہ دشمنی۔

○ آپ کی محبت بھی خدا کے لئے اور آپ کی نفرت بھی خدا کے لئے ہونی چاہئے۔

○ دنیا اس کو ہمارا موقف سمجھے یا ہمارے کارکن کا لائحہ عمل۔ ہر جگہ ہر موقعہ پر اس قرآنی ارشاد کو مدنظر رکھیں کہ **"تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔**

اگر کوئی نیکی اور تقویٰ کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو جماعت الدعوۃ کی طاقت اس کی پشتیبان رہے گی۔ اگر کوئی ان اصولوں کے خلاف معصیت کے ساروں کا متلاشی ہے تو وہ ہم سے کسی قسم کے تعلق اور حمایت کی توقع نہ رکھے بلکہ جماعت الدعوۃ کے کارکن ہی اس وقت تک اس کی راہ میں حائل رہیں گے۔ جب تک وہ طاقت خود نیکی کے تابع نہ ہو جائے یا دعوت کے کارکن اس کارخیر میں اپنی جان، جان آفرین کے سپرد نہ کر دے۔

میرے بھائیو!

○ ہماری سیاست قرآن و سنت

○ ہماری دعوت قرآن و سنت

○ ہمارا مشن قرآن و سنت

○ ہمارا لائحہ عمل قرآن و سنت۔

○ اور ہمارا مقصد رضائے الٰہی کا حصول۔

قول و فعل سے آپ کا معیار اس کا آئینہ دار ہونا چاہئے اور آپ نے یقیناً اپنا یہ موقف سچ کر کے دکھایا ہے کہ کنڑ کا محدود خطہ آپ کے ہاتھ آیا تو وہاں آپ نے اپنے قول و عمل کا عملی مظاہرہ امارت اسلامی کے قیام سے کیا۔ دنیا کے مسلمان اسلام کے ساتھ آپ کے خلوص کے گواہ ہیں۔ آپ قول و فعل کی اس آزمائش میں کامیاب ہوئے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندوں پر واجب ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر پوری طرح عمل کر کے اپنے آپ کو مزید اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا مستحق بنائیں۔

○ قرآن و سنت کا علم حاصل کریں اور دوسروں کو سکھائیں۔

○ اپنے نفوس کا تزکیہ جاری رکھیں۔

○ قیام اللیل سے خدا کے فضل و کرم کا اپنے آپ کو مستحق بنائیں۔

○ اور اسلامی ہمدردی سے لیس ہو کر مسلمانوں کے درمیان امن اور اتحاد کا پیغام بن جائیں۔ اگر آپ نے ان اوصاف سے اپنے آپ کو مزین کیا تو واقعی آپ شیخ جمیل الرحمٰنؒ کی اسلامی تحریک کے مقاصد کو سمجھ گئے ہیں اور آپ صحیح معنوں میں افغانستان میں اسلامی انقلاب کے کامیاب کارکن ثابت ہو سکتے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کو اسلامی حکومت کی نعمت سے بہرہ ور فرمائے اور مجاہدین کی صفوں کو متحد بنائے اور جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کے کارکنوں کو توفیق دے کہ وہ اسلامی افغانستان کی بنیاد صحیح عقیدہ توحید پر رکھیں تاکہ دنیا توحید کے انقلاب کے روشنی سے منور ہو جائے۔ آمین ثم آمین

PROPERTY OF ACKU

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ أَدْعُوْا إِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٠٨﴾ سورۃ یوسف

MONTHLY DAWAT URDU

ماہنامہ مجلہ توحید و سنت

# دعوت

بانی الشیخ: جمیل الرحمٰن رح

امیر: جماعۃ الدعوۃ إلی القرآن والسنۃ، افغانستان

کلچرل کمیٹی جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ۔ افغانستان

جمادی الاول، جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ / نومبر، دسمبر ۱۹۹۱ء شمارہ ۴-۵ جلد ۵ مسل ۵۱، ۵۲

## مجلس ادارت

الشیخ غلام اللہ رحمی

عبدالرحمٰن بخاری ○ سیّد اکرام الحق جاوید

اے۔ آر مظہر ○ عبدالرحیم

### ہمارے نمائندے

| | | | |
|---|---|---|---|
| افغانستان: | عبدالحمید شورش | سوئی سرحد: | فیضان اللہ |
| اسلام آباد: | عفیف احمد | امریکہ: | عبدالرحمٰن احمد |
| پشاور: | غنی اللہ مسلم | برطانیہ: | منور علی |
| لاہور: | حماد شاکر | جرمنی: | وائی۔ ایم حمیم |
| کراچی: | چوہدری ظہور احمد | ہالینڈ: | عماد الدین بحری آنجہانی |
| کوئٹہ: | عرفان مینگل | مظفر آباد: | بشیر قریشی |

## اشاریہ


| | | |
|---|---|---|
| ۱- | افغان مسائل کا حل؛ مشترکہ علماء کونسل کا قیام | ۲ |
| ۲- | شیخ سمیع اللہ کی پریس کانفرنس | ۵ |
| ۳- | شیخ کے قتل کے بارے میں جماعۃ الدعوۃ کا موقف | ۷ |
| ۴- | حادثہ ٹکٹر کی گونج مسجد نبوی میں | ۱۰ |
| ۵- | شیخ سمیع اللہ سے مجلہ 'المجاہد' کا انٹرویو | ۱۱ |
| ۶- | ولی اللہ غلام کا رکنوں کے نام پیغام | ۱۵ |
| ۷- | مظلوم شہید | ۲۵ |
| ۸- | شیخ عدنان عرعور سے انٹرویو | ۲۹ |
| ۹- | اس سورج سے آنکھ ملاؤ (نظم) | ۳۲ |
| ۱۰- | روس کی مسلم ریاستیں | ۳۳ |
| ۱۱- | افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کا تجزیہ | ۴۰ |
| ۱۲- | محکمہ حسبہ۔ ضرورت اور اہمیت (انٹرویو) | ۴۷ |


### زرتعاون

پاکستان میں / بیرونی ممالک کیلئے

| | |
|---|---|
| ماہانہ: ۱۰ روپے | ماہانہ: ۲ ڈالر |
| سالانہ: ۱۰۰ روپے | سالانہ: ۲۰ ڈالر |

جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ، اکاؤنٹ نمبر ۱۹۲۶۵، حبیب بنک لمیٹڈ، پشاور

شیخ جمیل الرحمٰن، اکاؤنٹ نمبر ۵۵، حبیب بنک لمیٹڈ، ورسک روڈ، پشاور

پتہ: ماہنامہ "دعوت" اردو، پوسٹ بکس نمبر ۶۱۴ پشاور۔ پاکستان

# مظلوم شہید

فضل عظیم کے قلم سے

## شیخ شہیدؒ کی کاوشوں اور جذبۂ اسلام سے صدیوں بعد صحیح اسلامی ریاست قائم ہوئی

(یہ مضمون اگست ستمبر کے شمارے میں چھپ چکا ہے۔ صفحات کم ترتیب درست نہ رہنے کی وجہ سے اسے دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔) (ادارہ)

راہ حق میں شہید ہونے والے قافلہ شہداء میں اگر شیخ جمیل الرحمٰن شہید کو شہید مظلوم کے نام سے پکارا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ جو لوگ ان کے حالات زندگی سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ شیخ نے کن نامساعد حالات میں اللہ پر توکل کر کے دعوت کا کام شروع کیا تھا۔ اور دعوت میں بھی اس خاردار راستے کو منتخب کیا تھا۔ جس کا ہر لمحہ جانکاہ اور ہر منزل لہولہان ہے۔ شیخ مسلمان معاشرہ کی موجودہ حالات کو دیکھ کر نہایت کرب محسوس کرتے تھے۔ وہ اس بات کے متمنی تھے۔ کہ مسلمان اس رحمت کی سائے کی ضرورت محسوس کریں جس رحمت کی تکمیل کے لئے اللہ نے انبیاً علیہ السلام مبعوث فرمائے تھے۔ اس احساس میں مسلمانوں کی دنیاوی و اخروی فلاح کا راز پوشیدہ ہے۔

انہوں نے مسلمانوں کی اصلاح اور انسانیت کی شفا کے لئے قرآنی نسخہ کو آزمایا۔ اور خالص عقیدہ توحید کی بنیاد پر افغان معاشرہ کی اصلاح کا کام شروع کیا۔ اور سب سے پہلے امت مسلمہ کے نام سے کنڑ کے علماء کو جمعیت کی شکل دے کر دعوت کا کام شروع کیا۔ جیسا کہ عقیدہ توحید کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ ایک اللہ کے رب العالمین ہونے کی منادی کرنے والوں کے ساتھ زمانہ جو سلوک کرنے کا عادی ہے۔ زمانے نے انہی آنکھوں سے شیخ کو بھی دیکھا ہے۔ اپنے پرائے سب بپھر گئے۔ طاغوت تو سیخ تلملا اٹھا۔ اور سابق شاہ ظاہر شاہ کے دربار سے ان کے خلاف عتاب اور سرزنش کرنے کے فرمان جاری ہوئے۔ حکومت کے اہل کار ان کو اذیت دینے کے لئے ان کے پیچھے پڑ گئے تاکہ عام مسلمان یہ دیکھ کر کہ شیخ شاہی عتاب کا نشانہ بن گئے ہیں۔ وہ ان کے گرد جمع ہونے سے احتراز کریں گے۔ ان پر پاکستانی ایجنٹ کا الزام لگایا۔ ان دنوں افغانستان میں بھارتی اور کمیونسٹ لابی نہایت قوی تھی۔ افغانستان کی خارجہ پالیسی میں ہر کسی کے لئے نرم گوشہ موجود تھا۔ مگر افغانستان کے عوام کو اپنے پر اور پاکستانی مسلمان عوام سے دور رکھنے کے لئے افغان حکومت کی ساری توانائی پاکستان کی مخالفت پر صرف ہو رہی تھی۔ شیخ چونکہ شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیر کے بھی شاگرد رہ چکے تھے۔ اور شیخ القرآن محمد طاہر بھی عقیدہ توحید کے مبلغ تھے۔ اسی نسبت سے پنج پیری بھی کہلائے۔ ان کے مشن سے توہمات کی بل بوتے پر قائم تقدس کی عمارت منہدم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ شیخ شہید شاہی عتاب سے بے نیاز اپنا مشن جاری رکھے ہوئے تھے اور ہر نئی صبح افغانستان کے کوہسار غلغلہ توحید سے

مزید ضوفشاں ہوا کرتے تھے۔ پھر شاہی استعمار نے اس موحد کے خلاف انگریزی استعمار کا نسخہ آزماتے ہوئے ان پر "وہابی" کا الزام لگایا۔ جس طرح انگریز نے یار غار۔ اور کتوں کے نام ٹیپو سلطان کے نام پر ٹیپو رکھے ــــــ انگریزی استعمار ایک نہایت منظم استعمار تھا، اس نے اسلامی دنیا کے خلاف نہایت منظم منصوبہ بندی کی تھی اور وہ اب تک اسی پر عمل پیرا ہے۔ حالات خود گواہی دیتے ہیں۔ کہ عالم اسلام سے عرصہ ہوا یورپی اقوام کا تسلط ختم ہوا ہے۔ مگر ذہنی طور پر عالم اسلام اب بھی یورپ کا غلام اور مقلد ہے۔ اور عالم اسلام کی قیادتوں میں قرآن و سنت سے امت مسلمہ کی مردہ جان میں تازہ روح ڈالنے کی صلاحیت ہی مفقود ہو چکی ہے۔

انگریزی استعمار نے محسوس کیا تھا کہ مسلمان ہر طرح کی تحریکیں چلائیں۔ ان کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے ان کا توڑ پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مگر ایک عقیدہ توحید کی تعبیر سے ان کی صف بندی نہ ہونے پائے۔ کیونکہ عقیدہ توحید سے اصلاح پا کر مسلمان ناقابل تسخیر بن جاتا ہے۔ عقیدۂ توحید سے لیس ہو کر کائنات کی ساری توانائیاں ان کی ہم نوا ہو جاتی ہیں۔ پھر اسے نہ مادی وسائل کی محرومی سے مرعوب کیا جا سکتا ہے اور نہ سامان حرب کی قہر سامانیوں سے اسے قابو کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے اسلام کے خلاف اپنے شیطانی منصوبوں میں موحدین کو وُہابی کہہ کر بدنام کیا اور وُہابیوں کی اصل حقیقت عالم اسلام کے دور دراز حصوں تک پہنچنے سے پہلے انگریزوں نے موحدین کے خلاف اتنا موثر پروپیگنڈہ کیا اور اپنے ایجنٹوں سے اس نام سے موحدین کے خلاف اتنی غلط فہمیاں پھیلائیں کہ آج بھی مسلمان اصل حقیقت تلاش کرنے کی بجائے انگریزوں کی اصطلاحات کے اسیر ہیں اور موحدین اپنے دلوں پر اپنوں کی بے خبری کے داغ لئے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ شیخ بھی ان حالات سے گزرے ہیں۔ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے تھے۔

وہ تو جہاں مسلمان رہتے ہیں وہاں دعوت قرآن و حدیث سے اسلامی معاشرہ میں کام کرنے کے قائل تھے۔ جس طرح افغانستان میں روس کی وحشیانہ بمباری سے اور قتل عام کی خبر سے اسے دکھ ہوتا تھا اسی طرح عالم اسلام کے کسی بھی حصہ میں اسلامی معاشرہ میں حدود اللہ کی خلاف ورزی سے انہیں صدمہ ہوتا تھا۔ وہ جس طرح ایک مجاہد کو مسلح کر کے خوشی محسوس کرتے تھے اور انہیں جہاد میں استقامت دکھانے کی تلقین کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر جگہوں میں اسلامی معاشرہ کی اصلاح کرنے کے لئے درس قرآن دینے والے عالم کو سہارا دیا کرتے تھے وہ بیک وقت دو محاذوں پر لڑتے تھے۔ ایک عملاً جہاد دوسرا مساجد کو درس قرآن سے آباد کرنا۔ تاکہ اسلامی معاشرہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے۔ ان کے اس تدریسی محاذ کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شیخ کے تعمیر کردہ دینی مدارس اور تدریس ہائے مساجد میں ۲۸ ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ اور لاکھوں مہاجرین و پاکستانی مسلمانوں کو ترجمہ قرآن پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ وہ جب بھی علماء کرام سے ملتے۔ خواہ وہ مہاجرین علما ہوتے یا پاکستانی ان کو اپنی مساجد میں درس قرآن و حدیث کا اہتمام کرنے کی تلقین کرتے۔ اس سلسلہ میں جس طرح کیمونسٹوں کے مقابلہ میں ایک مجاہد کو مسلح کرنا اپنا فریضہ سمجھتے تھے۔ ٹھیک اسی طرح ایک عالم دین کی اعانت فرمانا بھی فریضہ سمجھتے تھے آپ دنیا و مافیہا سے بے نیاز اس مقدس مشن میں مستغرق تھے۔ دشمن آپ کے اس مشن سے اصل خطرہ محسوس کرتے ہوئے پوری شیطانی چالوں اور مکر و فریب کے ساتھ قدم قدم پر آپ کے خلاف جال بچھاتے رہے۔ اور آپ قدم قدم پر اغیار کی دشمنی اور اپنوں کی غفلت کے وار اور زخم سہتے رہے۔ **مگر قرآنی صداقتوں پر کامل یقین رکھنے کی وجہ سے آگے بڑھتے رہے۔**

**آپ کی تعمیر کردہ مساجد شہید کی گئیں۔ آپ کی تلقین پر درس قرآن دینے والے علماء کو زدوکوب کیا گیا۔ آپ کے تعمیر کردہ مدارس کے معصوم طلباء پر تشدد کیا گیا۔**

افغانستان جہاد کے لئے سیلاب کی طرح آنے والی بین

الاقوامی امداد سے آپ کے مجاہدین کو محروم رکھا گیا۔ دیگر افغان احزاب کے مجاہدین بیرونی دنیا کے سامان حرب اور جدید ہتھیاروں سے لیس ہو کر کیمونسٹوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے مگر **جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کے مجاہدین قبائلی مارکیٹوں سے روایتی اسلحہ خرید کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دشمن کے آگے سینہ سپر ہو جاتے تھے۔**

آپ نے بین الاقوامی امداد سے محرومی کے باوجود عامۃ المسلمین کی اعانت سے دو محاذوں پر جہاد جاری رکھا۔ **اندرون افغانستان مسلح جہاد کیا اور کیمپوں میں اسلامی معاشرہ کو شیطان کے مکر و فریب سے بچانے کے لئے تدریس ہائے قرآن کا جال بچھا دیا۔ جن میں شہداؑ اور بیواؤں، مہاجرین اور پاکستانی مسلمانوں کے بچے قرآن و سنت کی تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں۔** آپ نے نہ صرف اگلے محاذوں پر جہاد کو تقویت دی۔ بلکہ مجاہدین کی صفوں پر پیچھے سے حملہ آور ہونے والے شیطانی حملوں کا بھی اسلامی مدارس سے سدباب کیا۔ آپ نے جہاد افغانستان کے لئے ایسے اسلامی مراکز قائم کئے ہیں کہ ان مدارس کے فارغ التحصیل طلباء نہ صرف اسلامی جہاد افغانستان کے اثرات کو محفوظ رکھیں گے بلکہ سارے عالم اسلام میں اسلامی انقلاب لانے کے نقیب ثابت ہونگے۔ آپ کے قائم کردہ اسلامی مراکز سے دشمن پر یہ حقیقت واضح ہوتی ہے۔ کہ **افغانستان کا مستقبل اسلامی نظام ہے۔ میر کارواں کے قتل سے افغانستان کی سرزمین کو اسلام کی عزت و شرف سے زیادہ دیر تک محروم نہیں رکھا جا سکتا۔**

شیخ چونکہ متوکل علی اللہ تھے۔ وہ مادی وسائل اور انسانی سہاروں کے قائل نہ تھے۔

اس وجہ سے ان کے مظلومیت کے بارے ان حقائق کو ظاہر کرنے کی ان کی زندگی میں جرأت نہ ہوئی۔ مگر آج اس وجہ سے منظر عام پر لا رہے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو اندازہ ہو کہ اس مرد درویش نے حق کی راہ میں کیسے کیسے مصائب اور زخم برداشت کئے ہیں۔ افغان مہاجرین کے لئے، مجاہدین کے لئے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر آنے والے فراواں بین الاقوامی وسائل کو دیکھ کر بعض دوستوں نے شیخؒ کو مجبور کیا کہ وہ حکومت کو اپنی جماعت رجسٹرڈ کرنے کی درخواست دیں تاکہ جماعت کے مجاہدین مہاجرین بھی بین الاقوامی امداد سے استفادہ کر سکیں۔ اور کئی رجسٹرڈ افغان تنظیموں سے جماعت الدعوۃ ہر لحاظ سے قوی منظم اور فلاحی جماعت ہے۔ نہایت تردد کے بعد شیخ مجبور ہوئے۔ اور اجازت دی کہ اگر حکومت کے ساتھ اس قسم کا رابطہ پیدا کیا جائے۔ تو مضائقہ نہیں۔ بعض مخلصین نے **افغان جہاد کے محسن صدر ضیاء مرحوم سے رابطہ قائم کیا۔** انہوں نے کہا۔ کہ **میں شیخ کی خدمات کا معترف ہوں۔** لیکن شیخ کی پارٹی کو رجسٹرڈ کرنے سے یہ کہہ کر معذوری ظاہر کر دی۔ کہ **سارے افغان احزاب کے قائدین نے متفقہ طور پر مجھ سے کہا ہے کہ شیخ جمیل کی پارٹی کو رجسٹرڈ نہ کریں۔** جماعت الدعوۃ کو رجسٹر کرنے سے دیگر سارے قائدین کے ناراض ہونے کا اندیشہ ہے۔

افغان احزاب کے قائدین نے آپس میں شدید اختلافات کے باوجود اس بارے میں نہایت فراخدلی کا ثبوت دیا ہے کہ اول سے آخر تک وہ شیخ جمیل الرحمٰن شہید کی مخالفت میں متحد رہے۔ اب وہ بھی دنیا میں باقی نہ رہے۔ اب خدا جانے وہ کونسا نقطہ اشتراک ہو گا جس پر وہ باہم مل بیٹھ کر قہوہ کے مزے اڑاتے ہوئے مبارک داڑھیوں میں خلال کریں گے۔

شیخ کے ساتھ تعلقات اور ان کی خدمات کو دیکھ کر پاکستان کی ایک مذہبی جماعت کے مخلص کارکنوں نے ایک وفد تشکیل دیا اور اس مذہبی جماعت کے سرکردہ لیڈر کے پاس گئے اور

ان سے عرض کیا کہ چونکہ آپ کی پارٹی کے سربراہ کو جنرل ضیاء سے خاص وابستگی ہے اور ہم سب ملاحظہ کر رہے ہیں۔ کہ دیگر احزاب کی طرح جماعت الدعوۃ کے مجاہدین بھی جہاد کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ کی پارٹی کے امیر شیخ جمیل الرحمٰن کی جماعت کو رجسٹرڈ کرانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ جہاد کے فضائل بیان کرنے والی اس مذہبی جماعت کے عالم دین نے یہ کہہ کر اپنی ہی پارٹی کے وفد کو یہ کہہ کر ناامید واپس بھیج دیا کہ جماعت الدعوۃ کے رجسٹر کروانے کی کوشش سے دیگر احزاب ہم سے ناراض ہوتے ہیں۔ کہ اگر امریکی اسلحہ روک دیا گیا۔ تو مجاہدین کی صفوں میں پھر اتحاد اور خلوص کا مظاہرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور بات جائز سہی، مگر ہم اس بارے اپنی پارٹی کی پالیسی کی مخالفت نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد ایک دوسری مذہبی جماعت کی ایک سرکردہ شخصیت کے ساتھ رابطہ قائم کیا گیا۔ کہ چونکہ عبوری حکومت بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ افغان ادارہ ہے۔

کنڑ کی آزادی کے بعد وہاں مجاہدین کا منتخب شرعی ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ اور وہاں اسلامی شریعت نافذ کی گئی ہے۔ اب پاکستانی علماء اس شرعی ادارے کے قیام کی افادیت سے عبوری حکومت پر واضح کر کے ان کو اس ادارے کی مخالفت ترک کر دینے پر آمادہ کریں۔

انہوں نے سرکاری ایوانوں میں بیٹھنے کی وجہ سے اس وفد کو کم سطح کا سمجھتے ہوئے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ کوئی اعلیٰ وفد بھیج دیں۔ مجددی صاحب ہمارے پیر و مرشد ہیں۔ ہم ان کو خفا نہیں کر سکتے۔ احزاب میں تقسیم ہونے والی بین الاقوامی امداد کے بارے میں افغان کی ایک اعلیٰ شخصیت نے شیخ کی بڑھتی ہوئی کامرانیوں کو دیکھ کر ان سے ایک محفل میں مستعجبانہ انداز میں سوال کیا۔ کہ آپ کے ساتھ تو دیگر احزاب کی طرح کسی قسم کی امداد نہیں ہوتی۔ آپ جماعت الدعوۃ کی ضروریات کیسے پورا کرتے ہیں۔

شیخ شہید نے مسکرا کر فرمایا کہ:

"ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے نوازتے ہیں۔"

پارٹی رجسٹریشن کے سلسلے میں امارت اسلامی کے لئے حمایت حاصل کرنے والے سارے وفود جب بائیل الرام واپس لوٹے تو خفت سے سر جھکائے بیٹھے تھے۔ مگر شیخ مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے نورانی چہرے سے پھوٹنے والے تبسم ریزلبوں کو جنبش دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمارا فریضہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو ہم سے فریضہ جہاد ادا کرنا مقصود ہے۔ وسائل بھی فراہم کرتا رہے گا۔ کامل بندگی ہماری سوچ و فکر کا محور ہونا چاہئے نہ کہ وسائل اور ضروریات۔

یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بھی خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ کہ افغان مہاجرین کی امداد اور بحالی کے لئے جتنے بین الاقوامی ادارے پاکستان اور اندرون افغانستان سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے بھی امارت اسلامی قائم ہونے کے بعد کنڑ میں امارت اسلامی کی انتظامیہ کے ساتھ کنڑ کی تعمیر و ترقی میں کوئی حصہ نہ لیا اور نہ اس کے فلاحی منصوبوں میں ان کے ساتھ امداد کی۔

مگر شیخ کو مسیحی دنیا کے امدادی اداروں سے کوئی شکایت نہ تھی۔ بلکہ یہ اندیشہ ضرور تھا کہ افغان جہاد کا مسیحی دنیا کے امداد پر کلی انحصار مستقبل میں کسی فتنہ و فساد کا باعث بن سکتا ہے۔ آج مسیحی سازشیں اسلامی افغانستان کے خلاف پوری طرح جوبن پر ہیں۔ اور شیخ شہید کا خدشہ حرف بہ حرف صحیح ثابت ہو رہا ہے۔ وہ امریکی امداد کو افغان مجاہدین کی صفوں میں انتشار کا باعث سمجھتے تھے۔ اور انہیں یقین تھا عدو غیروں کی عداوت، اپنوں کی مخاصمت، بے خبروں کی غفلت کے باوجود شیخ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرآنی شہادتوں کی صداقت پر کامل ایمان کی وجہ سے ایسی بلندیوں پر پہنچ گئے تھے کہ مخالفین اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ افغانستان کے آزاد صوبہ جات میں صرف خطہ کنڑ کو یہ اعزاز

نصیب ہوا۔ کہ شیخ شہیدؒ کی کاوشوں اور جذبہ اسلام سے وہاں اسلامی شریعت نافذ ہوئی اور صدیوں بعد مسلمانوں نے صحیح اسلامی ریاست کا نقشہ دیکھا۔

کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلا دیا

آج امارت اسلامی کن مراحل سے گزر رہی ہے۔ یہ بالکل ایک الگ بحث ہے۔ مگر آزاد خطہ میں اسلامی شریعت کا نفاذ ان کا ایسا کارنامہ ہے۔ جو حق و صداقت کی جستجو کرنے والوں کے لئے ہمیشہ مشعل راہ ثابت ہو گا۔

سید احمد شہیدؒ پشاور میں خلافت الٰہیہ کا اعلان کرتے ہیں مگر رات کو سرداران پشاور کی سازشوں سے مجاہدین کے کیمپ پر شب خون مارا جاتا ہے اور وہ پشاور کو چھوڑ کر بالا کوٹ میں شہید ہوتے ہیں۔ کیا تاریخ یہ کہتی ہے کہ سید احمد شہیدؒ بریلوی ناکام ہوئے؟ کیا انہوں نے پشاور کو آزاد کرنے کے بعد خلافت الٰہیہ کا اعلان کر کے غلط فیصلہ کیا تھا؟ کئی سال بعد احیائے اسلام کے لئے برصغیر میں جو تحریک برپا ہوئی۔ کیا وہ سید احمد شہید کی تب و تاب جاودانہ کا فیض نہیں تھی؟

شیخ شہادت سے زندہ جاوید بن گئے اور ایسی حالت میں دنیا سے چل بسے۔ کہ وہ کسی کے زیربار احسان نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مومن بندے کو صرف اپنی رحمت کے زیر احسان رکھا۔ اور بندوں سے بے نیاز مرد آزاد کی خلعت اسے عطا کر دی۔ احسانات کی وجہ سے وہ نہ کسی کے ناجائز احکام ماننے پر مجبور تھے نہ کسی کے دروازے پر جانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وہ بے نیاز خدا کے بے نیاز بندے تھے۔

مومن آزاد کی طرح جئے اور مومن آزاد کی طرح چہرے پر بے نیازی کی مسکراہٹ لئے دنیا سے رخصت ہوئے نہ کسی سے گلہ نہ کسی سے شکوہ۔ وہ جن راستوں سے گزرے ہیں وہ اب بھی روشن اور چمکدار ہیں اور غافلوں کو پکار رہے ہیں کہ ایسے مومن صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ وہ عمر بھر ظالموں کے آگے ڈھال بن کر رہے تاکہ افغانستان کی سرزمین سے عمر بھر کے لئے ظلم کا خاتمہ ہو۔

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

**اعتذار**

اگست ستمبر کے شمارے میں شائع ہونے والے ایک مضمون "مظلوم شہید" پر مصنف فضل عظیم کی بجائے مہین خشک کا نام سہواً درج ہوگیا۔ ادارہ اس سہو پر جناب فضل عظیم سے معذرت خواہ ہے۔

## بقیہ: پریس کانفرنس

صفحہ ۶ سے آگے

کی وساطت سے اعلان کر کے واضح کرتا ہوں کہ عالم عرب کے مسلمان اسلامی جہاد افغانستان میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وہ ہمارے دینی بھائی ہیں ہم کسی صورت میں عرب بھائیوں کی خدمات کو فراموش نہیں کر سکتے۔ کفر کے مقابلے میں افغانستان کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ عربوں کا جہاد اور اس طرح کا تعاون اور اسلامی اخوت کے مظاہرے اسلامی تاریخ کا شاندار حصہ ہی رہیں گے۔

ہم عرب بھائیوں پر واضح کرتے ہیں کہ جماعۃ الدعوۃ کے مخالفین کی افواہوں پر کان نہ دھریں۔ اس قسم کی افواہیں پھیلانے والے اسلامی اخوت کے رشتوں کو کمزور دیکھنا چاہتے ہیں۔ مگر ہمارا ایمان ہے کہ فتح حق کا اور شکست باطل کا مقدر ہے۔ پریس کانفرنس کے اختتام پر میں اب سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور توقع رکھتا ہوں کہ ظالم کے خلاف سارے مسلمان متحد ہو کر ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ والسلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

**شیخ سمیع اللہ امیر**

جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ مجاہدین افغانستان
3 ستمبر 1991ء

# شیخ جمیل الرحمٰن ؒ کا قاتل کون تھا؟

## جائے وقوعہ سے فرار ہونیوالی گاڑی کہاں گئی؟

شیخ جمیل الرحمٰن رحمہ اللہ کی شہادت کے بعد حالیہ امیر مولانا سمیع اللہ سے 'ندائے الجہاد' کا انٹرویو

س- صوبہ کنڑ میں امارت اسلامی کا قیام کیسے ہوا؟

ج- جب کنڑ کی سرزمین اللہ کے فضل وکرم اور شیخ جمیل الرحمٰن رحمہ اللہ کی مسلسل کوششوں کے بعد دشمنان اسلام سے پاک ہوئی تو اس خیال کے پیش نظر کہ اس مختصر سے خطہ میں احکام الٰہی کا نفاذ ہونا چاہئے۔ ہم نے اسلامی حکومت کے قیام کے لئے جدوجہد شروع کر دی مگر افغانستان کی دوسری تنظیموں کو عموماً اور حزب اسلامی (حکمت یار) کو خصوصاً یہ چیز بڑی ہی ناگوار گزری' اسی کے باعث انہوں نے جماعت الدعوۃ سے انتخابات کا مطالبہ کیا' بصورت دیگر جنگ کی دھمکی دے دی۔ ہم تو اس غیر اسلامی نظام سیاست سے کوسوں دور رہنا چاہتے تھے مگر انہوں نے ہمیں جمہورت کی اس دلدل میں دھکیل دیا جہاں سبھی ننگے ہوتے ہیں۔ انتخابات میں جماعت الدعوۃ نے بھاری اکثریت سے کامیابی حاصل کی۔ الیکشن کمیشن کی طرف سے ہمارے پاس وہ وثائق اور دستاویزات موجود ہیں جو اس کامیابی پر شاہد ہیں۔ جماعت الدعوۃ نے امارت اسلامی کی بنیاد رکھی۔ اس کے امیر شیخ جمیل الرحمان اور نائب امیر حزب اسلامی کے مولوی فقیراللہ منتخب ہوئے' مولوی فقیراللہ بعد میں دستبردار ہو گئے۔ مگر ہم نے کام جاری رکھا۔

س- امارت اسلامی نے کنڑ میں ابتدائی طور پر کونسے کام کیے؟ اور اسے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

ج- کسی بھی قوم کی زندگی اس کے عقیدے سے وابستہ ہے۔ اگر اپنے عقیدے سے صحیح وابستگی ہے اور خصوصاً جب عقیدہ بھی اسلامی ہو تو وہ قوم ترقی کی منازل بہ آسانی طے کر لیتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم نے سب سے پہلے اصلاح عقیدہ کے لئے لوگوں میں دعوت و تبلیغ کے لئے ایک ادارہ "ریاست دعوۃ وارشاد" مختص کر دیا جس میں بڑے بڑے اجل علماء شامل ہیں۔ ناخواندگی کو ختم کرنے کے لئے جگہ جگہ مدارس کا قیام شروع کیا۔ اور اب تک امارت اسلامی کے تحت ۳۰۰ مدارس تعمیر ہو چکے ہیں۔ لوگوں کی جان و مال کی حفاظت اور امن عامہ کے قیام کے لئے سیکورٹی کا باقاعدہ انتظام کیا۔ علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے مختلف رفاہی ادارے قائم کئے۔ محکمہ زراعت کا قیام کر کے لوگوں کو کاشت کے لئے زمینیں فراہم کیں۔ پھر زکوٰۃ کمیٹیاں بھی قائم ہوئیں۔ علاوہ ازیں حدوداللہ کا نفاذ ہوا' منشیات پر پابندی لگائی گئی۔ اس سلسلہ میں کوئی خاص مشکل تو پیش نہیں آئی تھی البتہ دوسرے احزاب کے طرف سے کبھی کبھار معارضہ ضرور آڑے آتا رہا۔

س- امارت اسلامی کنڑ پر احزاب کے موجودہ قبضے کے کیا اسباب ہیں؟ اور یہ کیسے ہوا؟

ج- ہم نے امارت اسلامی کی بنیاد اعلائے کلمتہ اللہ اور رضائے الٰہی پر رکھی اور ہر وہ کام کرنے کی کوشش کی جس سے مسلمانوں اور اسلام کا فائدہ ہو اور ہر اس کام سے بچتے رہے جو امت مسلمہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو۔ امن عامہ کے لیے جن منصوبہ جات کا ہم نے آغاز کیا اس کے اثرات دور دور تک پھیلے حتیٰ کہ صوبہ ننگر ہار بھی شامل امارت ہو گیا۔ گذشتہ ایام میں صوبہ لغمان کے لوگوں میں بھی یہ رجحان پیدا ہو رہا تھا اور بعض لوگ تو آکر شیخ صاحب مرحوم کی بیعت بھی کر چکے تھے۔ مگر جو لوگ یعنی افغانستان کی دوسری جہادی تنظیمیں خصوصاً (حزب اسلامی) امارت اسلامی سے پہلے ہی سے خار کھائے بیٹھے تھے کیا وہ برداشت کر سکتے تھے کہ اس کے مثبت اثرات اتنے پھیلیں کہ یہ (امارت) ننگر ہار سے گزرتی ہوئی لغمان اور اس سے آگے تک پہنچ جائے؟ ان حالات سے دلبرداشتہ ہو کر حزب اسلامی نے امن و امان کی صورتحال خراب کرنا شروع کر دی' آئے دن کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا کر دیتی مگر امارت اسلامی نے اس کے سدباب کے لیے ہمیشہ امن پسند حل سوچا۔ لیکن ہمارے اس رویے کو یکسر نظر انداز کر کے حکمت یار کے ساتھیوں نے مسافروں کو تنگ کرنا شروع کر دیا' عام گزرگاہوں پر رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کر دیں' امارت اسلامی کے مسئولین اور بعض عرب مجاہدوں کو گرفتار کرنے لگے' ہماری پولیس کے تین آدمی اور محاذ پر ہمارا ایک تھانیدار قتل کر دیا' پھر ایک مجاہد کو قید کر کے کاٹ مثلہ (قتل کر کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے) کیا مگر یہ تمام ہم صرف اس لیے برداشت کرتے رہے کہ اختلافات کو ہمارے درمیان راہ نہ ملے' جب قاتلوں کا مطالبہ کیا تو الٹا ہمارے مراکز اور خصوصاً عرب بھائیوں کے معسکر پر گولہ باری شروع کر دی اور یہ سلسلہ دو روز تک جاری رہا۔ آخر صبر کی کوئی حد ہوتی ہے' جب وہ اخلاقیات کی تمام حدود سے تجاوز کر گئے تو ہم نے فیصلہ کر لیا کہ اب ان کا اپریشن ہونا چاہیے' لہٰذا ایک دن کی کاروائی کے بعد انہیں وہاں سے جلا وطن کر دیا۔ حکمت یار نے انہیں پاکستان کے آزاد علاقے چرکنڈ میں پناہ گاہ مہیا کر دی' پھر وہاں بیٹھے بھی اپنی ریشہ دوانیوں سے باز نہ آئے' مثلاً خفیہ راستوں سے کنڑ میں داخل ہو کر گزر گاہوں میں بارودی سرنگیں بچھائیں' جس کے نتیجہ میں عرب بھائیوں کی دو گاڑیاں تباہ اور دو عرب مجاہد شہید ہو گئے اور ہمارا (جماعت الدعوۃ) ایک بڑا ٹریلر بھی تباہ ہو گیا..... اور پھر حکمت یار دوسرے احزاب کو ساتھ ملا کر بہت بڑے لاؤ لشکر سے امارت اسلامی کنڑ پر چڑھ دوڑا اور اس دوران وہ اسلحہ استعمال کیا جو امارت اسلامی ہی کی نگرانی میں کابل محاذ پر جمع کیا گیا تھا۔ اب جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے اپنے آپ کو ہر معاملہ سے بری قرار دے رہے ہیں۔

س- اس حملے میں آپ کے نزدیک کون کون سے لوگ شامل تھے؟

ج- افغانستان کی تمام تنظیمیں شامل تھیں مگر صوبہ کنڑ کے لوگ اس حملہ میں شریک نہیں تھے اس کے علاوہ پاکستان کے آزاد علاقوں کے لوگوں کو بڑی کثرت سے معاوضے پر جمع کیا گیا۔

## امارت اسلامی قیام امن کے لئے ہر دم کوشاں رہی مگر حزب اسلامی نے ہمیشہ علاقہ کے امن وامان کو تہ و بالا کیا

پاکستان کی سرحدی فوج "ملیشیا" والوں کے بارہ میں بھی کچھ شکوک و شبہات ہیں مگر کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکے بہرحال اس سلسلہ میں بھی تحقیق جاری ہے۔

س- کیا آپ کو حملہ سے قبل اس کا علم ہو چکا تھا؟

ج- ہمیں اس کے کافی آثار نظر آرہے تھے شیخ جمیل الرحمٰن مرحوم نے اس سلسلے میں بہت کوششیں کیں پاکستان کے بعض سلفی بھائیوں نے مل کر شیخ صاحب کی میاں نواز شریف سے ملاقات کروائی' انہیں صورت حال سے آگاہ کیا تاکہ معاملہ ٹھنڈا کیا جائے۔ اس ملاقات کے بعد حزب اسلامی کے پانچ ہمنواؤں نے وزیراعظم سے ملاقات کر کے پہلی ملاقات کا اثر زائل کر دیا۔ اس سلسلہ میں سعودی سفارتخانے کے ذرائع بھی

استعمال کیے گئے مگر صورتحال آپ کے سامنے ہے۔

س۔ امارت اسلامی کنڑ میں جو تباہی ہوئی' کیا اس کا کوئی اندازہ ہے۔

ج۔ حملہ چونکہ اچانک تھا اس لیے بظاہر دفاع بڑا مشکل نظر آتا تھا' اس افراتفری میں صحیح اندازہ تو نہیں ہو سکا کہ کیا نقصان ہوا البتہ جو چیز بڑی کثرت سے دیکھنے میں آئی اور انتہائی خوفناک ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے مختلف نسخوں کا ڈھیر لگا کر (جو ہمارے مراکز سے انہوں نے برآمد کیے) ان پر کلاشنکوف کی گولیاں برسائیں اور کتب احادیث کو جلا دیا' پھر قرآن مجید اور احادیث کے اوراق اٹھا کر گھوڑوں کے اصطبل میں پھینک دیئے' قرآن مجید اور کتب حدیث سے آگ جلا کر چائے پکاتے اور کہتے کہ "یہ وہابیوں کے قرآن اور کتابیں ہیں" مساجد کی دیواروں پر بیٹھ کر سگریٹ نوشی کرتے نسوار کھاتے اور دیگر نشہ آور اشیاء استعمال کرتے مگر نماز نہیں پڑھتے' صرف اسد آباد کی ایک مسجد ہے جہاں چند لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں باقی پورے علاقے میں اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ جو کرائے کے قاتل تھے انہوں نے بہت لوٹ مار کی' عزتیں لوٹیں آپس میں لوٹا ہوا مال تقسیم کرتے وقت لڑ کر مرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

## امارت اسلامی پر چڑھائی کرنے والے مساجد کی دیواروں پر بیٹھ کر قہقہے لگاتے اور سگریٹ نوشی کرتے ہیں مگر نماز نہیں پڑھتے

س۔ پاکستان کے بعض حلقوں میں یہ بات اڑائی جا رہی ہے کہ امارت اسلامی نے اپنی حکومت کے آغاز میں ہی تمام احزاب کو کنڑ سے نکال دیا تھا اور کنڑ کی موجودہ صورت حال اسی چیز کا نتیجہ ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

ج۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑا سفید جھوٹ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ امارت اسلامی کے تحت تمام احزاب آخر تک کنڑ میں رہے' حتیٰ کہ جب حزب اسلامی (حکمت یار) نے غیر فطری' غیر انسانی اور غیر اسلامی اعمال اور امن عامہ کی صورتحال خراب کرنے کے لیے مسلسل جرائم کا ارتکاب کیا تب ہم نے انہیں وہاں سے بھگا دیا۔ صرف اس لیے کہ جو اللہ کی زمین میں فساد کرتا ہے اسے زیادہ دیر تک برداشت کرتے رہنا قطعاً درست نہیں۔ باقی تمام جماعتوں کے کیمپ وہاں موجود رہے۔ بہتان بازی کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرنا چاہئے لیکن جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ ہمارے بس سے تو باہر ہے۔

س۔ شیخ جمیل الرحمان مرحوم کا قاتل کون تھا؟ کہاں سے آیا اور شیخ صاحب تک کیسے پہنچا؟

ج۔ شیخ صاحب کی شہادت ایک منظم سازش کے تحت ہوئی ہے۔ پاکستان کے اخبارات نے اس سازش کو چھپانے کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ اخبارات نے اس کا نام "عبداللہ رومی" بتایا کہ حقیقت حال تک رسائی نہ ہو سکے۔ تحقیقات کے بعد ہم جس نتیجہ پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ اس کا اصلی نام "اشرف بن انور بن محمد النیلی" ہے' مصر کا باشندہ ہے اور اس کا تعلق مصر کی تنظیم "اخوان المسلمین" سے ہے' افغانستان کی جہادی تنظیموں میں سے کسی ایک کے ساتھ منسلک تھا اور جہاد کے موضوع پر اس کے مقالات بھی چھپتے رہے مگر اہل توحید سے اسے بہت چڑ تھی' نا معلوم کیوں؟۔ اخبارات میں یہ بھی لکھا گیا کہ "وہ (قاتل) شیخ صاحب کا بہت قریبی ساتھی تھا اور بعد میں اپنے اس فعل پر ندامت کے طور پر اس نے خود کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا۔" حالانکہ اس سے قبل وہ کبھی باجوڑ کے مرکز میں نہیں دیکھا گیا' شیخ صاحب تو کجا اسے تو جماعت الدعوہ کا کوئی عام آدمی بھی نہیں جانتا تھا وہ شیخ صاحب کو ختم کر کے بھاگا جا رہا تھا کہ ہمارے ساتھیوں نے اسے موقع پر ہی گولی مار دی۔ پاکستانی جرائد کی خبروں کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ہمارے پاس ایسے ٹھوس ثبوت ہیں اور خصوصاً قاتل ہی کے ہاتھ کی تحریر جو

ان جھوٹ کے پلندوں کی تردید کرتی ہیں اور اس سازش کے تمام خفیہ گوشوں کو بے نقاب کرتی ہیں اور یہ بھی کہ اس میں کس کا کیا کردار ہے؟ کون کون سے ہاتھ اس خون سے رنگے ہوئے ہیں؟ اس سلسلہ میں تحقیق تا حال جاری ہے' تحقیق کا مرحلہ پورا ہونے کے بعد ہم ان چہروں کو انشاء اللہ منظر عام پر لائیں گے۔

س۔ سنا گیا کہ جب قاتل' شیخ صاحب رحمہ اللہ کو شہید کر کے بھاگا تو وہاں ایک گاڑی کھڑی تھی جو فائرنگ شروع ہونے کے فوراً بعد غائب ہو گئی۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

ج۔ ۱۹ صفر(۳۰ اگست) کو ظہر سے قبل "جماعت الدعوہ کمپلکس باجوڑ" کے سامنے ایک گاڑی رکی جس سے گندمی رنگ کا ایک

## کتب احادیث کو جلا کر گھوڑوں کے اصطبل میں پھینک دیا

عربی اتر کر شیخ صاحب مرحوم کی رہائش گاہ کی طرف چل دیا۔ گاڑی وہیں سٹارٹ حالت میں کھڑی رہی جس میں دو افغانی تھے۔ چونکہ جماعت الدعوہ کے ساتھ عرب بھائیوں کے بڑے گہرے تعلقات تھے اور شیخ کو ان سے از حد پیار تھا اس لیے احتراماً ان کی چیکنگ نہ کی جاتی' اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ شیخ صاحب تک پہنچا اور معانقے کا جھانسہ دیکر شیخ صاحب کے ماتھے پر پسٹل سے تین فائر کر دیئے اور پلٹتا ہوا ایک محافظ کو ڈھیر کر کے گاڑی کی سمت بھاگا جا رہا تھا کہ گولیوں کی بچھاڑ نے اسے آلیا۔ اس اچانک اور شدید فائرنگ سے گھبرا کر گاڑی میں موجود افغانی گاڑی لے کر فرار ہو گئے۔ سنا ہے کہ فرار ہونے والی گاڑی پکڑی گئی ہے اور اس کے بارے میں تحقیق جاری ہے۔ جب کہ ہمیں اس کی کوئی خبر نہیں اور ہنوز گاڑی کا سراغ نہیں مل سکا۔

س۔ شیخ صاحب کو ختم کرنے کے لیے ایک عرب نوجوان کا انتخاب کیوں کیا گیا؟

ج۔ اس کی کئی ایک وجوہ ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس معاملہ کو دبایا جا سکے تاکہ اس کی تحقیق نہ ہو خصوصاً اس صورت میں کہ اس (قاتل) سے کوئی چیز برآمد نہ ہو۔ دوسرا اس لیے بھی کہ ہمیں عربوں سے بد دل کیا جائے اور ہمارے ان سے جو تعلقات استوار ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ مگر ہم دشمنوں کو اس سازش میں ان شاء اللہ کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ عرب جو قضیہ افغانستان میں ہمارے دست و بازو بنے رہے ہم انہیں دور کر دیں' ہمیں اس بات کے اظہار میں کوئی باک نہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم کے بعد ہمارے عرب بھائی نہ ہوتے تو افغانستان کا نقشہ آج سے بہت مختلف ہوتا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عرب مجاہدوں کو ذلیل و رسوا کرنے کے لیے دشمنان جہاد کی یہ مذموم سازش ہے۔ شیخ صاحب کو ختم کرنے والے لوگ یہ مت بھولیں کہ ان کی شہادت کے بعد افغانستان میں دعوت کتاب و سنت دب جائیگی بلکہ ہم اس موقع پر یہ کہتے ہیں کہ جب داعی اسلام علیہ السلام اس دنیا سے چل بسے تو ایک امتی (جمیل الرحمٰن) کے جانے سے کیا ہو گا۔

س۔ صلح کے لیے جو کمیٹی متعین ہوئی تھی کیا ان کی کوششوں سے کوئی مسئلہ حل ہوا یا نہیں؟

ج۔ کمیٹی ابھی تک کوئی کام کر سکی نہ ہی کسی نتیجہ پر پہنچ سکی بلکہ اب تو وہ احزاب کے ہاتھوں میں بازیچہ اطفال بنی ہوئی ہے۔ دراصل سعودی عرب سے آنے والے علماء اور پاکستانی بعض مسئولین کے موجودگی میں ان چار نکات پر سب کا اتفاق ہوا تھا جو صلح کے لیے پیش خیمہ ثابت ہو سکتے تھے اور اس چار نکاتی معاہدے پر تمام احزاب کے مسئولین نے دستخط بھی کیے۔ بعد میں ان نکات پر عملدرآمد کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی' مگر یہ لوگ پہلے دو نکات سے پھر گئے کہ نہ تو ان کے لیے راستے کھلیں گے اور نہ ہی انہیں ان کے مجاہدین تک سامان خوردونوش پہنچانے دیں گے۔ باقی دو کو عمل کے لیے مشروط کر دیا اور اب وہ کمیٹی دم سادھ کر بیٹھی ہوئی ہے' اس کی خاموشی سے محسوس ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔

لجنہ تحکیم کے رئیس، مصالحتی اور نافذہ کمیٹی کے رکن فضیلۃ الشیخ عبدالرحمان عرعور حفظہ اللہ بیان کرتے ہیں

# فتنہ کا آغاز

# کیسے اور کیونکر ہوا؟

اس انٹرویو کا پہلا حصہ اگست، ستمبر کے شمارے میں شائع ہو چکا ہے

سوال: سنا ہے فتنہ (کنڑ) کے دوران آپ پشاور میں محصور تھے اور مصالحتی اور فیصلہ کمیٹی میں شریک تھے؟

جواب: جی ہاں! اس دوران، میں پشاور میں موجود تھا۔ میں فیصلہ کمیٹی، مصالحتی کمیٹی اور نافذہ کمیٹی میں بھی شریک رہا۔

سوال: یہ کنڑ کیا ہے؟

جواب: کنڑ افغانستان کا ایک اہم صوبہ ہے، جو پاکستان کے طویل باڈر پر افغانستان کے جنوب مشرق میں واقع ہے۔ کنڑ کو یہ امتیازی حیثیت حاصل ہے کہ یہ دشمن سے مکمل طور آزاد ہونے والا واحد صوبہ ہے۔ پاکستان سے متصل ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے وہاں آنا جانا، نیز امدادی سامان کی نقل و حرکت آسان ہے۔ کنڑ افغانستان جانے کے لئے اہم گذر گاہ ہے۔

سوال: کنڑ کے بارے میں مزید معلومات؟

جواب: کنڑ کی آبادی پانچ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں سے اکثریت اہلحدیث حضرات کی ہے، اسی صوبہ سے شیخ جمیل الرحمانؒ اور آپ کے اہل علم رفقائے کے ہاتھوں جہاد کا آغاز ہوا۔ بعد آزاں دوسرے صوبوں سے بھی یہ کام شروع ہونے لگا۔ کنڑ کی فتح مسلمانوں کے لئے باعث صد مسرت تھی مگر افسوس کہ جلد ہی یہ مسرت ختم ہو گئی۔

سوال: یہ تو عجیب بات ہے ..... مگر کیوں؟

جواب: افغانستان میں باہمی انتشار و افتراق کے عذاب کے بعد سب سے بڑی مصیبت آزاد شدہ علاقوں کو بدنظمی کے حوالے کر دیا اور احکام سنت کا عدم نفاذ ہے۔

سوال: اگر صورت حال یہی ہے تو ۹۰٪ آزاد شدہ علاقوں کو کنٹرول کون کرتا ہے؟

جواب: آزاد علاقوں پر بدنظمی ہی مسلط ہے۔ ہر گروہ ایک خاص علاقہ پر قابض ہے اور وہ اسی پر نازاں ہے۔ عوام کا کوئی پرسان حال نہیں ان کا کوئی ایسا امیر نہیں جو ان کے معاملات کو سلجھا سکے۔ اسی وجہ سے وہاں بدنظمی اور فتنہ و فساد کا دور دورہ ہے۔ یہاں حضرت عثمانؓ کے اس ارشاد کی معنویت واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سلطان سے ایسے امور کی اصلاح کرتا ہے جن کی قرآن سے بھی نہیں ہو سکتی۔

سوال: ہم آزاد علاقوں پر شرعی احکام کا نفاذ کیسے کر سکتے ہیں جب کہ نہ تو ابھی کابل فتح ہوا اور نہ ہی نجیب الرحمان کو معزول کیا جا سکا ہے؟

جواب: زمین پر احکام السنہ کا نفاذ، نہ کابل کی آزادی وغیرہ سے مشروط ہے اور نہ ہی نجیب الرحمان وغیرہ کی موت سے، اس کا تعلق صرف استطاعت سے ہے۔ جب تمام شرائط پوری ہو جائیں تو کسی تاخیر کے بغیر ایسا کرنا ضروری ٹھہرتا ہے۔

سوال: وہ شرائط کون سی ہیں؟

جواب: آزاد زمین اور بلا شرکت غیرے حکمران جماعت کا وجود۔

سوال: پھر یہ لوگ احکام السنہ کا نفاذ کیوں نہیں کرتے؟

اداریہ

# افغان مسائل کا حل

# مشترکہ علماء کونسل

## کا قیام

### مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ کا مؤقف

صدر جناب غلام اسحاق خان اور وزیراعظم پاکستان جناب محمد نواز شریف کے ساتھ افغان احزاب کے سربراہوں کی ملاقات میں جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ کے سربراہ مولانا سمیع اللہ بھی شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے قرآن و سنت کی روشنی میں مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں اپنا موقف واضح کیا تھا۔ عام افغان مجاہدین کے استفادہ کے لئے ادارہ دعوت نے ان سے مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں جماعۃ الدعوۃ کے موقف پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کی درخواست کی۔ مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں شیخ سمیع اللہ کے مؤقف کو ذیل میں دیا جاتا ہے:

شیخ سمیع اللہ امیر جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ نے کہا کہ ہماری جماعت قرآن و سنت کی داعی جماعت ہے۔ ہماری تحریک کی بنیاد اس مؤقف پر رکھی گئی ہے کہ ہر مرحلہ اور ہر شعبہ زندگی کے مسائل کے بارے میں اسلام سے رہنمائی حاصل کی جائے۔ ہم مسلمانوں کے لئے قرآن و سنت کی رہنمائی کو کامیابی کی ضمانت سمجھتے ہیں اور ہدایت کے ان سرچشموں سے دوری کو مسلمانوں کے لئے باعث ہلاکت سمجھتے ہیں افغانستان میں روسی یلغار کے خلاف قرآن و سنت کی پکار پر ہی افغانستان کے مسلمانوں نے سر پر کفن باندھ کر جہاد کا آغاز کیا تھا۔ آج بھی تیرہ سالہ جہاد کے اثرات اور ثمرات کو اسلامی اصولوں کے تحت ہی محفوظ کیا جا سکتا ہے اور افغانستان کے مجاہد مکمل اسلامی نظام کے سوا اور کسی قسم کی ہیت حاکمہ پر مطمئن نہیں ہو سکتے۔

انہوں نے افغان جہاد کے بارے میں برادر عوام اور حکومت پاکستان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ہجرت و نصرت

جواب: ان کا بہانہ یہ ہے کہ یہ نامکمل ہے تا وقت کہ کابل فتح نہیں ہوتا اور نجیب کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ جب تک تمام افغانستان آزاد نہیں ہوتا وہاں احکام السنہ کا نفاذ ناممکن ہے اور بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ جب تک اقوام متحدہ ہمیں تسلیم نہیں کرتی ہم حکومت قائم نہیں کر سکتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ صرف عذر لنگ ہے۔ ہمیں افغان بھائیوں سے ایسی باتوں کی توقع نہیں تھی۔ صحابہ کرامؓ نے جب دمشق فتح کیا تو وہاں فوراً حکومت السنہ کا قیام عمل میں لایا گیا اور کسی نے بھی فتح شام اور ہرقل کی موت کا انتظار نہیں کیا۔ آپ غور فرمائیں کہ ہم کس طرح شعوری یا غیر شعوری طور پر اسلامی تعلیمات سے انحراف کر رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ ایسا کرتے تو یہ خیر و برکت کا باعث ہوتا یوں بدنظمی کا خاتمہ ہوتا ور جہاد کے لئے مکمل فراغت میسر آئی لیکن....

سوال: ہم دوبارہ (کنڑ) کی بات کرنا چاہیں گے۔

جواب: شیخ جمیل الرحمان شرعی اور منہجی علم سے حظ وافر رکھتے تھے۔ بلکہ آپ کا شمار دنیا کے چند جید علماء میں ہوتا تھا۔

سوال: واقعی۔

جواب: جی ہاں! واقعی۔ ہم مبالغہ نہیں کر رہے، لیکن حقیقت یہی ہے۔ مخالفین کو بھی اس کا اعتراف ہے۔ آپ بالاتفاق تمام لیڈروں سے بڑے عالم تھے بلکہ آپ بعض لیڈروں کے تو استاد بھی تھے۔

سوال: پھر (کنڑ) کی بات؟

جواب: ہم کہتے ہیں کہ شیخ جمیل الرحمان متبع عالم تھے۔

سوال: (متبع) سے کیا مطلب ہے؟

جواب: یعنی سلف صالحین کے فہم کے مطابق کتاب و سنت کے پیروکار۔ جب (کنڑ) فتح ہوا تو آپ نے لوگوں کو دعوت دی کہ سلف صالحین کے طریقے کے مطابق ایک اسلامی امارت قائم کی جائے۔

سوال: یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کیا اس کا مطلب افغانستان کی تقسیم نہیں۔

جواب: امارت اسلامیہ کا قیام ایک شرعی تقاضا بھی ہے اور سلف کا طریق بھی، علاوہ ازیں یہی وہ واحد طریقہ ہے جس سے لوگوں کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے اور ان کے معاملات کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ اس کا مطلب امارت عظمیٰ کا قیام نہیں۔ وہ یہاں وہاں کہیں بھی قائم کیا جا سکتا ہے پھر عام امیر کے میسر ہونے پر اس کی بیعت کی جا سکتی ہے۔ فیصلہ کمیٹی کا بھی یہی فیصلہ تھا۔

سوال: کیا آپ مختصراً امارت کے جواز کے دلائل فراہم کرنا چاہیں گے؟

جواب: قبل ازیں واضح کر چکے ہیں کہ یہی سلف صالحین کا معمول ہے۔ جب دمشق فتح ہوا تو شام کی مکمل فتح اور ہرقل کی موت کا انتظار کئے بغیر وہاں اسلامی امارت قائم کی گئی۔ اسی طرح حلب کی امارت عراق میں، کوفہ اور بصرہ کی امارت قائم کی گئی۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں بھی مکہ اور یمن کی امارت قائم ہوئی۔

سوال: پھر (کنڑ) کا کیا ہوا؟

جواب: شیخ جمیل الرحمانؒ نے امارت کے قیام اور احزاب کے خاتمہ کا مطالبہ کیا۔ اکثر لوگوں نے اس پر لبیک کہا اور بعض نے مخالفت کی بلکہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے انتخابات کا مطالبہ کیا۔

سوال: یہ کون لوگ ہیں؟

جواب: ان کا تذکرہ غیر ضروری ہے اصل اہمیت اس بات کو حاصل ہے کہ اکثر لوگ نے تشکیل امارت کے لئے اپنے عزم کا اظہار کیا آخر کار شیخ جمیل الرحمانؒ کے ہاتھ پر شرعی امارت کے قیام کے لئے بیعت ہوئی۔ آپ کو مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا۔ آپ کی بیعت پر ایک سال سے زائد کا عرصہ گذر گیا اس دوران (کنڑ) امن وامان کی لذت سے آشنا اور خوشی و مسرت سے ہمکنار رہا۔ ہر طرف امن تھا، مختلف ذمہ داریوں کی تقسیم ہوئی آپ نے اقامت صلوۃ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم جاری کیا، جرائم پیشہ گروہوں کا خاتمہ کیا، فلاحی اور اقتصادی منصوبے شروع کئے۔ مسلمانوں کی ہمتیں بندھ گئیں، ان کے وقار میں اضافہ ہوا، عزت نفس بحال ہوئی اور وہ سر اٹھا کر چلنے

گئے ' نہ کسی سرکشی کا ڈر تھا اور نہ کسی ظالم کا خوف۔

سوال: میرا خیال ہے کہ آپ ان واقعات میں بذات خود شریک رہے۔

جواب: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عزت و سطوت میں کیسے شریک نہ ہو گا۔ ہم کب سے تمکن فی الارض کے منتظر ہیں۔ ہم کب سے طوا غیبیہ سے گلوخلاصی کرانے کے متمنی رہے ہیں ۔ مگر جب تمکن فی الارض میسر آیا .... تو پھر جو ہوا سو ہوا .....

سوال: کیا ہوا؟

جواب: اس تمکن اور سطوت سے بعض حاسدین جل اٹھے اور یہ دیکھ کر پریشان ہونے لگے کہ اہل حدیث کی طرح انہیں اپنے علاقوں میں اس طرح کا استقرار نصیب کیوں نہیں ہو سکا تھا۔ انہوں نے بے اطمینانی پیدا کرنا چاہی۔ منشیات کے تاجروں ' جرائم پیشہ گروہوں اور دیگر ایسے لوگوں کو امارت اسلامی کے خلاف اکسایا یا جن کے مفادات پر امارت اسلامی نے شدید ضرب لگائی تھی۔

سوال: منشیات کے تاجروں اور اجرتی گروہوں سے آپ کی مراد کیا ہے؟ کیا آپ مجازاً ایسا کہہ رہے ہیں؟

جواب: مجازاً نہیں حقیقتاً ! (کنڑ) منشیات کے تاجروں کی گذرگاہ تھی اور بعض جرائم پیشہ لوگوں کی جائے پناہ تھی۔ ان لوگوں نے ایک شخص " اعجب خان " کی قیادت میں ایک گروہ تشکیل دے رکھا تھا جس نے علاقے کا امن و امان تباہ کر دیا تھا۔ یہ لوگ لوگوں کو لوٹتے ' قتل کرتے ' لوگوں کی عصمتوں کو پامال کرتے مگر کوئی بھی انہیں ختم نہ کر سکا۔ یہ لوگ دن کے وقت ایک پہاڑ کی چوٹی پر مضبوط قلعہ میں چھپے رہتے اور رات کو لوٹ مار کے لئے ادھر ادھر پھیل جاتے۔ یوں یہ گروہ مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے خوب فائدہ اٹھا رہا تھا ۔ یہ کریڈٹ امارت اسلامی کو جاتا ہے کہ اس نے اپنے قیام کے بعد اس خطرناک گروہ کا خاتمہ کر دیا۔

سوال: پھر کیا ہوا؟

جواب: دیگر احزاب ' امارت اسلامیہ کے خلاف شدید بغض رکھتے تھے کیوں کہ ان لوگوں کا تعلق امارت اسلامی کے امیر سے نہیں بلکہ اپنی اپنی حزب کے قائد سے تھا۔

سوال: شرارت کا آغاز کیوں کر ہوا؟

جواب: ایک حزب نے امارت اسلامی کی پولیس کے تین افراد کو قتل کر دیا امارت کے امیر شیخ جمیل الرحمانؒ نے قاتل کا مطالبہ کیا مگر انہوں نے قاتل حوالے نہ کیا۔ جب مشکلات میں اضافہ ہوا تو شیخ جمیل الرحمان نے بیعت توڑنے والوں کو اختیار دیا کہ وہ یا تو امارت سے چلے جائیں یا اس کے نظام کی پیروی کریں ۔ مگر انہوں نے دونوں باتوں سے انکار کیا اس پر انہیں بغیر کوئی گزند پہنچائے امارت سے نکال دیا گیا۔

سوال: کیا شرعی طور پر امیر کو اس کا حق حاصل تھا؟

جواب: اگر امیر کی جگہ آپ یا کوئی بھی عقلمند قاری ہوتا تو وہ کیا کرتا؟ امارت قائم ہو چکی ہے۔ انصاف کا راج ہے ۔ فتنہ و فساد ختم ہو چکا ہے ۔ اس کے بعد وہ کیا چاہتے ہیں؟

جو بھی ملک میں فساد برپا کرتا ہے اسے جلا وطن کر دیا جاتا ہے۔ یہ تینوں مقتول پولیس کے آدمی تھے وہ رات کے وقت سونے والے پرامن مسلمانوں کی حفاظت پر مامور تھے۔ جب یہ لوگ ایک حزب کی قائم کردہ رکاوٹ کے قریب پہنچے تو ان پر ٹینک شکن R.P.J داغ دیا گیا جس سے گاڑی تباہ ہو گئی ۔ اور مظلوم مقتولوں کے جسم کے ٹکڑے ہر طرف بکھر گئے۔ ان کو پہچاننا تک مشکل ہو گیا۔ لہٰذا شیخ نے انہیں نکال باہر کرنے کی ہدایات جاری کر دیں۔ آخر اس میں ظلم والی کون سی بات ہے؟

سوال: اس پر احزاب کا رد عمل کیا تھا؟

جواب: احزاب نے بعد ازاں اپنے ٹھکانوں کا مطالبہ کیا ۔ مگر شیخ نے انہیں سمجھایا کہ اسلام میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کوئی مجاہد اپنی مفتوحہ زمین یا ملک کا مالک بن بیٹھا ہو۔ مجاہدین ' علاقوں کو فتح کرتے پھر انہیں امراء کے حوالے کر دیتے وہی معاملات کو منظم کرتے اور رعایا کے حالات کی اصلاح کرتے ' ادھر مجاہدین اپنی فتوحات کو جاری کرتے ۔ خالد بن ولیدؓ یا ابوعبیدہؓ نے کبھی نہیں کہا کہ یہ زمین میری یا میرے لشکر کی ہے کیونکہ میں نے اسے فتح کیا ہے۔

# اِس سُورج سے آنکھ مِلاؤ

روس کی شکست و ریخت اور کمیونزم کی دُرگت کے تناظر میں

کچھ لوگوں نے اِس دھرتی پر ظُلم و ستم ایجاد کیا تھا
خلقِ خُدا کا خُون بہا کر "سُرخ سویرا" نام دیا تھا

خوف کی آندھی جبر کا موسم بوجھل، بوجھل، گھور اندھیرا
رہا چوہتر سال مسلّط گھور اندھیرا، نام سویرا

اِنسانی قانون ہے آخر، اِنسانی قانُون کا کیا ہے،
جس نے کیا تخلیق اِنساں اُس کا ہی قانون بجا ہے،

اَب سُنتے ہیں مجبُوروں نے جبر کا بندھن توڑ دیا ہے،
اندھیاروں کا بانٹنے والا اَندھا سُورج ڈُوب گیا ہے،

ہم نے کہا تھا ایک ہے سُورج حق و صداقت خیر و بقا کا،
ہر آزار کے دُکھ کا مرہم، ہر صُورت پیغام بقا کا

روزِ ازل سے روشن روشن منبعِ رحمت نُورِ ہدایت،
اِنسانوں کی دین ہے ہمت کر عرشِ بریں کی خاص عنایت

کومل کومل کرنیں اِس کی اِس سے اپنی بزم سجاؤ
اِسکی سحر میں رشتہ ڈھونڈو اِس سُورج سے آنکھ مِلاؤ

عطاء اللہ عطا

# سوویت یونین کی مسلم ریاستیں

اس وقت سوویت یونین میں مسلمانوں کی آبادی کوئی ۶ کروڑ کے قریب ہے - لیکن باہر کی دنیا کو ان کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں- اب تک وہ کیمونسٹ پارٹی اور کے بی جی کے آہنی شکنجوں میں ایسے جکڑے ہوئے تھے کہ ان کے لئے آزادی کا تصور کرنا بھی محال تھا- تاہم ان کے سلسلے میں کچھ خبریں مل ہی جاتی تھیں جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ وہاں اندر ہی اندر جو لاوا پک رہا ہے وہ جلد از جلد غلامی کے اس جوئے کو اتار پھینکنا چاہتے ہیں- وہ آزاد فضا میں سانس لینے کے لئے بے قرار ہو رہے ہیں- کیمونسٹ پارٹی کے طویل دور استبداد نے بھی ان کی دینی حمیت کو ختم کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کی - صدر گورباچوف کے پریسٹرائیکا اور گلاسنوست نیز دیگر عیسائی جمہوریتوں کی آزادی نے ان میں بھی یہ حوصلہ پیدا کر دیا کہ وہ اگر جدوجہد کریں تو آزادی حاصل کر سکتے ہیں- اور پولینڈ کی طرح انہیں بھی کیمونسٹ پارٹی سے نجات مل سکتی ہے-

سوویت یونین ۱۶ جمہوریتوں پر مشتمل تھا- کیمونسٹ انقلاب کے وقت آٹھ میں مسلمان اکثریت میں تھے- ان مسلم علاقوں کو کیمونسٹوں نے اپنے قبضہ میں جس طرح کر لیا ہے اس کی کہانی بڑی درد ناک ہے- ابتدا میں تو ان کیمونسٹوں نے ایسا رویہ اختیار کیا جس سے لگتا تھا کہ وہ مسلمانوں کے بڑے ہمدرد اور بہی خواہ ہیں- ۱۴-دسمبر ۱۹۱۷ء کو لینن اور اسٹالن کے مشترکہ دستخطوں سے جو اقرار نامہ کیمونسٹ پارٹی کی جانب سے جاری کیا گیا تھا اس میں اس کا وعدہ بھی کیا گیا تھا- اس میں کہا گیا تھا-

" روس کے تمام مسلمانوں کو خواہ وہ دولگا کے تاتار ہوں یا کریمیا کے باشندے - سائبیریا یا ترکستان کے قفقاز ہوں یا قفقاز کے ترک چرخ کے رہنے والے ہوں- یا کوہ قفقاز میں بسنے والے ہوں' ان سب کو یہ یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ ان کے عقائد ' ان کی روایات ' ان کی عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں پر ظالم زاروں کا جو قبضہ تھا وہ آج کے دن سے مکمل طور پر آزاد ہیں- اور مستقبل میں ان کو کسی قسم کا خطرہ لاحق نہیں ہو گا- آج کے دن سے وہ اس کے لئے بالکل آزاد ہیں کہ وہ اپنی قومی زندگی کی از سر نو شیراز بندی کریں- ان کے معاملات میں کوئی بیرونی مداخلت نہیں ہو گی-"

اس سے قبل ۱۵-نومبر ۱۹۱۷ء کو لینن اور اسٹالن کے دستخطوں کے ساتھ کیمونسٹ حکومت نے ایک اور اعلان کیا تھا- جس میں کہا گیا تھا-

" سوویت روس کی تمام قوموں کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جس وقت چاہیں اپنے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہیں- ان کو اس کا اختیار ہے کہ وہ یونین سے علیحدہ ہو جائیں- اور مکمل آزادی کا اعلان کر دیں- وہ اس کی بھی مجاز ہیں کہ وہ تمام قومی اور مذہبی امتیازات کو ترک کر دیں-"

( کیمونسٹ گورنمنٹ گزٹ ۲۳ اور ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء )

وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف تھے کہ ان کے

انقلاب کو اگر کہیں سے گزند پہنچ سکتی ہے تو وہ یہی مسلم ریاستیں ہیں۔ اسی وجہ سے اس اعلان کے دوسرے ہی سال انہوں نے مسلم ریاستوں پر چڑھائی کر دی اور ان پر قبضہ کر لیا۔ ہم ذیل میں مسلم ریاستوں پر سوویت حملوں اور قبضہ کے بعد کئے گئے مظالم کا مختصر حال قارئین کی نذر کر رہے ہیں۔

سوویت یونین کی مسلم اکثریتی ریاستیں اس طرح ہیں۔

(۱) ازبکستان (۲) تاجکستان (۳) آذر بائیجان (۴) جارجیا اور آرمینیا (۵) قاز قستان (۶) کرغیزیہ (۷) تاتاروباشکر (۸) کاکیشیا (قفقاز) (۹) کریمیا۔

## جمہوریہ ازبکستان

ازبکستان کا کل رقبہ ۱۴۶۰۲۴ مربع میل ہے اور آبادی ایک کروڑ ہے۔ ازبک مسلمان کا تناسب ۸۰ فیصد ہے۔ تاشقند اس کا دارالسلطنت ہے۔ سمرقند اس جمہوریہ کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ بخارا۔ فرغانہ ' قشتاریہ اور سور خاں اس جمہوریہ کے چند صوبے ہیں۔ اس علاقے نے بڑے بڑے ناموروں کو پیدا کیا ہے جن میں محدث ۔ فقیہ ۔ فلسفی اور ریاضی داں اطباء اور ماہرین علم نجوم شامل ہیں۔ ازبکستان میں روس کی ۶۰ فیصد سوت پیدا ہوتی ہے۔ بخارا اعلیٰ درجے کی قالین تیار کرنے کا مرکز ہے۔ جب کہ خیوہ اون اور بھیڑ بکریوں کے لئے مشہور ہے۔ اسلام کی کرنیں یہاں اموی دور میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں آٹھویں صدی عیسوی میں پھوٹیں۔ مشہور مسلم سپہ سالار قتیبہ بن مسلم باہلی نے ۷۰۶ عیسوی میں ۹ سال کی مسلسل معرکہ آرائی کے بعد اس علاقہ کو خلافت اسلامیہ کا ایک حصہ بنایا تھا۔ اس فتح کے بعد یہاں کی سرکاری زبان عربی قرار دے دی گئی۔ اس کے بعد پھر کوئی بارہ سو سال تک یہ علاقہ سلطنت اسلامیہ کا اٹوٹ حصہ رہا۔ بخارا ۔ خیوہ ' اوزق اور خوقند کے صوبے اس علاقہ میں قائم ہوئے ۱۹ ویں صدی عیسوی میں ازبکستان پر روس زاروں کا قبضہ ہو گیا اور ۱۹۱۷ء میں زار کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔

مسلمانوں نے سمرقند ' خوقند اور بخارا میں آزاد ریاستیں قائم کر لیں جو کمیونسٹوں سے آئندہ پانچ برس تک برسر پیکار رہیں' ۱۹۲۲ء میں سمرقند میں ایک کل ترکستان اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں اتفاق رائے سے ترکستان کو آزاد ریاست قرار دے دیا گیا لیکن سوشلسٹوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ سرخ فوج نے ایم فیروز کی سرکردگی میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کا آغاز کر دیا۔ اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ مہم بھی شروع ہو گئی۔ علماء کو سب سے پہلے نشانہ بنایا گیا اور لوگوں کو خریدنے کی کوشش بھی تیز تر کر دی گئی۔ تمام مذہبی ادارے بند کر دئے گئے اور نماز جنازہ پر پابندی عائد کر دی گئی۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہوئے پائے گئے ان پر بھاری جرمانہ لگا دیا گیا۔ مدراس بند کر دیئے گئے اور علماء کو سخت سزائیں دی گئیں۔ ان کو ختم

**کسی بھی مسلمان کو کسی بھی وقت "بالمیک" قرار دے کر سزائے موت سنا دی جاتی تھی**

کرنے کی مختلف طریقے اختیار کر لئے گئے۔ مثلاً ان کو بیگار کیمپوں میں جبراً ڈال دیا گیا جس سے گلو خلاصی کی کوئی صورت ممکن نہیں تھی۔ ایک وقت میں ترکستان میں سات ہزار کے قریب مدرسے تھے لیکن آج ڈھونڈنے سے بھی کوئی ایک شاید ہی ملے ۔ سوشلسٹ علماء کی ایک پوری کیمپ کی کیمپ تیار کی گئی اور نئی نسل کو اس کی اباجی تہذیب کی ڈگر پر ڈال دیا گیا۔ مسلم علاقوں میں شراب کی ندیاں رواں ہو گئیں۔ عربی رسم الخط کو پہلے تو لاطینی سے تبدیل کیا گیا۔ پھر بالآخر روسی رسم الخط نے اس کی جگہ اختیار کر لی۔ اس طرح مسلمانوں کا قرآن و حدیث سے رشتہ کاٹ دیا گیا۔

دوسری عالمی جنگ میں جب جرمنی نے روس پر حملہ کیا تو کمیونسٹوں نے مذہب کے سلسلہ میں اپنی پالیسی میں کچھ نرمی کی

اور مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کیا - ماسکو نیشنل میوزیم میں آج بھی مسلمانوں کے وہ پرچم دیکھے جا سکتے ہیں جن پر کلمہ طیبہ لکھا ہو ہے لیکن یہ نرمی عارضی تھی- جنگ کے خاتمہ کے بعد مصائب کا وہی دور پھر لوٹ آیا-

## جمہوریہ تاجکستان

تاجکستان کی سرحد افغانستان سے ملتی ہے- بلکہ اس کا کچھ حصہ افغانستان میں بھی پڑتا ہے اور ازبک مسلمانوں کا تناسب ۹۸ فیصد ہے- دو شنبہ اس کی راجدھانی ہی- اس کا روسی نام اسٹالن آباد ہے ' لینن آباد اور خورج اس کے دوسرے بڑے اہم شہر ہیں- شیخ یعقوب چرخی جو شیخ خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی کے مریدوں میں سے تھے بیس دوشنبہ میں مدفون ہیں - یہ پورا علاقہ صوفیاء کے زیر اثر تھا- افغانستان سے پہلے یہاں اسلام کی روشنی پہنچی تھی- آٹھویں صدی عیسوی میں جب یہاں اسلام کا پیغام پہنچا تو پوری کی پوری آبادی نے آغوش اسلام میں پناہ لے لی- ایک مصری مؤرخ ڈاکٹر عبدالرحمان ذکی کے بقول صرف ایک دن میں تاشقند اور فاراب کے دو لاکھ خاندانوں نے اسلام قبول کیا- زاران روس نے انیسویں صدی میں اس علاقہ پر قبضہ کر لیا-

**کریمیا کی آزاد مسلم ریاست پر کمیونسٹوں نے ۱۹۱۸ء میں قبضہ کر کے ہزاروں روسی مسلمانوں کو شہید کر دیا**

۱۹۱۷ء میں زار روس کی حکومت کا خاتمہ ہوا ' تو مسلمانوں نے پھر دوبارہ تسلط حاصل کر لیا- ابتداء میں تو کیمونسٹوں نے کسی قسم کی مزاحمت نہیں کی لیکن جیسے ہی انہیں اقتدار حاصل ہوا- انہوں نے ترکستان کی طرح تاجکستان پر بھی ہلہ بول دیا- مساجد کے نشانات تک کو مٹا دیا گیا اور علماء کو چن چن کر راستہ سے ہٹا دیا گیا- بالاخر ۱۹۲۹ء میں یہ علاقہ بھی سوویت یونین کا حصہ بن گیا- تاجک زبان بولنے والے روس اور افغانستان دونوں جگہ آباد ہیں- آمو دریا اس آبادی کو دو حصوں میں منقسم کرتا ہے- اس کے ایک پہلو میں افغانستان تاجک ہیں اور دوسرے پہلو میں روسی تاجل ہیں- جہاد افغانستان کے دوران روسی تاجک فوجیوں کا جب افغانستان کے مسلمانوں سے رابطہ قائم ہوا تو ان میں زندگی کی ایک نئی لہر دوڑ گئی- اور ان میں ایک طرح کا اضطراب پیدا ہونے لگا- جب روسی حاکموں کو اس نئی صورت حال کی خبر ہوئی تو فورا انہوں نے روسی تاجک فوجیوں کو واپس بلا لیا- اور ان کی جگہ یورپی فوجیوں کو تعینات کر دیا گیا تھا جو مقامی زبان تک سے ناواقف تھے- پھر جب افغان مجاہدین نے آمو دریا کے اس پار واقع روسی فوجیوں کے کیمپوں پر حملے شروع کئے تو وہاں آباد مسلمانوں میں روسیوں کے خلاف ایک طرح کی نفرت پیدا ہو گئی اور اس نے ان میں آزادی کی ایک روح پھینک دی-

## جمہوریہ ترکمانیہ

ترکمانیہ کا رقبہ ۱۷۱۳۶۹ مربع میل اور آبادی ۲۵ لاکھ ہے جن میں ۹۰ فیصد مسلمان ہیں- عشا آباد اس کی راجد ھانی ہے چانچہ بالٹک اور مرو جس کا جدید نام ماری ہے- مسلم تہذیب و تمدن کے مراکز ہیں- شیخ برید بن حاکم رضی اللہ عنہ کے قدم بھی یہاں آئے تھے- کئی مشہور و معروف محدثین کا بھی یہ علاقہ مسکن رہا ہے- ماری کی "ہمدانی مسجد" تاریخی عمارتوں میں سے ایک ہے- جو شیخ یوسف ہمدانی کے نام پر ہے- موصوف نے ترکستان کو بیرونی قبضوں سے بچائے رکھنے میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے- ان کے علاوہ بھی متعدد علماء یہاں پیدا ہوئے ہیں-

آٹھویں صدی عیسوی میں یہ علاقہ سلطنت اسلامیہ کا حصہ بنا اور انیسویں صدی میں زار کے حملہ تک یہ اس کا حصہ رہا- کیمونسٹ انقلاب کے فورا بعد یہاں ترکستان کی ایک آزاد

ریاست وجود میں آگئی لیکن جلد سرخ فوج نے اسے تہہ وبالا کر دیا اور پھر یہ علاقہ سوویت یونین کا حصہ بن گیا۔ بعد ازاں اسے جمہوریہ ترکمانیہ کا نام دے کر یہاں کیمونسٹ حکومت قائم کر دی گئی۔ علماء کو بیگار کیمپوں میں بھیج دیا گیا اور الحاد کی تعلیم دینے کے لئے تنخواہ دار ملازمین کا تقرر ہو گیا۔ صرف ۱۹۵۴ء میں ایک

## ۱۹۳۹ء روسیوں کا آذربائیجان کے تیل کے چشموں پر قبضے کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گیا

سال کے دوران میں اس علاقہ میں کوئی ۷۰۰ مخالف مذہب جلسے کرائے گئے۔ مسلمانوں کو "بالیک" (بنیاد پرست اور علاقائیت پسند) کے نام سے پکار جانے لگا۔ کسی مسلمان کو کسی وقت بھی بالیک قرار دے کر سزائے موت سنا دی جاتی تھی۔

### جمہوریہ کرغیزیہ

کیمونسٹوں کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد سابقہ ترکستان کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ ان منقسم حصوں میں سے ایک کا نام کرغیزیہ تھا۔ اس کا رقبہ ۷۵۹۴۲ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۳۰ لاکھ ہے۔ مسلمانوں کا تناسب ۹۲ فیصد ہے۔ فرمند اس کی راجدھانی ہے۔

جب یہاں اسلام کا پیغام عام ہوا تو بہت جلد اسے مقبولیت بھی حاصل ہو گئی اور اکثریت نے اس سے پیمان وفا باندھا۔ باقاعدہ اسلامی حکومت بھی قائم ہو گئی۔ پھر انیسویں صدی میں اس کا حشر بھی ویسا ہی ہوا جیسا دوسرے علاقوں کا ہوا۔ (یعنی اس پر زار کی حکومت قائم ہو گئی)۔

جب زار کا تسلط ختم ہوا تو کیمونسٹوں نے اسے اپنے تسلط میں لینا چاہا لیکن مسلمانوں نے اس کی بھرپور کوشش کی کہ یہ علاقہ کیمونسٹوں کے قبضہ میں نہ جانے پائے۔ عوام کے شانہ بشانہ علماء بھی اس جدوجہد میں شامل تھے بلکہ وہی اس کی قیادت کر رہے تھے۔ بالآخر انہیں ناکامی ہوئی۔ ایک عیسائی مورخ کے مطابق ۱۹۳۰ء کے آتے آتے سوشلزم کے اس عفریت نے کوئی پچاس ہزار علماء اور مذہبی قائدین کو لقمہ اجل بنا دیا اور خود روسی اندازے کے مطابق ۱۹۴۱ء کے خاتمہ تک ترکستان میں ۱۴ ہزار مساجد بند کر دی گئیں۔

### جمہوریہ آذربائیجان

روسی آذربائیجان کی سرحدیں ایران سے ملتی ہیں۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ روس میں ہے اور کچھ ایران میں۔ روسی شمالی آذربائیجان کا رقبہ ۹۰۰،۰۰۰ مربع کلو میٹر ہے۔ اور آبادی ۵۰ لاکھ ہے۔ ۸۰ فیصد مسلمانوں میں سے ۷۷ فیصد ترک ہیں اور باقی عرب اور ایرانی ہیں۔ اس کے مغرب میں آرمینیا، ترکی اور عراق ہیں۔ اس طرح اس کا تعلق مسلم دنیا سے، ایران اور ترکی کے واسطے سے براہ راست ہے۔ یہ علاقہ تیل کی دولت سے مالا مال ہے۔ اور پورے سوویت روس کو پٹرول یہیں سے جاتا ہے۔

اسلام کی روشنی یہاں خلیفہ راشد حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں پہنچی تھی۔ جب حضرت بکر بن عبداللہ کی قیادت میں اسلامی فوج کے قدم یہاں پہنچے تھے۔ تاہم یہ علاقہ ۱۳ھ میں اموی خلیفہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں سلطنت اسلامیہ کا باضابطہ حصہ بنا۔ اس وقت تک آذر بائیجان میں ہزاروں عرب مسلمان آباد ہو چکے تھے اور ہر چہار جانب اسلامی تعلیمات کا غلغلہ تھا۔

آذر بائیجان پر پہلا روسی حملہ تیرھویں صدی عیسوی میں ہوا۔ جس کے نتیجہ میں اس علاقہ پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے روس اور ایران کے مابین جنگ ہوئی۔ اس جنگ کے خاتمہ پر مشرقی آذر بائیجان پر زار کا قبضہ ہو گیا۔ زار کی حکومت نے مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے نتیجہ ہزاروں مسلمانوں نے

ایران اور ترکی میں پناہ لی۔

بالشویک انقلاب کے بعد ۲۸۔مئی ۱۹۱۸ء کو آذربائیجانی مسلمانوں نے اپنی ایک آزاد ریاست کا اعلان کر دیا۔ ابتداء میں تو روسیوں نے بھی اس آزاد ریاست کو تسلیم کر لیا۔ پہلی آذربائیجانی پارلیمنٹ میں ۸۴ مسلمان' ۲ آرمینیائی اور روسی باشندے شامل تھے لیکن اس کے دو ہی سال بعد آذربائیجان پر دو طرفہ حملہ ہوا۔ ایک طرف سے سرخ فوج نے اس پر چڑھائی کی۔ اور دوسری جانب سے آرمینیائی فوج اس پر چڑھ دوڑی۔ بالآخر ۱۹۲۰ء میں اس کا اعلان ہو گیا کہ یہ علاقہ بھی سوویت یونین کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ اور اس طرح روسیوں کا آذربائیجان کے تیل کے چشموں پر قبضہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ اس کے بعد تمام علماء کو آہستہ آہستہ ختم کر دیا گیا۔ مدارس اور مساجد کو بند کر دیا گیا۔ ان کی جگہ پر الحادی نظریہ کو عام کرنے کے لئے معلمین مقرر کر دیئے گئے۔ اور بعض علماء سوء کی مدد سے الحادی نظام قائم ہو گیا۔

## جمہوریہ قازقستان

روسی ترکستان کی یہ پانچویں جمہوریہ ہے اس کا رقبہ ۱۰۵۹۳۷۷ مربع میل اور آبادی ایک کروڑ ہے۔ یہاں ۷۰ فیصد مسلمان آباد ہیں۔ یہاں بھی اسلام کی شعاعیں آٹھویں صدی عیسوی کے اوائل میں پہنچی تھیں۔ قازق ترک اپنی دینداری کے لئے مشہور ہیں۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ بت پرست تھی۔ انیسویں صدیں اس علاقہ کے لئے بھی ادبار کا زمانہ تھا۔ اسی زمانہ میں یہاں زار کی فوج نے حملہ کیا اور اسے اپنی سلطنت کا حصہ بنا لیا۔ جب زار کو زوال ہوا تو ۱۹۲۰ء میں قازق ترکوں نے ایک آزاد ریاست تشکیل دے ڈالی لیکن آزادی کا یہ دور عارضی ثابت ہوا۔ اور ۱۹۳۶ء میں روسی کمیونسٹوں نے جبراً اس علاقے کو سوویت یونین میں شامل کر لیا۔ ۱۹۲۱ء تک یہاں کی سرکاری زبان قازق تھی۔ روسی قبضہ کے بعد اسے بدل دیا گیا۔ قازق اور اسلامی ترانوں پر پابندی عائد کر دی گئی۔ بے شمار علماء کو ملک بدر کر دیا گیا اور مساجد کو یا تو دوسری شکلوں (کلبوں یا سکولوں) میں تبدیل کر دیا گیا یا ان پر تالے چڑھا دیئے گئے۔ یہاں تک کہ بعض مساجد کو طوائفوں کے اڈوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ حج پر پابندی لگا دی گئی۔ ایک روسی جرنیل تو خبر اپنی ایک کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ دو سو ترکستانی مسلمانوں نے حج کی درخواست دی تو ان میں سے صرف ۱۷ مسلمانوں کی درخواستوں کو منظوری کے لئے ماسکو بھیجا گیا۔ قاز قستان رقبے کے اعتبار سے روسی فیڈریشن کے بعد سب سے بڑا علاقہ ہے۔

## قفقاز یا کاکیشیا

قفقاز کا جنوبی حصہ آذر بائیجان اور شمالی حصہ داغستان اور چرخ پر مشتمل ہے۔ یہ تمام علاقے مسلم اکثریتی علاقے ہیں۔ شمالی قفقاز کا رقبہ ۱۷۷۱۶۲ مربع میل ہے اور آبادی ایک کروڑ ڈھائی لاکھ پر مشتمل ہے۔ اسلام کی شعاعیں سب سے پہلے خلافت راشدہ کے زمانہ میں ۲۴ ہجری میں داغستان میں پھوٹیں۔ اس کے بعد سامانی اور انکوش قبائل نے اسلام قبول کیا۔ پھر ترکوں کے زیر اثر چرخی اور قرا بلین اسلام میں داخل ہوئے۔ اس سرزمین نے بڑے بڑے سپہ سالار پیدا کئے ہیں' روسیوں نے سولہویں صدی سے اس علاقے پر حملہ شروع کیا اور بالآخر انیسویں صدی میں پورے علاقہ پر قبضہ حاصل کر لیا۔

قفقاز کی پہاڑیوں میں آباد قبائل مدت تک روسیوں سے نبرد آزما رہے جس کا آغاز شیخ منصور نے کیا تھا۔ ان کے انتقال کے بعد قاضی ملّا' حمزہ بک محمد صدرالدین اور امام شامیل نے روسیوں کے خلاف ۲۰ برس تک جہاد جاری رکھا۔ اور متعدد معرکے سر کئے۔ بالآخر ۱۸۵۹ء میں روسی امام کو قید کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کی اس گرفتاری نے پورے علاقہ میں ایک یورش سی مچا دی نتیجتاً روسیوں کو تنگ آکر یہ اعلان کرنا پڑا کہ وہ قفقازیوں کو آزادی دے دیں گے۔ ۱۹۲۱ء میں قفقاز کی

راجدھانی میں ایک کانفرنس ہوئی جس میں اسٹالن خود شریک ہوا۔ اس میں قرار داد منظور ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ قفقاز کے پہاڑی علاقوں پر مشتمل جمہوریہ قائم کی جائے گی۔ جہاں اسلامی شریعت اور قفقازی روایات کے نفاذ کی آزادی ہوگی۔ حکومت کے مختلف دفاتر میں امام شامیل کی تصویریں آویزاں کی گئیں۔ تاہم چند ہی برسوں کے بعد کمیونسٹوں کے عزائم سامنے آنے لگے۔ انہوں نے بتدریج علماء کے اثرات کو زائل کرنا شروع کیا۔ مساجد اور مذہبی اسکولوں کی اہمیت کو گھٹانا شروع کیا اور دھیرے دھیرے مسلمان تاجروں کو بھی راستہ سے ہٹاتے چلے گئے یہاں تک کہ ۱۹۳۷ء کے آتے آتے عوامی تحریک کے نام پر اسلام کے تمام آثار کو مٹا دیا گیا۔ ایک قفقاز مورخ کے مطابق تقریباً دس لاکھ مسلمان شہید کئے گئے۔

## جمہوریہ جارجیہ اور آرمینیہ

سرخ انقلاب کے بعد اس مسلم اکثریتی علاقہ کو مسلم اقلیتی علاقہ بنا دیا گیا اور عیسائی آبادی کو بڑھانے کی کوشش کے ساتھ ساتھ تمام اہم معاملات میں ان کو آگے بڑھانے کی پالیسی اختیار کی گئی ہے۔ مسلح دستہ کے ساتھ مسلمانوں کے تصادم کی خبریں بھی ملی تھیں۔ یہ گورباچوف کے پریسٹرائیکا کے اعلان کے بعد سب سے منظم اور بڑے پیمانے کی بغاوت تھی۔

## کریمیا

یہ انتہائی زرخیز اور سرسبز و شاداب علاقہ (جزیرہ) ہے۔ اس کا رقبہ ۲۷۰۰۰ مربع میل ہے۔ تیرھویں صدی میں یہاں کے حکمران برکا خان نے اسلام قبول کیا اور عباسی خلیفہ سے یہاں مبلغین کو بھیجنے کی درخواست کی تھی۔ اس دعوت پر اسلامی مملکت کے مختلف گوشوں سے علماء، فقہاء، تاجر اور مبلغ کریمیا بھیجے گئے اور تمام کے تمام نے دعوتی کام بھی شروع کر دئے۔ ۱۴۲۰ء میں اس علاقہ میں ایک آزاد مسلم ریاست قائم ہوئی۔ جس کی سربراہی الحاج منگل کرائے کر رہے تھے۔ ان کے بعد ان کے خاندان کے ۶۹-افراد یکے بعد دیگرے اس ریاست کے سربراہ ہوئے۔ اس کے آخری دور میں کریمیا کی افواج کے ساتھ زار کی فوجوں کی چپقلش شروع ہو چکی تھی۔ ۱۷۷۵ء میں کریمیا سلطنت عثمانیہ کی سرپرستی میں آگیا۔ اور کوئی تین سو برس تک رہا۔ پھر ۱۷۷۴ء میں روسی اور عثمانی حکومتوں کے درمیان ایک معاہدہ کے تحت اس کو ایک آزاد ریاست قرار دے دیا گیا۔ لیکن ۱۸۸۳ء میں روسیوں نے اس جزیرہ پر قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کا بڑے پیمانہ پر کشت و خون کیا۔

سرخ انقلاب کے بعد کریمیا کے مسلمانوں نے اپنی آزادی کا اعلان کر دیا اور کریمیا کے مفتی اعظم اس نئی ریاست کے صدر منتخب ہوئے۔ کچھ ممالک نے اس آزاد ریاست کو تسلیم بھی کر لیا تھا۔ تاہم کمیونسٹوں نے بلا کسی جواز کے ۱۹۱۸ء میں کریمیا پر حملہ کر دیا اور اس پر قبضہ کرنے کے دو سال بعد کمیونسٹ رہنما ولی ابراہیم کو اس کا گورنر بنایا گیا۔ ابتداء میں روسیوں نے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر دیا پھر باقی بچے لوگوں کو ماسکو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاتار اور بالشکر کے علاقوں میں آج بھی تقریباً دس لاکھ مسلمان آباد ہیں۔

## یورپی روس میں مسلمان

وانگانڈی کی وادی میں تاتار، لشکر، قازان اور اورال مین کوئی ایک کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ تاتار اور بالشکر میں مسلمان اکثریت ہونے کے باوجود وہاں ان کی کوئی آزاد جمہوریہ نہیں ہے بلکہ اس کا الحاق ماسکو سے ہے۔

اسلام کی تبلیغ اس علاقہ میں مسلمان تاجروں کے ذریعہ ہوئی جس کا آغاز آٹھویں صدی میں ہوا۔ ۹۲۱ء میں اس علاقہ کے مسلمان حاکم الماس خان بن سلکی نے عباسی خلیفہ مقتدر باللہ کے پاس اپنا ایک نمائندہ بھیجا۔ اور خلیفہ سے درخواست کی وہ علماء، وفقہاء کی ایک ٹیم وہاں بھیجے تاکہ شریعت اسلامی بڑے پیمانے پر اس علاقے میں تعارف ہو سکے۔ اس نے خلیفہ سے مساجد کی تعمیر اور قبلہ کے رخ کا تعین کرنے کے لئے انجنیئروں

کو بھیجے کی درخواست بھی کی تھی۔ معروف مورخ یعقوب نعمان کے علاوہ اور بھی متعدد بڑے اور اہم علماء اور مصلح اس علاقے میں پیدا ہوئے۔

روسیوں نے ۹۴۲ء میں سے ان علاقوں پر حملوں کا آغاز کر دیا تھا۔ بالآخر ۱۵۵۲ء میں قازان روسی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کے لئے مصائب کا دور شروع ہو گیا۔ بعد کے زمانوں میں تو یہاں تک ہوا کہ ہزاروں مسلمانوں کو جبراً عیسائی بنا دیا گیا۔

جب سرخ انقلاب آیا تو مسلمانوں نے راحت کا سانس لیا اور یہ علاقے آزاد ہوئے۔ مسلمانوں نے مساجد کی تعمیر کا آغاز بھی کر دیا۔ تاہم جب ۱۹۱۸ء میں مکمل قازان سرخ فوج کے قبضہ میں آ گیا تو ہزاروں علماء نے منچوریہ اور جاپان میں پناہ حاصل کی۔ ۱۹۱۹ء میں تاتار اور باشکر سوشلسٹ جمہوریائیں قائم ہوئیں۔ بعد ازاں عربی رسم خط کو بھی ترک کر دیا گیا۔ مساجد کو کلبوں اور قحبہ خانوں میں تبدیل کر دیا گیا۔ درسگاہوں کو بیگار کیمپوں میں بدل دیا گیا۔ جن لوگوں نے مزاحمت کی۔ انہیں اپنی جائداد تک سے ہاتھ دھونا پڑا۔ ۱۹۳۱ء میں تاتار اور باشکر میں جب ایک وقت میں بغاوت ہوئی تو سرخ فوج نے اس کا سر کچل دیا۔ تاہم ۷۰ برس کے جبر و ظلم کے بعد بھی روسی مسلمانوں کے جذبہ حریت کو ختم نہیں کر سکے اور اب بیسویں صدی کے خاتمہ پر مختلف وجوہ سے یہ جذبات گویا امڈے پڑ رہے ہیں۔ اہم اسباب ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

۱- خود روس میں کمیونزم بالکل ناکام ہو گیا اور سوویت لیڈر گورباچوف کو مجبور ہو کر اس نظام میں اصلاحات کے نام پر بنیادی قسم کی تبدیلیاں کرنی پڑیں۔ اول اول تو ۱۹۱۷ء میں جن علاقوں پر جبراً قبضہ کیا گیا تھا ان تمام علاقوں میں آزادی کی ایک لہر دوڑ گئی اور اب تو کئی جمہوریاؤں نے آزادی کا اعلان بھی کر دیا ہے۔

۲- افغانستان میں روس کی جو شرمناک شکست ہوئی اس نے روس کی جھوٹی عظمت کو پاش پاش کر دیا۔ افغانستان جہاد نے روس میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کی راہ بھی کھول دی۔ قرآن اور دیگر اسلامی کتب بڑے پیمانے پر روس میں پھیلا دی گئی۔

۳- ایران کے انقلاب نے آذربائیجان میں ایک نئی روح پھونک دی پھر مرحوم صدر جنرل ضیاء الحق نے روسی مسلمانوں کی آواز بھی بلند کی۔

۴- پولینڈ میں کمیونزم کے فیل ہو جانے اور بالآخر ختم ہونے کی وجہ سے بھی یہاں لوگوں کے حوصلے بلند ہوئے۔

۵- ان وجوہات کے علاوہ سوویت یونین میں مسلمانوں کی آبادی میں تیزی سے اضافہ بھی ایک سبب ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ آئندہ تیس برسوں میں اگر اسی رفتار سے مسلم آبادی بڑھتی رہی تو روس کی کل آبادی کا ایک چوتھائی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہو گا۔

بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ: ۲۵۔ ستمبر ۱۹۹۱ء

بحوالہ

(دی یونیورسل امپج اگست ۱۹۹۱ء)

---

# شیخ سمیع اللہ، حکمتیار ملاقات

## حقیقت کے آئینے میں

اخبارات میں شائع ہونے والی ایک خبر سے یہ تاثر ملتا ہے کہ شیخ سمیع اللہ اور انجینئر گلبدین حکمتیار کے درمیان ایک باقاعدہ ملاقات ہوئی ہے۔ جب کہ حقیقت صرف اتنی ہے کہ شیخ سمیع اللہ اپنے ایک کام کے سلسلے میں ایک دفتر گئے جہاں اچانک ان کی ملاقات انجینئر حکمتیار سے ہو گئی جو اپنے کسی کام کے سلسلے میں اُسی دفتر میں گئے تھے۔ اس سے زیادہ اُس ملاقات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

شعبہ نشر و اشاعت: جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ۔ پشاور

کے اس دور کو اسلامی تاریخ کا شاندار باب قرار دیا اور کہا کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی نصرت و تائید اور خصوصاً حکومت پاکستان کی بے لوث قربانیوں سے ہی افغانستان سے مجاہدین کے ہاتھوں روسی افواج کو پسپا ہونا پڑا۔ آج ہم اسلامی جہاد کے نہایت نازک دور سے گزر رہے ہیں ہمیں آج نہایت ہوشمندی اور حوصلے کی ضرورت ہے۔ ہمیں پارٹی مفادات اور ذاتی اقتدار سے بالاتر ہو کر افغانستان کے اسلامی مستقبل کے بارے میں سوچنا چاہئے۔ افغانستان کے تمام احزاب کے سربراہوں نے کمیونسٹ جارحیت کے خلاف افغان عوام کی رہنمائی کی ہے اور سب افغانستان کے حقیقی اسلامی تشخص کو بحال کرنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں اور اس ملک میں اسلامی نظام کی بالادستی چاہتے ہیں۔ وہ محب وطن ہیں' ان کے خلوص اور نیت پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی وجہ دکھائی نہیں دیتی کہ وہ مسلم افغانستان کے بارے میں متفقہ مؤقف اختیار کرنے میں افغان مجاہدین کو مایوس کریں گے۔ اسلامی اصولوں کے مطابق افغان احزاب کا اتحاد اور ایک متفقہ مؤقف اختیار کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مسلم افغانستان کے حل میں اصل فریق افغان مجاہدین ہیں۔ اسلامی اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہونے سے ہی ان میں اتحاد قائم رہ سکتا ہے۔ آج جبکہ افغان جہاد کے خلاف ہر طرف سے سازشوں کا آغاز ہو چکا ہے اور افغان احزاب کی آپس کی بے اتفاقی سے افغان عوام میں بددلی پھیل رہی ہے' ایسے حالات میں سیاسی میدان میں افغان احزاب حکومت پاکستان کی رہنمائی اور تجربات سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ افغان احزاب اور حکومت پاکستان کے درمیان مسلسل گہرا رابطہ رہنا چاہئے۔ تاکہ ایک متفقہ لائحہ عمل طے ہو سکے اور ان مذاکرات کے نتیجہ میں کوئی ایسا حل نکل آئے جس سے نہ صرف افغانستان کا حقیقی اسلامی تشخص بحال ہو جائے بلکہ سارے عالم اسلام بالخصوص پاکستان کے ساتھ اسلامی اخوت کے رشتے مضبوط اور مستحکم ہوں۔ جس کے نتیجے میں یہاں سے ساری دنیا میں احیائے اسلام کا دور دورہ ہو جائے اور ان عناصر کے افغانستان میں دوبارہ برسراقتدار آنے کے سارے راستے مسدود ہو جائیں جنہوں نے افغان عوام کو کمیونسٹوں کے ٹینکوں تلے روند دیا اور ماضی میں بھارت کا آلہ کار بن کر پاکستان کے برادر عوام کے ساتھ اسلامی اخوت کے رشتے کمزور کرنا ان کی خارجہ پالیسی کا سنگ میل تھا۔

انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان کی زندگی ایک لمحہ کے لئے بھی اسلامی قوانین کی نگہبانی سے باہر گزرے تو اسلامی اصطلاح کے مطابق وہ جاہلیت کی زندگی ہوتی ہے۔ مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں عبوری یا مستقل حکومتی ڈھانچے کا طریقہ کار واضح ہو اور ہر مرحلہ پر اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔ افغان ملت کو یہ ضمانت دی جائے کہ افغانستان میں قرآن و سنت کو سپریم لاء کی حیثیت حاصل ہو گی اور افغانستان کے مستقبل کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے حکومتی' انتظامی' دفاعی' سیاسی اور سماجی الغرض ہر شعبہ زندگی کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائے گا۔ تاکہ افغان عوام طاغوت کی پیروی سے ہمیشہ کے لئے نجات پائیں اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کے تحفظ میں ان کی موجودہ اور آئندہ نسلیں پروان چڑھیں۔

افغانستان کے تمام احزاب میں سے یہ سعادت صرف جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنہ کو حاصل ہے۔ کہ جماعۃ الدعوۃ کے مؤسس اور امارت اسلامی کنڑ کے سربراہ شیخ جمیل الرحمٰن شہیدؒ نے صوبہ کنڑ کے آزاد ہوتے ہی وہاں مجاہدین کے ایک متفقہ اسلامی ادارے کے تحت شرعی نظام کو قائم کیا۔ جس کی مثال عالم اسلام کی کئی صدیوں کی تاریخ میں ملنی مشکل ہے۔ شیخ شہیدؒ نے مسلم افغانستان کے حل کے بارے میں قرآنی فارمولا پیش کیا تھا کہ آزاد خطوں میں شرعی اداروں کے قیام سے ہی مجاہدین کی صفوں میں اتحاد اور جہاد میں استحکام پیدا ہو گا۔ مسلمان ذاتی مفادات اور پارٹی تعصبات سے بالاتر ہو کر اسلامی اصولوں کی پیروی کو مدنظر رکھیں گے۔ ان شرعی اداروں کے قیام سے ہی جہاد مخالف عناصر کا قلع قمع ہو گا اور دشمن کو مجاہدین کی صفوں کے اندر گھسنے کے مواقع بند ہو جائیں گے۔ اس طرح مجاہدین کی متحدہ کمانڈ وجود میں آ جائیگی اور آزاد خطوں میں شرعی نظام کے نفاذ سے

پروفیسر ساجد میر

# افغانستان میں اسلامی حکومت کے قیام کا تجربہ

## صرف سچے پکے سلفی مجاہدین نے آسمار چھاؤنی پر حملہ کر کے افغان جہاد کا آغاز کیا

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور غالب آنے والا دین ہے اور قوم مسلم کی ہیت ترکیبی رنگ و نسل اور علاقیت کی الائشوں سے پاک خدائے وحدہ لاشریک کا قلبی اقرار، کتب الٰہی اور انبیائے خدا پر ایمان، نیز ختم المرسلین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین محکم کا نام ہے۔ بعض اوقات مسلم قوم پستیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جاتی ہے اور پھر کروٹ لیتی ہے سنبھلتی ہے تو پھر نشان منزل بن جاتی ہے یہی قوم مسلم کا طرہ امتیاز ہے غفلت، بے عملی اور بے حسی کے گرد اب اسے گہنا اور دھندلا تو سکتے ہیں لیکن فنا کر دینے کی قوت سے عاری ہیں بالکل اسی طرح سرزمین افغانستان پر بھی ایسا وقت آیا کہ شعائر اسلام مٹنے لگے افغانستان کی اس اندھیر نگری میں رب کریم نے کوہستانی علاقہ صوبہ کنڑ کے موضع نظام سے ایک ایسی آواز کو بلند ہونے کی ہمت دی جس سے فضائے بسیط میں ارتعاش پیدا ہوا وہ آواز یہ تھی کہ سو فیصد مسلم آبادی کے اس مسلم ملک میں فحاشی، عریانی و ظلم و ستم اور بدعات کا راج کیونکر تسلیم کیا جائے۔ اس لئے: آئیں! "ہم باہم مل کر اپنے مشترکہ دشمن کو سر اٹھانے سے پہلے کچل دیں" یہ آواز، یہ تکبیر، یہ گونج، یہ نعرہ اور یہ اعلان جہاد وہی تھا جس کا مجسم نام الشیخ جمیل الرحمان تھا۔ شیخ جمیل الرحمان بچپن سے ہی اسلامی ذہن رکھنے والے تھے ان کا بچپن عام لڑکوں سے مختلف تھا نظام کی وادیوں میں رہتے ہوئے یہ سوچا کرتے تھے رب کعبہ کا یہ منشا تو ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہم شرک و بدعت کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہیں تن آسانی اور عیش کوشی کا عفریت ہمیں نگل جائے۔ وہ کہتے تھے کہ نعرہ توحید کرہ ارض کے کونے کونے تک پہنچانا مسلمان کا فرض اولین ہے اور شریعت محمدی کا نفاذ، حکم ربی ہے اس جذبہ ایمانی کو لے کر اپنے آبائی گاؤں سے تحریک اصلاح معاشرہ اور اصلاح عقیدہ کا آغاز کیا۔

نظریات کے لحاظ سے شیخ مرحوم عقیدہ توحید کا بے باکانہ اظہار کرتے غلط رسوم و رواج کو پائے حقارت سے ٹھکراتے انہوں نے حق اور باطل کے درمیان خط امتیاز کھینچ دیا تھا اور کہتے تھے کہ باطل طاغوتی نظام مسلمانوں کے لئے زہر قاتل ہے اس سے درگزر کرنا یا تعاون کرنا عین کفر ہے اور اسلام دشمن طاقتوں اور نام نہاد مسلم عناصر کے خلاف سینہ سپر رہنا ہی اسلام دوستی کا بنیادی تقاضا ہے یہ وہ نصب العین تھا جس کے پرچار کے لئے شیخ صاحب صوبہ کے علاوہ افغانستان کے دور دراز علاقوں میں سفری صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ گاؤں گاؤں پیغام توحید گونجنے لگا انسان تو کیا صوبہ کنڑ کے درد بام بولنے لگے، دوسری طرف سردار داؤد کے قصر گل خانہ پر لرزہ طاری تھا کیونکہ جب دبے پسے ناتواں خاموش پیکر خاکی کو زباں ملتی ہے تو بلند و بالا

ایوانوں میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے شیخ جمیل الرحمان کے اس آفاقی نعرے سے روسی ریچھ بیدار ہوا شیخ جمیل الرحمان مرحوم کے نام کے گرد سرخ دائرہ لگا دیا اور سردار داؤد کو حکم دیا کہ اس اسلامی تحریک کو ابتدا ہی میں سختی میں سے کچل دے لہٰذا داؤد اپنے اصل کمیونسٹ روپ میں عیاں ہوا اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور مولانا کی تلاش شروع کر دی گئی دراصل باطل قوتوں کا سدا سے یہی رویہ رہا ہے کہ وہ نعرئ حق سنتے ہی سہم جاتی ہیں جب کچھ بن نہیں پڑتا تو پھر بپھر جاتی ہیں۔ مولانا تو اس سے پہلے بھی کابل کی مسجد "پل خرخی" میں علماء ساتھیوں کے تعاون سے ظاہر شاہ کو ملحدانہ نظریات سے

## دینی مدارس میں پلنے والی نسل کے مجاہدانہ کردار پر توجہ وقت کا اہم تقاضہ ہے

باز رہنے کا اشارہ دے چکے تھے۔ بے چارہ داؤد بھی یوں ہی دیواروں سے سر پھوڑ رہا یہی سلسلہ ترکئ کو بھی نصیب ہوا۔ علماء حق نے جمع ہو کر حکومت کے خلاف فتویٰ جہاد دیا۔ فتویٰ کا فوری رد عمل یہ تھا کہ پچیس مجاہدین نے مل کر آسمار کی فوجی چھاؤنی پر حملہ کر دیا جس میں تین مجاہدین نے جام شہادت نوش فرما کر صوبہ کنڑ کو جہاد کے اولین مقام کا اعزاز بخشا جہاد افغانستان کے منطقی نتیجہ کے بعد جب بھی کوئی غیر متعصب مورخ تاریخ رقم کرے گا تو یقیناً صوبہ کنڑ اور مولانا جمیل الرحمان مرحوم کو فراموش کرنا اس کے بس میں نہ ہو گا۔ یہ اولین تاریخی معرکہ حق و باطل ایسا تو نہ تھا کہ روس اسے عام جھڑپ سے تعبیر کرتا اس کے بعد تو طاغوت کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں مولانا جمیل الرحمان مرحوم ایک متوازی شخصیت کے روپ میں ان کے سامنے تھے اس لئے ان کا وجود بھی ناقابل برداشت تھا باقاعدہ سکیم کے ساتھ ترکئ حکومت کے روسی طیارے نظام کی فضا میں لہرانے لگے آہن و آگ کی برسات ہوئی اور پانچ ہزار گھرانوں پر مشتمل صوبہ کنڑ کا خوبصورت گاؤں نظام صفحہ ہستی سے معدوم ہو گیا اس کے کھنڈرات آج بھی ترکئ بربریت کا منہ بولتے ثبوت ہیں۔ پاکستان کی طرف ہجرت شروع ہوئی تو یہیں پر کئی احزاب نے جنم لیا مولوی صاحب کی کوشش یہی رہی کہ مختلف ناموں سے مختلف احزاب کی ہرگز ضرورت نہیں، حالات اور جہاد کا تقاضا یہی ہے کہ ہم باہم متحد ہو کر قرآن و سنت کے مطابق ایک جماعت میں ضم ہو جائیں متحدہ قوت ہی باطل کو فنا کر سکتی ہے اسی نیک جذبہ کے تحت اتحاد بھی ہوا لیکن پارٹیوں کے قائدین بوجہ اتحاد قائم نہ رکھ سکے جس سے دل برداشتہ ہو کر مولانا صاحب نے پرانی پارٹی کے پرانے ساتھیوں کو یکجا منظم کیا اور ان کے مشورہ سے نئی پارٹی تشکیل دی اور اس کا نام جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ رکھا۔

### آغاز جہاد

۱۹۷۸ء میں جب سردار داؤد کمیونسٹوں کے ہاتھوں ہی ہلاک ہوا تو کمیونسٹ ٹولہ افغانستان پر قابض ہو گیا چنانچہ مولانا صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اسمار سب ڈویژن کے علاقہ شیگل اور کنڑ کے سب ڈویژن وادی پیچ سے بیک وقت جہاد کا آغاز کر دیا اسلحہ اور وسائل سے محرومی کے باوجود صرف ذات باری پر توکل کرتے ہوئے آپ نے میدان جہاد کو گرما دیا۔

### جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کا کار خیر

۱۔ جماعت الدعوۃ فقہی اختلاف سے ہٹ کر خالص کتاب وسنت کی دعوت ہے۔

۲۔ جماعت الدعوۃ کا جہاد افغانستان میں اہم کردار ہے۔

۳۔ جماعت الدعوۃ کتاب وسنت صالحین کی بنیاد پر اتحاد امت کی داعی ہے۔

۴۔ اس کے پچاس ہزار مجاہدین دشمن کے خلاف برسرپیکار ہیں۔

۵- اسے صوبہ کنڑ پر کنٹرول حاصل ہے۔

۶- اس کے مجاہدین افغانستان کے سترہ صوبوں میں علم جہاد بلند کئے ہوئے ہیں۔

۷- اس کے ہزاروں کمانڈر مختلف علاقوں میں مصروف جہاد ہیں۔

۸- اس کے مجاہدین نے جلال آباد کا نصف محاصرہ سنبھال رکھا ہے۔

۹- اس کے زیر اہتمام ۶۰۰ مدارس ہیں جہاں تقریباً ساٹھ ہزار طلباء فیض یاب ہو رہے ہیں۔

---

## شیخ صاحب کے آفاقی نعرے سے روسی ریچھ بیدار ہوا اور شیخ جمیل الرحمٰنؒ کے نام کے گرد سرخ دائرہ لگا دیا گیا

---

۱۰- اس کی طرف سے عربی ماہنامہ "المجاہد" اور اردو ماہنامہ "دعوت" فارسی ماہنامہ "دعوت" پندرہ روزہ اخبار اور ساٹھ روزہ فارسی اخبار شائع ہو رہے ہیں۔

شیخ صاحب نے صوبہ کنڑ کو مکمل طور پر آزاد کرانے کا تہیہ کر رکھا تھا جب مولوی صاحب نے محسوس کیا کہ روس اور کابلی فوجوں کے اعصاب شل ہو رہے ہیں تو اپنی جنگی حکمت عملی میں تبدیلی لا کر نئی ترجیحات وضع کر کے مجاہدین کا رخ کیمونسٹوں کے گڑھ پاشد کی طرف پھیر دیا مجاہدین نے شیخ صاحب کی قیادت میں گاؤں پاشد پر حملہ کر دیا اور کیمونسٹ حکومت صوبہ کنڑ سے راہ فرار ڈھونڈنے لگی پاشد فتح ہو گیا اور کیمونسٹوں نے گاؤں کے گاؤں خالی کر دیئے اور اسد آباد میں اکٹھے ہو گئے ادھر مولانا صاحب نے مجاہدین کو ہدایت جاری کی کہ اسد آباد چھاؤنی کو محاصرہ میں رکھتے ہوئے آگے بڑھتے رہیں حتی کہ اسد آباد بلکہ صوبہ کنڑ مکمل طور پر آزاد ہو گیا کیمونسٹ وہاں سے دم دبا کر بھاگے اور اپنے پیچھے ٹینکوں توپوں گولہ بارود کے ذخائر کے علاوہ خورونوش کے انبار چھوڑ گئے۔

باوجودیکہ امیر اور ان کی جماعت پاکستان میں رجسٹرڈ بھی نہیں ہے کہ انہیں یہاں سے بیرونی امداد کا کچھ حصہ ملتا' بلکہ یہ تو صرف عالم اسلام کے مخیر حضرات اور جذبہ جہاد سے سرشار دولت مند دوستوں کا کارنامہ ہے کہ وہ راہ خدا میں مولانا کی دیانت ' شرافت اور جہادی صفات پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہیں یہی وہ روشن پہلو ہے جس کی اہل افغانستان اور تمام احزاب کے قائدین کو قدر کرنی چاہئے اور مولانا کے ساتھ شانہ بشانہ چل کر مکمل افغانستان کی آزادی تک جہاد جاری رکھنا چاہئے مولانا جب بھی جس طرف سے بھی اتحاد کی بات ہوتی خیر مقدم کرتے رہے لیکن بات کرنے والے اپنے خول سے باہر نہ آسکے تاہم مولوی صاحب اجتماعات ' کانفرنس ' اخبارات اور ملاقاتوں میں اپنی دلی کیفیت اور جذبات کا واشگاف الفاظ میں اعلان کرتے رہے کہ جہاد فی سبیل اللہ کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ ہم سب متحد ہو کر کفر والحاد کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں۔

۱- متحد قوت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کو صرف ایک جماعت میں ضم کر دیں کہ یہی اسلام کا تقاضا ہے۔

۲- شخصیت پرستی جہاد کے لئے زہر قاتل ہے۔

۳- قوت نافذہ کے لئے ایک ایسا اعلیٰ اختیاراتی ادارہ قائم کیا جائے جس میں ملک کے جید باعمل علماء حضرات شامل ہو۔

۴- اس علماء کونسل کے فیصلے اور احکامات قابل عمل ہوں اور ان سے سرتابی کا تصور بھی نہ کیا جائے کیونکہ یہ قرآن وسنت پر مبنی ہوں گے۔

۵- بیرونی امداد کی تقسیم منصفانہ ہو حق دار کو حق ملے اور اقربا پروری کا قلع قمع ہو۔

۶- تعلیم صحت اور سماجی بہبود کے ادارے نظر ثانی کے محتاج ہیں خصوصاً دینی مدرسوں میں پلنے والی نسل کے مجاہدانہ کردار پر

توجہ وقت کا اہم تقاضا ہے۔

۷۔ غیر رجسٹرڈ مجاہدین کی حالت زار نیز خیمہ بستیوں میں مقیم مہاجرین کے مسائل سے غفلت اذیت ناک ہے۔

۸۔ آزاد علاقوں میں امن وامان کا مسئلہ اور ضروریات زندگی ایسے مسائل سے بے توجہی پرانے قبائلی تعصبات کو ابھار رہی ہے جس کا خاتمہ ضروری ہے۔

۹۔ تمام امور ' وہ جہادی ہوں یا انتظامی ' معاشرتی ہوں یا اقتصادی' سب کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھونڈنا چاہئے۔

اب صوبہ کنڑ کے مجاہدین یہ دیکھ رہے تھے کہ عبوری حکومت کے امیر کو کوئی پوچھتا بھی نہیں جب کہ جماعت الدعوۃ والقرآن والسنۃ کے امیر نے تعلیم صحت اور سماجی بہبود کے درجنوں منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے اور اسد آباد کے علاوہ تمام صوبہ میں امن و امان بحال کرنے میں کامیاب رہے اس طرح وہاں لوگ سکھ کا سانس لینے لگے بازار اور ہوٹل آباد ہوئے زراعت کو تقویت ملی انتظامیہ اور عدلیہ شریعت محمدی اپنانے لگی غرض ہر طرف جماعت کی کارگردگی نے مثبت اثرات مرتب کئے ادھر حزب اسلامی بھی عبوری حکومت سے ناراض

**شیخ جمیل الرحمنؒ نے تعلیم اور سماجی بہبود کے درجنوں منصوبے پایہ تکمیل تک پہنچائے**

بیٹھی تھی ان سبھی عوامل نے مل کر عبوی حکومت سے منسلک تنظیموں اور حزب اسلامی کو راہ اتحاد دکھائی جماعت الدعوۃ تو روز اول سے ہی اتحاد و اتفاق کی نقیب ہے اس لئے انہیں یقین دلایا کہ آیئے اسلام جہاد اور عوام کے لئے ہم آپ کے ساتھ ہیں اس طرح سب تنظیموں کے مجاہدین خوشی سے جھوم اٹھے بالآخر کنڑ کے مرکز میں جامع مسجد " دم کلی "میں ایک عظیم اجتماع منعقد ہوا جس میں صوبہ کنڑ میں امارت اسلامی کے قیام کے لئے ایک متحدہ شوریٰ پر اتفاق ہوا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ صوبہ کنڑ میں مقیم حزب اسلامی کے چیف کمانڈر جناب مولوی فقیراللہ صاحب نے جماعت الدعوۃ کے امیر جناب شیخ جمیل الرحمان صاحب کے نام خط ارسال فرمایا کہ آپ کنڑ تشریف لے آیئے کیونکہ آپ کے علاوہ کوئی ایسی شخصیت موجود نہیں جس پر تمام احزاب متفق ہوں جب مولوی جمیل الرحمان صاحب صوبہ کنڑ کے مرکز اسد آباد تشریف لائے تو حقیقتاً وہاں کے عوام نے ان کا فقید المثال استقبال کیا۔ انتہائی خوشگوار ماحول میں جامع مسجد " دم کلی " میں ارکان شوری معززین صوبہ کا اجتماع ہوا اور ارکان شوری نے انتہائی خلوص و محبت سے جناب مولوی جمیل الرحمان صاحب کو امارت اسلامی کا سربراہ منتخب کیا۔ امارت اسلامی کے سربراہ منتخب ہونے کے بعد انہوں نے کنڑ میں اسلامی شریعت نافذ کی۔

## امارت اسلام کنڑ کے اقدامات

۱۔ سارے معاملات کے فیصلے شریعت کے مطابق ہوتے تھے۔

۲۔ امن وامان برقرار رکھنے کے لئے دو ہزار نفوس پر مشتمل پولیس فورس قائم کی۔

۳۔ امارت اسلامی کے تحت کنڑ میں تعمیر نو کا کام بھی شروع کیا گیا۔

۴۔ اندرون کنڑ ہر ایک کو امن کی ضمانت دی گئی جس کی واضح مثال یہ ہے کہ چترال کے باشندے براستہ کنڑ دن رات سفر کر کے چترال جایا کرتے تھے ہر پارٹی کے مجاہدین کو محفوظ راستے فراہم کئے جاتے تھے۔

۵۔ انتخابات کے بعد سارے احزاب طے شدہ حلفیہ معاہدات کے تحت بمعہ حزب اسلامی ' اس بات کے پابند تھے کہ وہ ہر معاملے میں امارت اسلامی کے احکامات کی پابندی کریں اور اندرون کنڑ جہادی مسائل امارت اسلامی کی کمانڈ میں دے کر جہاد کریں مگر امارت اسلامی نے امن اور وسیع تر اتحاد کی وجہ سے حزب اسلامی کی خلاف ورزیوں پر چشم پوشی کی البتہ سارے احزاب پر واضح کیا گیا تھا کہ امن اور سول معاملات میں وہ امارت کے فرمان اور انتظامیہ کے احکامات کی پابندی کریں گے البتہ جہاد کے سلسلہ میں ان کو آزادانہ پالیسی پر عمل کرنے کا اختیار ہے اگرچہ معاملات میں طے ہوا تھا سب ایک ہی کمانڈ کے

تحریک کریں گے مگر حزب اسلامی نے انتخابات کے نتائج کے بعد مسلسل معاندانہ رویہ اختیار کیا اور اس شرعی ادارے کو ناکام بنانے کے لئے قدم قدم پر مصائب پیدا کرنے لگے۔

۶- امارت اسلامی کی تشکیل کے بعد کنڑ میں سماج دشمن عناصر کے خلاف اپریشن کلین اپ کیا گیا جس میں ایسے ڈاکوں ہلاک کئے گئے جن کے بارے میں پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر نے پاکستان میں جرائم کرنے کے بعد کنڑ میں پناہ لی تھی۔

۷- امارت اسلامی کا اعلیٰ سطحی وفد حکومت صوبہ سرحد کے اعلیٰ احکام سے بھی ملا اور یقین دلایا تھا کہ پاکستان کے دشمنوں اور مجرموں کو کسی صورت میں حدود کنڑ میں پناہ نہیں دی جائے گی اور ان کو گرفتار کر کے حکومت پاکستان کے حوالے کیا جائے گا۔

۸- امارت اسلامی کے قیام سے اندرون کنڑ مکمل امن و امان کی وجہ سے تجارت کو فروغ ملا ' زرعی معیشت بحال ہوئی کنڑ سے ملحقہ قبائل علاقہ جات کے انصار بھائیوں سے نہایت خوشگوار تعلقات قائم ہوئے - روزانہ تقریباً ۴۰۰ تک پک اپ گاڑیوں کی کنڑ کے مرکز اسد آباد تک آمدورفت رہتی تھی۔

۹- دیر اور باجوڑ کے تباہ کن زلزلے میں امارت اسلامی نے انصار بھائیوں کی امداد کے لئے ۷ لاکھ روپے نقد' خیمے اور دیگر امدادی سامان فراہم کیا جو اس کے کارندوں نے تقسیم کئے۔

۱۰- کنڑ میں امارت اسلامی کی انتظامیہ نے جو مثالی امن قائم کیا تھا اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ رات بھر کنڑ کے دور دراز حصوں تک آمدورفت ہو سکتی تھی اور سڑکوں پر ڈاکہ یا قتل کا کوئی واقعہ بھی پیش نہیں آیا تھا۔

۱۱- امربالمعروف کا محکمہ قائم کیا مساجد میں باقاعدہ درس قرآن کا انتظام کیا گیا روس کی وحشیانہ بمباریوں سے جو مساجد شہید ہوئیں تھیں ان کو دوبارہ تعمیر کیا گیا اور نئی مساجد تعمیر کی گئی تھیں امارت اسلامی کے مرکز اسد آباد توپچی میں ایک بڑی جامع مسجد بھی تعمیر کی گئی جس کو حزب اسلامی کی حالیہ گولہ باری سے شدید نقصان پہنچا تھا۔

۱۲- پوست کی کاشت پر مکمل پابندی لگائی تھی منشیات کے استعمال اور فروخت پر پابند تھی جب اسد آباد کے بازار میں منشیات کی اشیاء کو چند دکانداروں نے رضا کارانہ طور پر تلف کر دیا تو امارت اسلامی کی انتظامیہ نے انہیں نوے نوے ہزار روپے کا معاوضہ ادا کیا الغرض امارت اسلامی کا قیام شیخ شہید کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی مثال افغانستان کے دیگر آزاد صوبہ جات میں نہیں ملتی امارت اسلامی کے قیام سے درج ذیل مقاصد مدنظر تھے اور کوئی بھی غیر متعصب شخص ان کی افادیت سے انکار نہیں کر سکتا۔

## امارت اسلامی کے مقاصد

۱- شیخ اسلامی شریعت کے بغیر زندگی گزارنے کو جاہلیت سمجھتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ آزاد خطوں میں متحد ہو کر اسلامی شریعت کے مطابق اسلامی اداروں کے تحت زندگی گزارنا سارے احزاب کا دینی فریضہ ہے۔

۲- شرعی اداروں کے قیام سے آخر کار متحدہ جہاد کمانڈ تشکیل ہو جائے گی جس کا اختیار کرنا مجاہدین کی کامیابی کے لئے از حد ضروری ہے۔

۳- مجاہدین بیرونی سازشوں اور شیطان کے مکروفریب سے محفوظ رہ جائیں گے۔

۴- افغان جہاد میں مفاد پرست عناصر کا قلع قمع ہو جائے گا اور جہاد کے وسائل لوٹنے والوں کا سدباب ہو جائے گا۔

۵- شرعی اداروں کے قیام سے افغانستان میں مقیم لوگوں اور مہاجرین کی آباد کاری کے لئے فلاحی منصوبے بروئے کار لانا آسان ہو جائے گا۔

۶- جہاد کو مقامی وسائل سے جاری رکھنے کے ذرائع بڑھ جائیں گے اس طرح بیرونی امداد کے وسائل بند ہونے کی صورت میں مجاہدین چنداں مصائب محسوس نہیں کریں گے شیخ امارت اسلامی کے قیام سے اقتدار کے خواہش مند نہ تھے انہوں نے اعلان کیا تھا کہ کسی آزاد ولایت میں جس پارٹی کو بھی اکثریت حاصل ہو وہاں شرعی ادارہ تشکیل دے کر اسلامی شریعت نافذ کرنا اس کا دینی فریضہ ہے اس طرح مقامی لوگوں اور احزاب کے درمیان معاملات اسلامی شریعت کے مطابق طے ہوں گے اور ولایت کہسار جیسے واقعات سے مجاہدین محفوظ رہیں گے۔

## الشیخ کے ذاتی اخلاق و صفات

شیخ صاحب نہایت خلیق، بردبار، فیاض اور علم دوست انسان تھے وہ اسلاف کا نمونہ تھے ان کی زندگی قرآن وسنت کا نمونہ تھی درویشانہ طبیعت کے مالک تھے صبح ۸ بجے سے بیٹھ کر مہاجرین، مجاہدین، طلبا اور علماء کی خدمت کیا کرتے تھے خصوصا غیر رجسٹرشدہ مہاجرین اور بیواؤں کا ان کے گھر کے آگے تانتا بندھا رہتا تھا رات بارہ بجے تک کام کرتے تھے دونوں وقت کا کھانا مجاہدین اور مہمانوں کے ساتھ کھاتے تھے دسترخوان پر جو پیش کیا جاتا نہایت شوق سے تناول فرماتے تھے اٹھتے بیٹھتے کھانے پینے میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ عام آدمی سے فرق معلوم ہوتا رات بارہ بجے کے بعد تفاسیر و احادیث کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے۔

قرآن کا بڑا شوق تھا آخری سالوں میں شبانہ روز مصروفیات کے باوجود قرآن پاک حفظ کیا گاڑی میں سفر کرتے تو ہر وقت زبان پر تلاوت جاری رہتی رات کو مطالعہ کے بعد تہجد ادا کرتے صبح کی اذان کے ساتھ باہر تشریف لاتے صبح کی امامت کرانے کے بعد فورا تشریف لے جا کر آٹھ بجے تک آرام فرماتے۔ شیخ نہایت شفیق باپ تھے ان کے بچے ان کے ساتھ بیٹھنے کو ترستے تھے جیسے ہی ان کو موقعہ ملتا ان کے کندھوں پر سوار ہو جاتے یا ان کی گود میں لوٹ پوٹ ہوتے تھے مگر افغان جہاد اور شہداء کے یتیموں اور بیواؤں کی خدمت سے کبھی ان کو موقعہ نہیں ملا کہ وہ جی بھر کر اولاد کے ساتھ بیٹھتے یا ان کے بچے عظیم باپ کی محبت سے سیر ہوتے کیونکہ دن کے آٹھ بجے سے لے کر صبح کی اذان تک مصروف شخص اپنی اولاد کے لئے وقت کہاں سے لاتا۔ شیخ صاحب نے دو شادیاں کی تھیں دونوں بیویوں سے آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں زندہ ہیں اب ان کے چھ صاحب زادے دینی مدارس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

شیخ نے ہزاروں یتیموں کی کفالت کا بندوبست کیا ہے مگر خود اپنی اولاد کے لئے ایک پائی کا اثاثہ نہیں چھوڑا توکل علی اللہ تھے دعوت اسلامی ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔ شیخ حد درجہ کے سخی تھے اس کے علاوہ نہایت مہمان نواز اور نہایت شفیق اور بہترین دوست بھی تھے کسی کو ایک دفعہ دیکھ لیتے تو عمر بھر حافظہ میں محفوظ رکھتے تھے نہایت تپاک سے مہمانوں اور دوستوں کا استقبال کیا کرتے تھے اور بڑی شفقت سے انہیں رخصت کیا کرتے تھے۔

شیخ کے جاننے پہچاننے والوں میں سے ہر ایک کو یہ دعویٰ تھا کہ شیخ صاحب اس سے زیادہ محبت کرتے ہیں وہ حسن اخلاق کے نہایت بلند اوصاف کے پیکر تھے۔ شیخ صاحب کو اسلامی معاشرہ میں منکرات دیکھ کر بہت اذیت ہوتی تھی علماء کی ایسے عزت فرماتے تھے کہ جیسے آپ ان کے خادم ہوں علماء کو درس قرآن دینے کی زیادہ تاکید کیا کرتے تھے۔ شیخ صاحب صرف جہاد افغانستان کا فریضہ ادا نہیں کر رہے تھے بلکہ دعوت کا کام جاری رکھنا بھی اپنا فریضہ سمجھتے تھے اور دونوں فرائض ادا کرنے سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں رہے۔ شیخ صاحب نام و نمود کے مطلق شائق نہ تھے۔ درویشانہ زندگی بسر کی قرآن و سنت پر سختی سے عمل پیرا رہے۔ عقیدہ توحید سے اسلامی معاشرہ کی اصلاح کرنے کے قائل تھے ان کی جماعت کے جہاد اور عملی و فلاحی منصوبوں کو بین الاقوامی فنڈ سے کسی قسم کی امداد فراہم نہیں کی گئی تھی۔ ان کی آمدنی کا ذریعہ عامۃ المسلمین کے عطیات ہوتے تھے پھر بھی اگر دیگر احزاب کے ساتھ جماعۃ الدعوۃ کی کارکردگی کا موازنہ کیا جائے تو تعجب ہو گا اور بے اختیار ماننا پڑتا ہے کہ واقعی مومن جب اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے فی سبیل اللہ جہاد کرنے نکلتا ہے تو ساری کائنات اس کی ہمنوا ہو جاتی ہے وسائل خود اس کی راہ میں آ موجود ہوتے ہیں شیخ صاحب ایک مرد آزاد کی طرح جئے اور مرد آزاد کی طرح دنیا سے رخصت ہو گئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ دشمن نے شیخ جمیل الرحمانؒ شہید کو کیوں سب سے پہلے اپنے مکروہ عزائم کا ہدف بنایا۔

یہ خبر دنیا میں آناً فاناً پھیل گئی کہ جماعت الدعوۃ القرآن والسنۃ مجاہدین افغانستان کے موسس اور امارت اسلامی کنڑ کے منتخب شرعی ادارے کے امیر شیخ جمیل الرحمان نے باجور ایجنسی میں اپنی رہائش گاہ میں ایک غیر ملکی باشندے کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

یہ حقیقت ہے کہ شیخ بہت گہری سازش کا شکار ہوئے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دشمن نے شیخ جمیل الرحمان شہید

کو کیوں سب سے پہلے اپنے مقاصد میں رکاوٹ سمجھ کر مکروہ عزائم کا نشانہ بنایا - امن و امان کے ذمہ دار اور جرائم سے نبٹنے والے ادارے شائد اس سوال کے جواب کو اہمیت نہ دیں مگر اس سوال کا جواب اسلامی تاریخ میں محفوظ ہے جب بھی ہم قافلہ حق کے نشان تلاش کرتے ہیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔

امام مالک و امام ابوحنیفہ بادشاہوں کے ڈھب پر نہ آسکے تو ان کے مبارک جسموں پر کوڑے برسائے گئے - قرآن کو یونانی فلسفہ کے اثر سے پاک رکھنے کے لئے امام احمد بن حنبل پانچ عباسی خلفاء کے ظلم و ستم کا مسلسل تختہ مشق بنے رہے۔ فرقہ پرستی ایسی تھی کہ عباسی خلیفہ کے وزیراعظم نے ہلاکو خان کا

## دشمن نے شیخ جمیل الرحمٰنؒ کو کیوں شہید کیا؟

## اس سوال کا جواب تاریخ اسلام میں محفوظ ہے

ساتھ دیا اور سقوط بغداد میں ۲۲ لاکھ مسلمانوں کے قتل عام سے بھی اس کی فرقہ پرستی کی آگ نہ بجھ سکی اور امت مسلمہ بعد ازاں قومی حکومتوں میں منتشر ہوتی گئی اور آج اسی انتشار کے گل بوٹے شباب پر ہیں اکا دکا واقعات کے بعد پھر اسلامی تاریخ پر طویل خاموشی چھا جاتی ہے۔

امارت اسلامی کے قیام سے طاغوتی طاقتوں میں کھلبلی مچ گئی انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ خطرہ اسی بوریا نشین درویش سے ہے جو ہمارے ہر فارمولے کو قرآن و سنت کی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور مسلمانوں کے آگے کھرے کھوٹے کو ظاہر کر دیتا ہے اگر امارت اسلامی کی شرعی حکومت کے نمونہ پر افغانستان کے دیگر صوبوں میں بھی یہی قرآنی نسخہ آزمایا گیا تو پھر مجاہد کو مجاہد سے لڑانے اور جہاد کی صفوں میں شیطانی قوتوں کا گھسنا محال ہو جائے گا محدود خطوں میں اسلامی نظام کے فیوض و برکات سے آگاہ ہو کر اسلامی ریاست کا نقشہ افغان مجاہدین کی ذہنوں میں اور نکھر جائے گا اس وقت اسلام دشمن طاقتوں کے لئے ممکن نہ ہو گا کہ وہ جہاد کے ثمرات سے افغانستان کو محروم رکھ سکیں۔

شیخ مجاہدین کے درمیان وسیع تر اتحاد کے داعی تھے اور اتحاد کو محفوظ رکھنے کے لئے آزاد علاقوں میں شرعی اداروں کے قیام پر زور دیا کرتے تھے ان کا کہنا تھا کہ صرف شریعت کے نفاذ سے ہی مجاہدین شیطان کے فریب سے محفوظ رہ سکتے ہیں وہ ان اداروں کے قیام سے ایسی متحدہ جہاد کمانڈ تشکیل دینا چاہتے تھے جہاں واضح مقصد آزاد اسلامی افغانستان ہو مجاہدین پارٹی طبقات اور شخصیات کے اثرات سے آزاد ہو کر صحیح اسلامی اتحاد تشکیل دیں مگر غیروں نے مسلمانوں کی بے خبری اور خود فراموشی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نعرہ لگایا کہ امارت اسلامی کا مقصد افغانستان کو تقسیم کرنا ہے غیروں کے اس گمراہ کن نعرے کو خوب مقبولیت حاصل ہوئی اور کسی نے یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہ کی کہ آج آزاد خطوں میں جتنے کمانڈر پائے جاتے ہیں افغانستان اتنے ہی ٹکڑوں میں تقسیم ہے مگر جہاں لوگوں کے دین و ایمان محفوظ رکھنے اور شیطان کے فریبوں سے اہل کفر کو محفوظ رکھنے کے لئے اسلامی شریعت کو نافذ کیا گیا ہے اسے علیحدگی کی کوشش قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ سب کو پتہ تھا کہ شیخ کی اہل اسلام سے خیر خواہی محدود خطہ کفر پر مطمئن ہونے والی نہ تھی وہ تو سارے افغانستان کیا ساری دنیا میں خدا کی حاکمیت قائم کرنے کی تڑپ سے بے چین رہتے تھے۔

اب یہ فیصلہ آنے والے وقت اور تاریخ کے حوالے ہے کہ آزاد خطوں میں اسلامی شریعت کی ہیئت حاکمہ کا وجود برقرار رکھنے میں مسلمانوں کا فائدہ تھا یا آزاد خطوں میں جتنی پارٹیاں پائی جاتی ہیں اتنی ریاستیں اور کثیر الجماعتی کمانڈ افغان جہاد کے مفاد میں ہے۔

کفر کے آزاد خطہ میں امارت اسلامی کے قیام کو شیخ جمیل الرحمان شہید کے کارناموں کو زریں حروف سے لکھا جائے گا اور ہر اس مرد حق کو شیخ کی تاریخ سے حوصلہ افزائی ملے گی جو بے سروسامانی کے باوجود خدا کی زمین پر خدا کی حاکمیت قائم کرنے کا متمنی ہو گا۔

بشکریہ "نوائے وقت" لاہور

# محکمہ حسبہ ——— ضرورت اور اہمیت

## امارت اسلامی کے شعبہ حسبۃ کے سربراہ مولوی فضل اللہ سے انٹرویو

امارت اسلامی نے حسبۃ (احتساب) کا شعبہ قائم کر دیا ہے جس کا مقصد امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کو ایک بار پھر سے تازہ کرنا ہے۔ اس شعبے کے سربراہ مولوی فضل جلال ابو شعیب ہیں جو ایک حق پرست عالم ہیں' پاکستان اور افغانستان کے جید علماء کرام سے تحصیل علم کر چکے ہیں۔ ان کے اساتذہ کرام میں مولوی جمیل الرحمٰنؒ بھی شامل ہیں۔ ابو شعیب جہاد کے آغاز ہی سے مولوی جمیل الرحمٰن کے شریک جہاد ہیں۔ ان کے شعبہ حسبۃ کے بارے میں ان سے ایک مختصر انٹرویو کیا گیا جو نذر قارئین کر رہے ہیں۔

س:۔ حسبۃ کی سرگرمیوں کے بارے میں کچھ بتائیں گے

ج:۔ اللہ کا فرمان ہے "**الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلاۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔**"

وہ حکومت جو نیکی و بھلائی کا حکم نہ دے بدی اور برائی سے نہ روکے' نماز قائم نہ کرے' زکوٰۃ کا نظام رائج نہ کرے' توحید کی طرف لوگوں کو نہ بلائے۔ خیر کی طرف دعوت نہ دے' شر سے منع نہ کرے تو اسے اسلامی حکومت نہیں کہا جا سکتا چنانچہ اس بنا پر اسلامی امارت ایک شرعی امارت ہے جس نے عملاً اسلامی نظام نافذ کر دیا ہے اور اب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے کھلے اور واضح قرآنی ہدایات و احکامات پر عمل درآمد کروانے کے لئے احتساب یا حسبۃ کا شعبہ بھی قائم کر دیا ہے۔

س:۔ اس شعبے کی سرگرمیوں سے متعلق کچھ مثالیں دیں گے؟

ج:۔ امارت اور اس کے بعد حسبۃ کے نام سے اس کے ذیلی شعبے کے قیام کے بعد سے اہم اور نمایاں کاموں میں سے حدود اسلامی کا نفاذ ہے۔ جس میں قصاص و تعزیر کے مجرموں کو قید وغیرہ کی سزائیں دی گئیں۔ منشیات کا راستہ روکا گیا۔ نسوار' سگریٹ وغیرہ کے استعمال پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ نماز کے وقت دکانیں' ہوٹل اور تجارتی مراکز وغیرہ چھوڑ کر نماز باجماعت کی پابندی لگا دی گئی ہے۔ بازاروں اور دکانوں سے منشیات کا موجود اسٹاک رضاکارانہ طور پر لوگوں نے تلف کر دیا اور امارت نے انہیں معاوضہ ادا کر دیا۔ پوست کی کاشت جہاں جہاں کی گئی تھی امارت کی ہدایت کے بعد اکثر جگہ رضاکارانہ طور پر اور چند ایک مقامات پر امارت اسلامی کے سیکورٹی دستوں کی جانب سے اس کی فصلیں تلف کر دی گئیں اور زمینداروں کو اس کا معاوضہ دیا گیا۔

س:۔ امارت اسلامی کے قیام کے وقت حسبۃ کا شعبہ موجود تھا یا بعد میں قائم کر دیا گیا پہلے والی اور اس کے بعد والی صورت

PROPERTY ACKU



حال میں کیا فرق ہے؟

ج :- امارت اسلامی کے قیام سے قبل حسبۃ کا شعبہ بھی موجود نہیں تھا- اب اس کے قیام کے بعد سے حالات میں کافی فرق آیا ہے- پہلے ہم صرف لوگوں کو نصیحت کر سکتے تھے مگر امارت کے قیام کے بعد اب ہم منکرات کے خاتمے کے لئے قوت سے بھی کام لے سکتے ہیں **ان اللہ یزع بالسلکان مالا یزع بالقران**

س :- امارت اسلامی کے ساتھ پولیس کی منظم فورس ہے کیا یہ آپ کے ساتھ تعاون کرتی ہے؟

ج :- پولیس اور حسبۃ کے شعبے اگرچہ الگ الگ ہیں مگر دونوں امارت اسلامی کے اجزاء ہیں اور ایک جسم کے اجزاء ایک دوسرے سے تعاون کے بغیر نہیں چل سکتے چنانچہ جب ہم لوگ مختلف علاقوں میں جاتے ہیں تو حفاظت کے لئے پولیس کے دستے ساتھ لے کر جاتے ہیں اور جہاں کہیں ضرورت پڑتی ہے پولیس کو استعمال بھی کرتے ہیں-

س :- محکمہ عدل و انصاف اور قضاء کے ساتھ آپ کے شعبے کا کیا تعلق ہے؟

ج :- جب ہم مجرموں کی نشاندہی کرتے ہیں اور پولیس انہیں پکڑتی ہے تو انہیں امارت اسلامی کے عدل و انصاف کے شعبے کے تحت قائم کردہ شرعی عدالتوں میں پیش کرتے ہیں جہاں شریعت کے مطابق ان کے مقدمات نمٹائے جاتے ہیں اور سزائیں تجویز کی جاتی ہیں- اس سلسلے میں فیصلے سے قبل شعبہ حسبۃ کے ذمہ دار افراد سے رائے بھی لی جاتی ہے-

س :- کیا کٹر میں بدعتی قبریں ہیں؟

ج :- جی ہاں! بہت سی ایسی قبریں ہیں جو خلاف سنت ہیں

س :- کیا ان خلاف سنت قبروں کے خلاف کوئی اقدام کیا گیا ہے؟

ج :- اس قسم کی کوئی قبر منہدم نہیں کی گئی ہے- اس کا کوئی فائدہ نہیں ہماری کوشش ہے کہ وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کریں- ہم لوگوں کو شرعی احکام پہنچاتے ہیں- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ:

**امدنی خلیلی الاادع قبرا مشرفا الا سویتہ-**

س :- ان قبروں کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے لئے کب اقدام کریں گے؟

ج :- میں نے پہلے عرض کیا کہ اس سلسلے میں ہم وعظ و نصیحت پر زور دیتے ہیں- اور لوگوں کو شرعی احکام پہنچاتے ہیں- جب بھی کوئی مسلمان خیر طلب کرتا ہے اور حق تلاش کرتا ہے تو اللہ اس کی مدد فرماتا ہے اور اس کے راستے آسان بنا دیتا ہے- **والذین جاھدو افینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ لمع المحسنین**

س :- کٹر امارت اسلامی کا مرکز ہے پھر وہاں بدعی قبروں کا کیا جواز ہے؟

ج :- علمائے حق و توحید نے قبروں کے انہدام کا اقدام نہیں کیا بلکہ قبروں پر مشرکانہ رسومات کا راستہ روکا ہے- چنانچہ اب بہت کم لوگ قبروں پر جاتے ہیں اور وہ بھی بوڑھے، ضعیف اور سفید ریش-

**امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلے میں ہماری کوشش ہے کہ تشدد اور سختی کی بجائے وعظ و نصیحت اور دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کی اصلاح کریں**

س :- عالم اسلام کے لئے کوئی پیغام دیں گے؟

ج :- عالم اسلام کی حکومتوں سے ہمارا تقاضا ہے کہ وہ اپنی اپنی مملکتوں میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا نفاذ کر دیں- ہماری آرزو ہے کہ صرف کٹر نہیں بلکہ پورا عالم اسلام شریعت کا گہوارہ ہو اور اس میں قرآن و سنت کی بالادستی ہو-

# درسِ حدیث

احمد علی (الوحدہ)
ad Shah (Vahdat)
A. K. P. O.

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا إِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَرِبَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا، رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانَةِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَإِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ، إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابَ اللهِ، وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ——— (أخرجه مسلم وغيره)

حضرتِ جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر ایسے ہی حرام ہیں، جیسے اس دن کی حرمت، تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں ہے۔

خبردار! جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں میں ہے۔ جاہلیت کے خون معاف کئے جاتے ہیں، پہلا خون، جو میں اپنے خونوں سے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ اسی طرح جاہلیت کا سود بھی معاف کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلا سود جو میں معاف کرتا ہوں وہ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ تمام کا تمام معاف ہے۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، تم نے انہیں امانتِ خداوندی سے حاصل کیا ہے، اللہ کے حکم سے انکی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے۔ تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر ایسے کسی شخص کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم پسند نہیں کرتے ہو۔ اگر وہ یہ کام کریں تو تم انہیں اتنا مار سکتے ہو کہ ہڈی نہ ٹوٹے، انہیں معروف طریقے سے کھلانا اور پہنانا تمہاری ذمہ داری ہے۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم مضبوطی سے تھام لو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے، وہ کتاب اللہ ہے۔ قیامت کے دن تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائیگا، تم کیا جواب دو گے؟ لوگوں نے کہا۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے پہنچا دیا ہے اس کا حق ادا کر دیا ہے اور خیر خواہی کی ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اللہ گواہ رہنا۔ (صحیح مسلم وغیرہ)

مسلمان اسلام کے فیوض و برکات سے مستفید ہوں گے اور ان کے اذہان میں اسلامی افغانستان کا تصور اور واضح ہو جائے گا اور کسی کے لئے بھی یہ ممکن نہیں رہے گا کہ وہ افغان جہاد کے اثرات کو سازشوں کا شکار بنائے آج افغان احزاب اندرونی طور پر گوناگوں مسائل سے دوچار ہیں اور متفقہ مؤقف اختیار کرنے کی توفیق ان کو نہیں مل رہی۔ جبکہ جہاد مخالف عناصر کے ہاتھ بڑے سرگرم عمل دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی بدقسمتی ہے۔

انہوں نے ایک تجویز پیش کی' بلکہ اسے قرآنی تعلیمات کا عین منشا قرار دیا کہ افغان احزاب کے درمیان پائیدار اتحاد اور متفقہ مؤقف اختیار کرنے کے لئے نگران علماء کونسل کا قیام ازحد ضروری ہے۔ ماضی میں بہت سے اتحاد بنے اور بگڑے۔ لوگ اتحاد کے اعلان کے بعد بھی پارٹی مفادات سے بالاتر نہیں ہوتے۔

جماعۃ الدعوۃ کا شروع ہی سے یہ مؤقف رہا ہے کہ اتحاد کے بعد پارٹی انفرادیت برقرار رکھنا یا پارٹی کے وسائل کو اتحاد کے لئے استعمال نہ کرنا اتحاد کے ساتھ غداری کا ارتکاب ہے۔ عبوری حکومت کی ناکامی کی اصل وجہ بھی یہی خود غرضی اور ذاتی اقتدار کی ہوس تھی اور ان خود غرضیوں کی وجہ سے عبوری حکومت کبھی بھی مؤثر ادارہ نہیں رہی۔ جنگی محاذ پر روس کو شکست دینے والے مجاہدین کو سیاسی افق پر سوائے ناامیدی کے اور کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ افغان جہاد کے حامی عناصر دن بدن افغان احزاب کی آپس کی ناچاقی سے بددل ہوتے جا رہے ہیں۔

خدا نہ کرے اس بے اتفاقی سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سیاسی میدان میں کانفرنس کی میز پر رکھے ہوئے پانی کے گلاس سے ۱۵ لاکھ شہداء کا خون صاف کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اقتدار کی ہوس اتنی بری چیز ہے کہ وہ انقلاب کی وجوہات اور اثرات کو لوگوں کے ذہن سے محو کر دیتی ہے۔

افغان عوام نے اسلام کی سربلندی کے لئے قربانی دی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ افغانستان کی سطح پر ایک علماء کونسل تشکیل دی جائے جو افغان احزاب کے اتحاد کا فارمولا تیار کرے اور اتحاد میں شامل احزب کے خلوص' کارکردگی اور رویئے کی نگرانی کرے اور جس پارٹی میں بھی خودغرضی اور ذاتی اقتدار کا شائبہ تک پایا جائے' وسیع تر اتحاد کو نقصان پہنچانے والی اس پارٹی کو ساری دنیا کے مسلمانوں کی نظروں میں بلیک لسٹ اعلان کر دے۔

علماء نے ہی افغان جہاد کا آغاز کیا تھا۔ علماء ہی مجاہدین کو اسلامی رہنمائی فراہم کر رہے ہیں اور علماء ہی قرآن و سنت کی روشنی میں افغان عوام کو نگران کونسل کی شکل میں مسئلہ افغانستان کے بارے میں صحیح حل تک پہنچنے میں صحیح رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ اگر افغان احزاب کے درمیان اتحاد' ماضی کے تلخ تجربات کی روشنی میں' مطالعہ اور اسلام کی سربلندی کے لئے افغان مسلمانوں کی جدوجہد کو مدنظر رکھا جائے تو اسکے سوا اور چارہ ہی نہیں کہ علماء کونسل تشکیل دی جائے۔ افغان احزاب اور عوام کو جہاد کے اس نازک مرحلے میں علمائے کرام کی رہنمائی کی شدید ضرورت ہے۔ اس طرح افغانستان کے مسلمان غیروں کی سازشوں اور اقتدار پرستوں کے جال میں پھنسنے سے بچ جائیں گے۔

میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ۱۵ لاکھ افغان شہداء کے ایثار کے عوض افغان مستقبل کو قرآن و سنت کی روشنی سے منور فرمائیں اور افغان احزاب کو مسئلہ افغانستان کے حل کے بارے میں متفقہ مؤقف اختیار کرنے کی توفیق دیں تاکہ جہاد کے محاذ پر حاصل کئے ہوئے مجاہدانہ کارنامے اور کامیابیاں خود غرضی اور مفاد پرستی کی بھینٹ نہ چڑھیں۔ آمین ثم آمین۔

# امارتِ اسلامی کے اہداف و مقاصد

PROPERTY OF ACKU

- اسلامی شریعت کا قیام
- امنِ عامہ کا انتظام
- اِسلام دُشمن قوّتوں کا اِختتام
- جہادِ فی سبیل اللّٰہ کا دوام
- افغانستان کی مکمّل آزادی کا اہتمام
- افغان جہاد میں قُربانیوں کا مقام اور نیک انجام
- قرآن و سُنّت کی دعوتِ عام
- اسلامی تربیّت کا پروگرام
- اسلامی وحدت کا استحکام
- یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کا اہتمام
- دین، ناموس، ملک اور مال کا ہمہ جہتی تحفّظ و انصرام

## الشیخ جمیل الرحمٰن کی شہادت کے بعد جماعۃ الدعوۃ کے نئے امیر

# الشیخ سمیع اللہ کی پریس کانفرنس

یہ پریس کانفرنس اگست ستمبر کے شمارے میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر ترتیب درست نہ رہنے کی وجہ سے اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ ——— (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے قابل قدر معزز صحافی بھائیو!

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ'

اس پریس کانفرنس میں شمولیت پر میں آپ سب کا شکر گذار ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ شیخ جمیل الرحمٰن شہید کے قتل کے سانحے کے بارے میں دیگر اطلاعاتی اداروں کی رپورٹنگ کی ہماری توضیحات کی روشنی میں تحقیق کر کے ان خبروں کی صداقت کا اندازہ لگائیں گے کیونکہ ان چند روز میں جبکہ جماعت شیخ کی تجہیز و تکفین اور فاتحہ خوانی میں مصروف رہی بعض اداروں نے جان بوجھ کر اخبارات کو ایسی غلط اطلاعات فراہم کی ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ واقعات و حقائق کو غلط راستے پر ڈالنے کی مذموم کوشش ہے تاکہ تحقیق و تفتیش کرنے والوں کو شک و شبہ میں مبتلا کر کے مجرموں کو بچ نکلنے کا موقع فراہم کرے۔

میرے انصار صحافی بھائیو!

شیخ جمیل الرحمٰنؒ امیر جماعت ۱۷ اگست ۱۹۹۱ء بروز جمعہ دن کے ایک بجے ایک عرب باشندے کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ مذکورہ عرب باشندہ شیخ کے حجرہ میں آیا جب کہ شیخ اس وقت اپنے رشتہ دار کے حجرے میں حکومت کی طرف سے مقرر کردہ مصالحتی جرگہ ممبران کے ساتھ مذاکرات میں مصروف تھے۔ یہ شخص حجرہ کے ایک کونے میں بیٹھ گیا تھا۔ جس وقت شیخ صاحب مصالحتی جرگہ سے فارغ ہوئے اس وقت نماز جمعہ کی اذان ہو چکی تھی۔ شیخ نے اپنے حجرے میں آ کر وضو کیا اور برآمدے میں کرسی پر بیٹھ گئے۔ قاتل پستول کو قرآن کی آڑ میں چھپائے شیخ کے قریب آیا اور ان پر جھک گیا۔ شیخ نے اس غرض سے کہ شاید وہ کچھ بات کہنا چاہتا ہے۔ اس کی طرف کان لگا دیا۔ قاتل نے پستول کے تین فائر کر کے شیخ کو زخمی کیا اور فرار ہونے کی کوشش کی۔ شیخ کا ایک باڈی گارڈ سامنے آیا اسے بھی قاتل نے گولی مار دی وہ گر پڑا۔ شیخ کے ایک رشتہ دار حاجی روح اللہ نے دوڑ کر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو ان پر بھی فائر کیا مگر وہ بچ گئے۔ پھر وہ دوڑا مگر شیخ کے باڈی گارڈ نے اس پر فائر کر کے وہیں ڈھیر کر دیا۔ یہ جگہ واردات جنرل روڈ سے قریباً ۳ سو میٹر کے فاصلے پر ہے ایسے شواہد بھی موجود ہیں کہ سڑک پر ایک سٹارٹ پک اپ موجود تھی۔ مگر وہاں قاتل کا حال دیکھ کر غائب ہو گئی۔

یہاں یہ وضاحت انتہائی ضروری ہے کہ قاتل نہ شیخ کا دوست تھا اور نہ ہی اس نے ان کے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ اور نہ کسی کا جانا پہچانا تھا۔ عرب کو قتل کرنے کے لئے اس لئے منتخب کیا گیا تھا کہ افغان جہاد کی وجہ سے عربوں کے لئے آنے جانے

کی کوئی ممانعت نہ تھی اور وہ شیخ سے ملاقات کے لئے بہ آسانی رسائی حاصل کر سکتے تھے۔ عرب مسلمان بھائی افغان جہاد میں قابل قدر خدمات انجام دے رہے ہیں ہمیں عرب بھائیوں کے جہاد سے خلوص پر نہ پہلے شبہ تھا اور نہ اب ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ شیخ کے قتل کے لئے ایک عرب کو کیوں استعمال کیا گیا اس کی خاص وجوہات ہیں جنہیں بعد میں منظر عام پر لایا جائے گا۔

شیخ جمیل الرحمٰن شہید نے آزادی کنڑ کے بعد جب یہاں منتخب شرعی ادارے امارت اسلامی کے نام سے اسلامی شریعت کو نافذ کیا تو اسلام کے دشمن چوکنے ہو گئے۔ افغان جہاد کے وسائل کو لوٹنے والے گھبرا گئے اور اقتدار پرست بوکھلا گئے۔

سب نے خدشہ محسوس کیا کہ اگر امارت اسلامی کنڑ کی طرح دیگر آزاد خطوں میں بھی یہی اسلامی نسخہ آزمایا گیا تو اس قرآنی انقلاب کے سامنے نہ غیر اسلامی طاقتوں کی سازشیں کامیاب ہوں گی نہ اقتدار کے بھوکے بین الاقوامی وسائل سے افغان عوام کو غلام رکھ سکیں گے۔ **بایں وجوہ شیخ کا مشن اسلام دشمن عناصر کی سازشوں کو ہدف بنا مگر انہوں نے اندرونی اور بیرونی دباؤ کے باوجود اس آزاد خطہ میں شریعت کی بالادستی کو قائم رکھا۔**

۲:- بعض اداروں کی طرف سے اخبارات کو شیخ کی تصویر مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ ایسی غلط اطلاعات پہنچائی گئیں۔ جن میں شیخ کی شخصیت کو کم کرنے اور کیس کو غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش کی گئی تھی حالانکہ شیخ کی شخصیت سے سبھی آگاہ ہیں کہ:-

ا:- وہ اسلامی جہاد افغانستان کے بانی تھے۔

ب:- انہوں نے پہلی بار امارت اسلامی کے نام سے آزاد خطہ کنڑ میں ایسی شرعی حکومت قائم کی جس کی مثال افغانستان کے ماضی قریب کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

ج:- شیخ ایک ملٹم جماعت کے امیر تھے۔ جہادی فرائض کے علاوہ بیواؤں کی کفالت کرتے تھے۔ مہاجرین کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی کوششوں کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شیخ کے قائم کردہ مدارس میں ۲۸ ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔

۳:- اس کے بعد میڈیا میں یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ اس واقعہ کو شکوک و شبہات کا شکار کیا جائے تاکہ اصل حقائق پر پردہ پڑا رہے۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ قاتل شیخ کا دوست، قاتل کا شیخ کے ساتھ تنازعہ تھا اور حکمتیار کے کمانڈر تھے۔ ان باتوں میں کوئی صداقت نہیں یہ محض سازش اور چکر ہے۔ یہ آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ اس گھناؤنے جرم کے لئے عرب باشندے کے انتخاب سے دشمنوں کے چار مقاصد مدنظر تھے۔

ا:- عرب باشندے کی رسائی شیخ تک بہ آسانی ہو سکتی تھی۔

۲:- اس طرح اصل مجرم تک پہنچنا مشکل ہو گا۔

۳:- عرب باشندے جہاد سے کٹ کر الگ رہ جائیں گے۔

۴:- چونکہ جماعۃ الدعوۃ کے ساتھ دیگر پارٹیوں کی طرح سرکاری امداد و اعانت نہیں ہوتی۔ عربوں سے مخاصمت کی وجہ سے جماعۃ الدعوۃ کی امداد بند ہو جائے گی۔

ہماری تفتیش جاری ہے ہم اس واقعہ کا ہر پہلو سے جائزہ لے رہے ہیں انشاء اللہ بہت جلد اصل مجرم بے نقاب ہو کر رسوا ہو جائیں گے۔

بعض جرائد نے شیخ جمیل الرحمٰن شہید کے اقرباء کے حوالے سے غلط بیانات شائع کئے ہیں۔ جو سراسر جھوٹ پر مبنی ہیں۔ بلکہ محض ان کے احساس جرم کا اظہار ہے۔ شیخ کے عزیز و اقارب نے کسی بھی روزنامے یا جریدے کو کوئی بیان نہیں دیا ہے شیخ کے اقرباء جماعۃ الدعوۃ کے قائدین کے نظریہ اور مؤقف سے متفق ہیں۔

شیخ جمیل الرحمٰن شہید نے جماعت کے لئے قرآن و سنت کے اصولوں پر مبنی جو پالیسی وضع کی تھی۔ ہم اس پالیسی پر کاربند ہیں۔ اور شیخ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے وہی پالیسی جاری رکھی جائے گی۔

ہمارے مخالفین نے پاکستان میں مقیم عرب بھائیوں میں افواہیں پھلانے کی مہم شروع کر دی ہے میں اس پریس کانفرنس

باقی صفحہ ۲۴ پر

## شیخ کے قتل کے بارے میں

# جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کا بیان

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ۔

خدائی قضاء و قدر کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے مطمئن دل کے ساتھ جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنہ نے اپنے امیر شیخ جمیل الرحمانؒ کے قتل کی خبر سنی۔ ۲/۲/۱۴۱۲ھ بروز جمعہ قبل از دوپہر باجوڑ میں جماعۃ الدعوۃ کی اکیڈمی کے سامنے ایک گاڑی رکی اس سے ایک عربی شخص باہر نکلا جبکہ دو افغانی اندر ہی موجود رہے۔ جماعۃ الدعوۃ کا تعلق زیادہ تر عرب مجاہدین سے ہے اور ان سے بہت گہری محبت رکھتی ہے اس لئے شیخ جمیل الرحمان نے حکم دے رکھا تھا کہ جو عرب دوست ان سے ملاقات کرنا چاہیں ان کی تلاشی نہ لی جائے۔ یہ سب کچھ ان کے احترام، ان کی کاوشوں کے اعتراف اور عدم شک کی بنا پر ہوتا ہے۔

گاڑی سے نکلنے والا عربی معانقہ کرنے کے انداز میں شیخ کی طرف بڑھا، اچانک اس نے شیخ کے سر پر ریوالور سے کئی فائر کئے، پھر اسی گاڑی کی طرف بھاگ گیا جو دروازے کے پاس اس کا انتظار کر رہی تھی، شیخ کے محافظ دستہ میں سے ایک نے اس کا تعاقب کرتے ہوئے اس پر فائرنگ کی۔ گولی اس کے پیٹ میں لگی۔ پھر محافظ دستہ نے اس پر کئی گولیاں چلائیں جس سے وہ ڈھیر ہو گیا۔

جب گاڑی نے فائرنگ کی آواز سنی تو وہ بھاگ گئی، بعد میں اس قاتل کی پہچان بھی ہو گئی، معلوم ہوا کہ وہ کئی ناموں سے جانا جاتا تھا، اس کا مشہور نام عبداللہ رومی تھا۔ اس کا اصل نام اشرف بن انور بن محمد النیلی تھا۔ اس کا ان سیاسی گروہوں سے تعلق تھا جو افغانستان میں مصروف عمل ہیں۔ اس کے کئی مقالات پشاور سے نکلنے والے جرائد میں شائع ہو چکے تھے، قاتل اہل توحید کے خلاف انتہائی طور کینہ پرور تھا۔

یہ غلط ہے کہ قاتل مضطرب النفس تھا اور اس نے خود ہی اپنے آپ کو قتل کیا۔ نیز یہ بھی غلط ہے کہ ہم نے کسی گروہ کو شیخ کے قتل سے بری قرار دیا۔ یہ خبریں محض جھوٹ ہیں جن سے مقصد یہ ہے کہ یہ معاملہ اور اس کے پس پردہ اشخاص دب جائیں۔ جماعۃ الدعوۃ کے پاس کئی قانونی دلائل موجود ہیں جن میں قاتل کے ہاتھ کی تحریر بھی ہے۔ موجودہ سطور کے لکھنے تک تحقیقات جاری ہیں ان کے مکمل ہونے پر ہم وضاحت سے عرض کر سکیں گے۔ انشاء اللہ

اگرچہ جماعۃ الدعوۃ نے ابھی تک سرکاری طور پر کسی پر الزام عائد نہیں کیا، مگر یہ بات یقینی ہے کہ یہ کسی کا ذاتی فعل نہیں، یہ ایک منظم سازش ہے۔ اس کے پیچھے وہ لوگ ہیں جو دعوت سلفیہ کو ناپسند کرتے ہوئے اس کے خلاف سازش کرتے ہیں شیخ کے قتل میں ہر وہ شخص شریک ہے جو دعوت توحید، جماعۃ الدعوۃ یا شیخ جمیل الرحمان پر الزامات لگانے، ڈرانے دھمکانے سب و شتم وغیرہ کسی بھی طرح برسرپیکار تھا۔ وہ عربی ہو

یا عجمی' ان سب نے قاتل کو بھڑکایا اور یہ المناک حادثہ وقوع پذیر ہوا۔ ایک عرب کو شیخ کے قتل میں براہ راست دھکیل کر اور اپنے آپ کو شبہ قتل سے محفوظ رکھنے اور ہمارے اور عرب بھائیوں میں بُعد پیدا کرنے میں یہ لوگ یقیناً ناکام رہیں گے۔

اگر نصرت خداوندی کے بعد ہمارے عرب بھائی ہم سے تعاون نہ کرتے تو اکثر جہادی تنظیموں کا وجود ہی نہ ہوتا۔ لہٰذا ہم ان تمام عربوں کو اس جرم سے بری الذمہ سمجھتے ہیں' جو ہمارے شانہ بشانہ دعوت توحید کے موید رہے ہیں ہم وضاحت کے ساتھ یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم خدا کے بعد ان کے تعاون سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔ جہاد کے دشمنوں کا یہ حملہ اصلاً ہمارے عرب بھائیوں کے خلاف ہے۔ ہم اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر عائد کرتے ہیں جنہوں نے اس جاہل عرب کو اس گھناؤنے جرم پر آمادہ کیا جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ کتاب و سنت کی دعوت اشخاص' زمین' یا کسی ملک سے خاص ہے تو وہ یقیناً غلطی پر ہے۔ شخصیت پرستوں کا خیال ہے کہ ہماری دعوت بھی ان کے بدعتی احزاب کی طرح اشخاص سے متعلق ہے کہ جب وہ مر گئے تو دعوت بھی ختم ہو گئی۔

ہمارے نزدیک شیخ جمیل الرحمان ایک مبلغ تھے' ان سے قبل بھی کئی مبلغ ہو گزرے ہیں اگر وہ آج ہم میں نہیں ہیں تو ان کی جگہ ایک اور شخص نے لے لی ہے۔ اس دعوت کا تحفظ ہمارے اللہ کی ذمہ داری ہے۔ **انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔**

شیخ کے ورثاء اور جماعۃ الدعوۃ نے کسی کو بھی اس بات کی اجازت نہیں دی کہ شیخ کی تصاویر شائع کی جائیں یا انہیں مشہور کیا جائے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے مرحوم کے لئے رحمت اور شہادت کی دعا کرتے ہیں وہ ان کے اعمال کو قبول فرمائے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

سلف صالحین کی پیروی میں شیخ جمیل الرحمان کے دفن سے قبل شیخ سمیع اللہ کو جماعۃ الدعوۃ کا امیر منتخب کر لیا گیا۔

جماعۃ الدعوۃ کی طرف سے یہی سرکاری بیان ہے جو کہ شیخ جمیل الرحمانؒ کے قتل پر جاری کیا گیا۔

آخر میں ہم ان سب احباب کے شکرگذار ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح ہم سے اس عظیم صدمہ کے موقعہ پر اظہار تعزیت کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ایک بار پھر دست بدعا ہیں کہ وہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ توحید کا یہ پرچم بلند تر رہے۔

**واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین**

---

# شیخ جمیل الرحمٰن کے ناحق قتل کے باوجود ان کا مشن جاری رہے گا

## الشیخ جمیل الرحمٰنؒ کے قتل پر جماعۃ الدعوۃ کا موقف

**ما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتابا مئوجلا**

کوئی نفس اللہ کی اجازت کے بغیر وقت مقررہ سے قبل موت کی آغوش میں نہیں جا سکتا۔

---

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فیصلے' تقدیر اور اشتیاق ملاقات پر یقین رکھتے ہوئے جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کائنات ارضی پر مشرق و مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کو امیر جماعت' عالم دین اور مجاہد شیخ جمیل الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ کی موت کی افسوس ناک خبر دیتی ہے۔

آپ کو قتل کرنے کی غرض سے ایک خائن ہاتھ جمعہ کی نماز

سے قبل آپ کی طرف بڑھا تو آپ نے اپنے رب کی خوشنودی کو پا لیا۔

آپ عرب بھائیوں پر مشتمل ایک مصالحتی کمیٹی جو جماعت الدعوۃ اور حزب اسلامی کے درمیان صلح کرانے کی غرض سے ان کے پاس آئی تھی، ملاقات میں مصروف تھے۔

اللہ بزرگ و برتر قاتل کو رسوا اور ذلیل و خوار کریں قاتل عبداللہ رومی کے نام سے مشہور تھا۔ ہر عربی کے شیخ کے محافظوں کے ہاں باعتماد ہونے اور ان کی تلاشی نہ لینے کی وجہ سے وہ اپنے ساتھ پستول لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ شیخ عرب بھائیوں سے اجتماع کے بعد گھر کے صحن میں بیٹھے نماز جمعہ کا انتظار کرنے لگے۔ یہ مجرم شیخ کی طرف کچھ یوں بڑھا جیسے وہ ان سے بغلگیر ہونا چاہتا ہو۔ آپ معانقہ کی نیت سے کھڑے ہوئے قاتل نے اپنا ہاتھ پستول نکالنے کے لیئے جیب کی طرف بڑھایا اور اچانک شیخ صاحب پر فائر کر دیا۔ دو گولیاں ناک اور آنکھوں کے درمیان لگیں، جب کہ تیسری کان کی سیدھ میں سر پر جا لگی۔ گولیوں کی آواز سنتے ہی محافظ معاملے کو پرکھنے کے لئے بھاگے۔ قاتل نے فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے ایک محافظ پر گولی چلا دی جو اس کے پیٹ میں لگتی ہوئی پشت کی جانب نکل گئی محافظوں نے قاتل کو گھیرے میں لے لیا تو اسے یقین ہو گیا کہ اب وہ بھاگ نہ سکے گا۔ چنانچہ اس نے اپنے ہی پستول سے فائر کر کے خود کشی کر لی۔ دوسری جانب شیخ صاحب کے محافظ نے اس پر فائر کھول دیا۔

یہ خوفناک جرم اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ دشمنوں کی سازش اور منصوبہ بندی یہ تھی کہ اسلاف اور اہل سنت کے عقیدہ اور اس کے نمائندگان کو ختم کر دیا جائے۔ وہ ہمیشہ اس کوشش اور تاک میں لگے رہتے ہیں، اور شیخ رحمتہ اللہ علیہ افغانستان میں اسلاف کی ایک نشانی تھے۔ اس سازش کے ذریعے وہ اس امت کو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منحرف کر کے تباہ و برباد کر دینا چاہتے تھے۔

اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے دین کے دشمنوں نے یہ زعم و گمان کر لیا ہے کہ وہ شیخ صاحب کو قتل کرنے کے ساتھ اس دعوت کے خاتمہ میں بھی کامیاب ہو گئے ہیں، جس پر وہ خود بھی ایمان لائے اور لوگوں کو بھی اسی طرف بلاتے رہے، تو ان کا یہ وہم و گمان غلط ہے اور انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لئے ایسے اشخاص کا بندوبست کرتے ہیں جو اس کا دفاع کرتے ہیں۔ جان و مال کو اس کے دین کی خاطر پیش اور قربان کرنا جانتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے دین کو انسانوں کے سہارے نہیں چھوڑا اور ہمارے لئے ان کی تعظیم و اکرام کرنا اور انہیں حق پر فوقیت دینا لازمی قرار نہیں دیا اور ہم ان لوگوں میں سے نہیں جو اپنے رہنماؤں کے متعلق افراط و تفریط برتتے ہوں۔

شیخ صاحب تو اپنے خالق و مالک آقا کے حضور حاضر ہو گئے اور انہوں نے جو کچھ کیا اس کا صلہ بھی پا لیا ہو گا۔ ہم ان کے جنت الفردوس میں داخل ہونے اور شہیدوں میں شامل ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے لیکن ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ شہداء میں سے ہوں - وہ ان کے گناہوں سے درگزر فرمائیں، انہیں بخشش سے نوازیں، اور انہیں جنت کی وسعتوں میں جگہ عطا فرمائیں۔

جماعۃ الدعوۃ الی القرآن و السنۃ اللہ تعالیٰ سے عہد کرتی ہے کہ انبیاء رسل اور اسلاف کے طریقہ کے مطابق پہلے کی طرح دعوت توحید اور دعوت الی اللہ کا کام کرتی رہے گی۔ بیشک ہماری قوت اور تائید افراد و اشخاص کی خاطر نہیں بلکہ فقط توحید اور اس کی پاسداری کے لئے ہے ہماری کوششوں کا محور شرک و مشرک کو جڑ سے اکھیڑ ڈالنا ہے۔ خواہ وہ جہاں بھی ہوں، جیسے بھی ہوں۔

ہم مرتے دم تک توحید اور اسلاف کے عقیدہ کی طرف دعوت دیتے رہیں گے۔ خواہ ہمیں رہنماؤں اور لیڈروں سے محروم کر دیا جائے، کتنی ہی ہمیں تکالیف کیوں نہ پہنچائی جائیں اور کتنے ہی بدکردار، منافق، اہل بدعت، مشرک اور اللہ کے دشمن مختلف صورتوں میں ہم پر حملہ کرتے رہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے معاملات میں مقتدر حقیقی اور طاقت کا اصل سرچشمہ ہے۔

MONTHLY DAWAT URDU

ماہنامہ مجلہ تحریک و تحقیق

# دعوت

نومبر — دسمبر

## روسیوں کا ۷۰ سالہ دورِ استبداد بھی مسلمانوں کی دینی حمیت ختم نہ کر سکا!

## مسئلۂ افغانستان کا حل؟ جماعت الدعوۃ الی القرآن والسنۃ کا موقف

## حادثۂ کنٹر کی گونج مسجدِ نبوی میں

# درسِ قرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝

جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی سزا جہنّم ہے، جسمیں وہ ہمیشہ رہے گا، اُس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اُس کے لیے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے:

خونِ مسلم نہایت گرانمایہ ہے کہ اس کا ضیاع و سفک موجبِ جلو و نار ہے یعنی بلا وجہ شرع مسلمان کا قتل، اتنا بڑا گناہ ہے کہ قابلِ عفو نہیں ہے۔ یہ اس لیے کہ مومن مسلم دنیا میں حق کا علمبردار ہے، خدا کی خلافت و نیابت اسی سے وابستہ ہے۔ وہ اس لیے زندہ ہے کہ خدا کے نام کو بلند کرے۔ اسکی زندگی کا ایک ایک لمحہ دینِ فطرت کی خدمت و اعلاء کے لیے خریدا جا چکا ہے اس کا ہر نفس خدائے ذوالجلال کی صداقت و حقانیت کا اعلان ہے اور وہ بچپن سے لے کر بڑھاپے کے آخری وقت تک کے لیے وقف ہے۔ اس کا قتل خدا سے بغاوت ہے، انسانیتِ عظمیٰ کی توہین ہے اور حقوقِ الٰہیہ میں زبردست خیانت ہے: